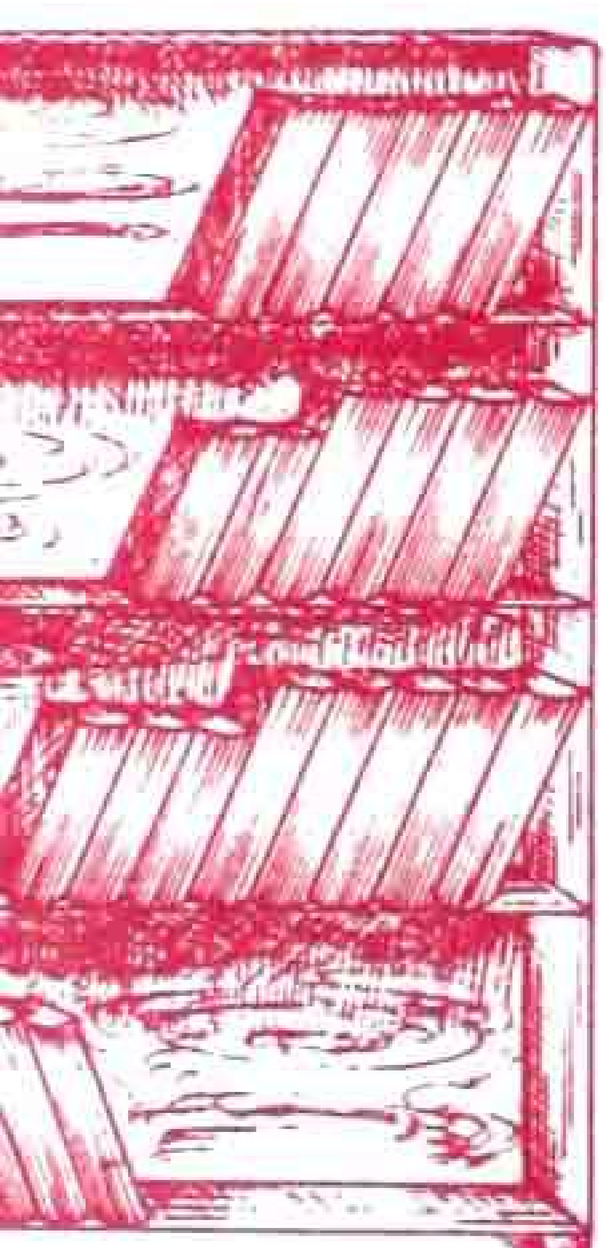
مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ



مرتبہ
مولانا پیر محمود احمد قادری



نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن
نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمی
منم و کنج خمولی کہ نگنجد دروی
جز من و چند کتابے دوات و قلمی

مکتبہ نبویہ
لاہور



اعلیحضرت احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی

کے ذاتی خطوط کا ایک مجموعہ

مکتوبات امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

مُرتّبہ: مولانا الشاہ محمود احمد صاحب قادری کانپور

مکتبہ نبویّہ

گنج بخش روڈ، لاہور

نام کتاب ——— مکتوبات امام احمد رضا بریلوی

موضوع ——— ذاتی خطوط

نام مرتب ——— مولانا پیر محمود احمد صاحب قادری، کانپور (بھارت)

زیر اہتمام ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ لاہور

سال طباعت ——— 2001

سائز کتاب ——— ۳۶ x ۲۳ / ۱۶

ناشر ——— مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ۔ لاہور ۔ ۲

طابع ——— کمبائن پرنٹرز۔ لاہور

قیمت ——— 60 روپے

عنوانات

صاحبِ مکتوبات

از قلم :- پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی۔ دامت برکاتہم العالیہ

صاحب مکتوبات امام اہل سنت مجدد دین وملت عظیم البرکت رفیع الدرجۃ محی السنۃ ماحی الفتنۃ شیخ الاسلام والمسلمین عمدۃ المحققین تاج الفحول المدققین غیظ المنافقین اساس النجدین قامع المرتدین سمو المکانۃ والمکان اعلیٰحضرت مولانا الحاج قاری الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ اپنے دَور کی اسلامی دُنیا میں روشنی کا مینار تھے آپ کا سن ولادت ۱۸۵۶ء اور سالِ وصال ۱۹۲۱ء/۱۳۴۰ھ ہے۔ آپ کی یہ پینسٹھ سالہ زندگی برصغیر پاک و ہند میں انگریزی دَورِ اقتدار میں گزری۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب ایشیا اور براعظم افریقہ کے تمام ممالک اقوام یورپ کی نوآبادیات کا حصہ بن چکے تھے اس طرح عالم اسلام کا کثیر حصہ غلامی کی سیاہیوں میں گھرا ہوا تھا۔ برصغیر پاک و ہند ایسٹ انڈیا کمپنی اور پنجاب سکھوں کے دَورِ استبداد گزرا جسے تاریخ کا ایک سیاہ باب مانا جاتا ہے اعلیٰحضرت کی پیدائش کے ایک سال بعد مسلمانانِ برصغیر نے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی لڑی مگر ناکام رہے اس ناکامی کے بعد انگریز نے جس شدت کے ساتھ مسلمانوں پر مظالم توڑے اس کی مثال قوموں کی تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ بایں ہمہ علماء دین نے اپنے مناصب اعزازات۔ جائیداد اور مال و منال سے محرومی کو تو قبول کر لیا۔ مگر اپنے علمی اور اعتقادی رائے کی حفاظت سے دستبردار ہونا قبول نہ کیا۔ چنانچہ حالات کی شدت کے باوجود دین سے وابستگی اور اپنے آقا و مولےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبے کو زندہ رکھتے گئے وہ دُور دراز شہروں۔ دیہات اور جنگلات میں بھی دینِ مصطفیٰ کی شمع کو روشن رکھے رہے خصوصًا اعلیٰحضرت کا علمی خانوادہ بریلی جیسے قریب ترین شہر میں قیام پذیر رہا۔ اور علمِ دین کی ضیاؤں کو پھیلاتا رہا۔

(۲)

امام اہل سنت کی چشم شعور وا ہوئی۔ تو بریلی کا مکتبِ علم و فکر برصغیر کے تشنگانِ
علومِ اسلامیہ کو چشمہ فیض بن کر سیراب کر رہا تھا۔ آپ کے والد ماجد مولانا نقی علی خان (م ۱۲۹۷ھ)
تایا حافظ کاظم علی خان۔ اور شاہ رضا علی خان (م ۱۲۸۲ھ) رحمۃ اللہ علیہم بریلی کی علمی اساس
تھے حضرت مولانا نقی علی خانؒ کے تینوں صاحبزادے مولانا حسن رضا خان (م ۱۳۲۶ھ)
مولانا محمد رضا خان اور ہمارے مجدد مائتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/
۱۹۲۱ء) رحمۃ اللہ علیہ اس خانوادۂ علمیہ کے روشن چراغ تھے۔ اس خاندان نے برصغیر کے
اہلِ علم کو نہ صرف متاثر کیا تھا۔ بلکہ اپنی علمی اور نظریاتی درخشاں روشنیوں کی مقناطیسی قوت سے
جذب کرنا شروع کر دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے طالب علم کی وادی
میں قدم رکھا۔ تو ہر طرف سے مردم شناس نگاہیں اٹھیں۔ سب سے اوّل۔ مرزا غلام قادر
بیگ بریلوی۔ مولانا نقی علی خان (والدِ مکرم) اور مولانا عبد العلی رامپوری (م ۱۳۰۳ھ)
نے درسیات میں آپ کی تربیت میں بڑی محنت سے کام لیا۔ حضرت سید شاہ آل رسول
مارہرویؒ[1] (م ۱۲۹۶ھ) نے اپنے جن تین خلفاء کو ارشاد و ہدایت کا فریضہ سپرد کرتے
ہوئے فخر کیا تھا ان میں حضرت مولانا سید ابو الحسین احمد نوری (م ۱۳۲۴ھ) حضرت
اشرفی میاں کچھوچھوی (م ۱۳۵۵ھ) اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی قدس سرہم کے
اسماء گرامی خصوصی طور پر ایوانِ قادریت پر نصیب ہیں۔ پاک و ہند سے آگے بڑھ کر حرمین الشریفین
(ارضِ حجاز مقدس) میں شیخ الاسلام احمد زینی دحلان شافعی قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ
(م ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء) شیخ حسین صالح جمل اللیل امام مسجد حرام اور الشیخ عبد الرحمن
سراج مفتی احناف مکہ مکرمہ (م ۱۳۰۱ھ) جیسے شہرۂ آفاق مشائخ نے آپ کی روحانی

---

[1]: آپ شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ (م ۱۲۳۹ھ) تلمیذ خاص تھے۔

تربیت میں نمایاں حصہ لیا۔

(۳)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے علمی کمالات کی شہرت کے آفتاب کی شعاعیں ابھی عالم اسلام کے افق پر طلوع ہی ہوئی تھیں کہ آپ دنیا کے گوشے گوشے سے اہل علم کی توجہ کا مرکز بن گئے آپ کی مشہور تصنیف "الدولۃ المکیۃ" پر داد تحسین پیش کرتے ہوئے حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (م ۱۳۵۰ھ) مولانا عبدالحق الہٰ آبادی مہاجر مدنی (م ۱۳۳۳ھ) اور شیخ الائمہ حرم ابوالخیر بن عبداللہ مرداد (م ۱۳۳۵ھ) قدس سرہم نے تو شاندار تقاریظ لکھیں۔ قیام حرمین شریفین کے دوران آپ کی ذہانت و زکاوت کے اعتراف کے طور پر شیخ الخطبا عبداللہ بن عباس بن صدیق قاضی مکہ (م ۱۳۴۳ھ) شیخ سید اسماعیل خلیل محافظ کتب حرم (۱۳۳۸ھ) اور شیخ العلماء صالح کمال مفتی مکہ و قاضی جدہ (م ۱۳۳۲ھ) رحمۃ اللہ علیہم نے اعلیٰ حضرت کے اعزاز میں دی جانے والی ایک دعوت استقبالیہ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے۔ اہل مکہ کو آپ کے کمالات علمیہ سے آگاہ کیا۔ آپ کی روحانی اور علمی قابلیت کا یہ اثر تھا کہ حرمین الشریفین کے اکثر اہل علم آپ سے بیعت ہوئے اور محدث جلیل سید عبدالحی بن عبدالکبیر الکتانی شیخ عابد بن حسین مفتی مالکیہ اور شیخ محمد مرزوقی امین الفتوی مکہ مکرمہ جیسے اکابر علماء نے تو آپ سے سلسلہ قادریہ میں خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے تجدیدی کارناموں اور فقہ میں اہم فیصلوں کے پیش نظر سید حسین بن عبدالقادر طرابلسی۔ شیخ موسےٰ علی شامی ازہری اور الحاج محمد کریم اللہ مہاجر مدنی (خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) نے آپ کو مجدد کے لقب سے سرفراز فرمایا۔[۵]

لہ :- محمد یٰسین اعظمی شعبۂ ادب عربی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور یو پی ہندوستان،

(۴)

آپ کے وجود مسعود نے بریلی کو اہل علم وفکر کا مرکز بنا دیا تھا۔ برصغیر کے گوشہ گوشہ سے اہل علم آپ کی ملاقات کو آتے۔ خط وکتابت سے استفسارات کرتے دینی معاملات میں راہنمائی حاصل کرتے۔ فقہی مشکلات میں آپ کی تحریروں سے استفادہ کرتے اور مزید وضاحت کے لئے حاضر خدمت ہوتے۔ اعلیٰ حضرت ایسے اہل علم کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کرتے۔ علماء کرام کے لئے اعزاز واکرام کے تمام لوازمات مہیا کرتے اور اہل علم کی قدر افزائی کرتے آپ کے پسندیدہ اور محبوب علماء اہل سنت میں سے مفتی ارشاد حسین رام پوریؒ (م ۱۳۱۱ھ) مولانا محمد عمر حیدر آبادیؒ (م ۱۳۳۰ھ) اور علامہ احمد حسن کانپوریؒ (م ۱۳۲۲ھ) کے اسماء گرامی نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ یہ حضرات آپ کے ممدوح بھی تھے۔ اور مدّاح بھی۔

(۵)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ نے بریلی کے مکتب علمیہ میں بیٹھ کر برصغیر کے ہزاروں علماء کرام کی اعتقادی اور فقہی تربیت کی۔ اور اپنی تحریروں سے ایک جہان علم کو متاثر کیا۔ آپ کے معاصرین میں سے سینکڑوں جلیل القدر علماء اہل سنت نے ہمیشہ آپ کو ہی مرجع جانا۔ اگرچہ ایسے علماء کرام کی ایک طویل فہرست ریکارڈ میں موجود ہے جنہوں نے آپ سے اکتساب علم کیا۔ مگر ہم چند حضرات کے اسماء گرامی ہدیۂ قارئین کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

مولانا عبدالقادر بدایونی۔ مولانا عبدالمقتدر بدایونی۔ مولانا عبداللہ بدایونی۔ مولانا عزیز الحسن پھپھوندی۔ مولانا مصباح الحسن پھپھوندی۔ مولانا عبدالصمد پھپھوندوی مولانا ہدایت اللہ۔ مولانا سلامت اللہ۔ مولانا عنایت اللہ رام پوری۔ مولانا محمد عادل کانپوری۔ مولانا عبید اللہ کانپوری۔ مولانا مشتاق احمد کانپوری۔ مولانا شاہ محمد حسین الٰہ آبادی۔ مولانا عبدالکافی الٰہ آبادی۔ مولانا محمد فاخر الٰہ آبادی۔ مولانا نثار احمد

کانپوری۔ مولانا ریاست علی شاہ جہاں پوری۔ مولانا ظہور الحسن رام پوری۔ مولانا احمد حسن امروہوی۔ مفتی کرامت اللہ دہلوی اور سید شاہ عبد الغنی بہسرامی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(۶)

آپ کی شبانہ روز علمی کاوش کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ برصغیر میں آپ کے حلقۂ تلامذہ اور حوزۂ تربیت میں ایسے ایسے علماء کرام پیدا ہوئے جنہوں نے مختلف فنون میں ایک، نام پیدا کیا۔ مولانا یٰسین اختر مصباحی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی حالیہ گراں قدر تصنیف امام احمد رضا اور ردّ بدعات و منکرات، کے دیباچہ میں ایسے حضرات علم کا ایک جائزہ پیش کیا ہے ——— جو امام اہل سنت کے دستر خوان علم سے مختلف فنون میں بہرہ ور ہوئے۔ چنانچہ علماء متجرین میں سے مولانا وصی احمد سورتی (م ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء) مولانا حامد رضا بریلوی ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) علامہ شاہ ابو البرکات سید احمد قادری لاہور (م ۱۴۰۰ھ مفکرین اور مدبرین میں سے پروفیسر مولانا سید سلیمان اشرف (م ۱۳۵۲ھ) مولانا سید احمد اشرف کچھوچھوی (م ۱۳۸۳ھ) صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی (م ۱۳۶۷ھ) فقہا میں سے صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی (م ۱۳۶۷ھ) مؤلف بہار شریعت فقیہ العصر مولانا سراج احمد خانپوری (م ۱۳۴۲ھ) فقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلوی (م ۱۹۵۱ء) عارفین میں سے مولانا عبد السلام جبل پوری (م ۱۳۷۲ھ) حضرت مولانا دیدار علی شاہ الوری (م ۱۹۵۴ھ) مولانا سید احمد اشرف کچھوچھوی (م ۱۳۴۴ھ) مبلغین میں سے مولانا احمد مختار میرٹھی (م ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی (م ۱۹۵۴ء) مولانا فتح علی قادری (م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء) مصنفین میں سے مولانا ظفر الدین بہاری (م ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء) مولانا

عمر الدین ہزاروی (م ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء) مولانا محمد شفیع بیلپوری (م ۱۳۴۸ھ) مدرسین میں سے مولانا رحم الٰہی منگلوری (م ۱۳۶۲ھ) مولانا رحیم بخش اقدمی (م ۱۳۴۴ھ) مولانا غلام جان ہزاروی (م ۱۳۷۹ھ) سیاست دانوں میں سے مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری (م ۱۳۸۰ھ) مولانا یار محمد بندیالوی (م ۱۳۶۷ھ) مفتی اعجاز ولی خان رضوی (م ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء) خطباء و مناظرین میں سے مولانا ہدایت رسول رام پوری (م ۱۹۱۵ء) مولانا حشمت علی لکھنوی (م ۱۳۸۰ھ) مولانا محبوب علی لکھنوی (م ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء) شعراء و ادباء میں سے مولانا حسن رضا خان (م ۱۳۲۶ھ) مولانا سید ایوب رضوی (م ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء) مولانا امام الدین قادری (م ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء) ارباب طب و حکمت میں سے مولانا عبد الاحد پیلی بھیتی (م ۱۳۵۲ھ) مولانا سید عبدالرشید عظیم آبادی اور مولانا عزیز غوث بریلوی اصحاب نشر و اشاعت میں سے مولانا محمد حبیب اللہ قادری ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) مولانا ابراہیم رضا جیلانی (م ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء) مولانا حسنین رضا خان بریلوی (۱۴۰۵ھ) ارباب ثروت میں سے قاضی عبدالوحید عظیم آبادی (م ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) حاجی لعل خان مدراسی (م ۱۹۳۱ء) سید محمد حسین میرٹھی اور ارباب تصوف میں سے مولانا شیخ الاسلام ضیاء الدین احمد قادری مدنی اور شہزادۂ امام احمد رضا مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری ان دونوں بزرگوں کے ہزارہا مریدین ان کی روحانی تربیت کا زندہ ثبوت ہیں) کے اسماء گرامی گلستان سنیت کی رونق ہیں۔ نور اللہ مرقدہم و برد اللہ مضجعہم)

(۷)

جہاں ان معاصر علماء اہل سنت نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔ وہاں برصغیر کے لاکھوں پڑھے لکھے مسلمانوں نے خط و کتابت کے ذریعہ استفسارات کا ایک سلسلہ جاری رکھا۔ باین کثرت کا مادر مصروفیت آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔

کہ کسی عامی کے سوال کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے اس کے جواب میں بلا جواز تعویق اختیار کی ہو۔ ہر زبان۔ ہر انداز۔ اور ہر موضوع پر لوگوں نے علمی سوالات کئے۔ اور ان کے وافی اور کافی جوابات پائے۔ علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت نے ان حضرات کو مخاطب کرنے میں بھی کبھی کوتاہی نہیں کی۔ جو کسی ایک مسئلہ میں بھٹکے ہوں۔ یا اعتقادی ناہمواری کا شکار ہوتے ہوں۔ معاصر شخصیتوں میں سے مولانا عبدالحی فرنگی محلی (م ۱۳۰۴ھ) مولوی نذیر حسین دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) نواب صدیق حسن خان بھوپالی (م ۱۳۰۷ھ) عقائد کی شاہراہ پر جو بھی لغزش یا کا شکار ہوئے اعلیٰ حضرت کے قلم انتباہ نے انہیں سہارا دیا۔ ۱۹۱۹ء میں تحریک ترک موالات۔ تحریک خلافت اور ہندو سے مواخات کے چرچے ہوتے۔ سیاسی تحریکوں کا ایک طوفان اٹھا۔ بڑے بڑے علماء بھی ان طوفانوں کی زد میں آئے۔ آپ نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ایسے تمام حضرات کی صحیح سمت راہ نمائی کی۔ خط لکھے۔ رجسٹریاں کیں ہدایت نامے جاری کئے۔ رسالے لکھے۔ اشتہار بھیجے خلفاء و تلامذہ کے وفود بھیجے۔ اور کوشش کی کہ اہلِ علم کے یہ ستون وقت کی دیمک سے بچ جائیں

(۸)

مولانا عبدالباری فرنگی محلی (م ۱۳۴۴ھ) مولانا عبدالماجد بدایونی (م ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء) مولانا محمد علی جوہر (م ۱۹۳۱ء) اس وقت کے سیاسی علماء اہل سنت میں سربرآوردہ مانے جاتے تھے آپ کی توجہ کا نتیجہ تھا کہ یہ حضرات سلامتیِ فطرت اور اخلاصِ قلب کی بنا پر اپنی لغزشوں سے تائب ہوئے اور خطاؤں سے رجوع کر کے توبہ کرتے گئے۔ دوسری طرف ابن عبدالوہاب نجدی کی تحریک وہابیت کے مسموم اثرات نے بعض علماء برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ ان میں سید احمد بریلوی۔ شاہ اسمٰعیل دہلوی اور ان کے معتقدین اور متبعین کی ایک خاصی تعداد تھی آپ نے ان کی دینی اور

فکری گمراہی پر پہلے تو تنبیہ کی خسرانِ آخرت سے ڈرایا۔ افہام وتفہیم کا موقعہ دیا۔ مگر جب ان معاندین نے انکار ہی کر دیا۔ تو آپ نے برملا مقابلہ کیا۔ رَدّ میں کتابیں لکھیں۔ ان کی اعتقادی گمراہیوں کو عریاں کیا۔ تاکہ عام لوگ ان کے مسموم اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ نجدی نظریات سے متاثر علماء کے علاوہ اکابرِ دیوبند میں سے بعض حضرات نے بھی عقائد اہل سنت سے ہٹ کر ایک محاذ قائم کیا۔ ان میں مولوی محمد قاسم نانوتوی (م ۱۲۹۷ھ) مولوی رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۳ھ) شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی (م ۱۳۳۹ھ) مولوی اشرف علی تھانوی (م ۱۳۶۳ھ) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی (م ۱۳۴۶ھ) مولوی انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۰ھ) مولوی حسین احمد مدنی (م ۱۳۷۷ھ) مولوی مرتضیٰ حسن چاندپوری اور امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد جیسے ذہین و فطین لوگ سرفہرست تھے۔ ان حضرات کو علیحدہ علیحدہ افہام وتفہیم کا موقعہ دیا گیا (مولوی اشرف علی تھانوی کے نام خطوط تو زیرِ نظر مجموعہ میں بھی ہیں)، مگر مذہبی ضد نے ان حضرات کو موقعہ نہ دیا کہ وہ حق کی بات پر غور کریں اور اسے قبول کریں۔

(۹)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی ضخیم تحریروں کے شناسا اہل علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ آپ کے فتاویٰ۔ رسائل۔ تالیفات۔ ملفوظات۔ اور اکثر دیگر تصانیف کسی نہ کسی استفسار کا جواب ہیں اور انہیں مکتوبات یا خطوط کے ذخیرہ سے باہر نہیں رکھا جا سکتا۔ مگر زیرِ نظر مجموعہ "مکتوبات امام احمد رضا بریلوی" میں ہم صرف ان مکتوبات کو شامل اشاعت کر رہے ہیں۔ جو آپ نے ذاتی حیثیت سے لکھے۔ ذاتی مسائل پر آسان الفاظ میں اظہار مدعا فرمایا۔ دقیق مسائل اور طویل مباحث کو زیرِ بحث نہیں لایا گیا۔ ان میں اکثر وبیشتر خطوط (مکتوبات) آپ کے تلامذہ خلفاء اور ہم مسلک علماء کرام کے نام ہیں۔ مگر بعض خطوط ان معاندین کے نام بھی ہیں۔ جنہیں اصلاح احوال کے لئے مخاطب کیا جاتا

رہا ہے۔ ان خطوط سے اعلیٰ حضرت کی ذاتی محبت ۔ قلبی ہمدردی۔ احباب کی خبر گیری۔ دوستوں کے رنج و غم میں شرکت۔ اہل محبت کو اعتماد میں لے کر۔

؎ گوشش بہ نزدیکِ دلم آر کہ آوازے ہست!

کہنا آپ کی وسیع النظری کی عمدہ مثال ہے۔

(۱۰)

سابقہ صفحات کے مطالعہ سے قارئین کے سامنے اس وقت کے دینی۔ علمی اور نظریاتی ماحول کا ایک نقشہ سامنے آ گیا ہوگا۔ برصغیر کی سیاسی اور سماجی تحریکوں سے ہٹ کر علمی اور نظریاتی معرکہ آرائیوں کا ایک دَور تھا جس سے پورا مسلم معاشرہ دوچار تھا۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی اس ماحول میں اہل علم و فضل کے دائرہ پرکار کا مرکزی نقطہ تھا۔ جہاں ہزاروں قسم کے استفسارات اور سوالات آتے اور اعلیٰ حضرت ایک ایک کا جواب دیتے۔ سینکڑوں علماء کرام۔ صوفیاء عظام۔ اساتذہ قانون داں اور ذہین تلامذہ کے لئے آپ کی ذات ہی آخری منزل تھی۔ جہاں انہیں علمی شکوک و شبہات کی تسلی ہوتی اور ان کے علم و خرد کو فروغ ملتا۔ ہم نے آپ کے معاصرین متاخرین۔ متفقین اور معاندین کا تذکرہ اسی لئے کیا ہے۔ تاکہ آپ کے حاشیہ خیال میں یہ نکتہ ثبت رہے کہ اس زمانے میں امام اہل سنت کی شخصیت ہی مرکز علم و کمال تھی۔ معاصرین ہمیشہ آپ کی علمی راہنمائی سے بھرپور استفادہ کرتے رہے۔ اور عرب و عجم کے علماء و فقہاء نے آپ کے کمالات کے اعتراف میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔

خطوط میں سے اکثر و بیشتر خطوط تا ہنوز صفحت کش بارِ طباعت نہیں ہوئے تھے اور یوں ہم یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اعلیٰ حضرت سے محبت رکھنے والے اہل نظر کے لئے ہم ایک " گلدستہ تازہ" اور مطالعہ کی نگاہِ گلچین سے محفوظ تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے۔

لگا رہا ہوں مضامین تازہ کے انبار
خبر کرو میرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

(۱۱)

ان مکتوبات شریفہ کی ترتیب و تدوین کا سہرا حضرت پیر علامہ محمود احمد قادری کانپوری زید مجدہٗ (مؤلف تذکرۂ علماء اہل سنت) کے سر ہے۔ جنہوں نے کئی سالوں کی محنت شاقہ سے صاحبِ مکتوبات کے وصال کے نصف صدی بعد ان ذاتی "جگرپاروں" کو مختلف مقامات سے جمع کیا۔ وقت کے غبار سے صاف کیا اور روشن کر کے لکھا۔ اور ترتیب و تہذیب کے کٹھن مراحل طے کئے۔ اور بکمال اعتماد و مہربانی سے سعادتِ طباعت سے نوازنے کے لئے ہمارے دامنِ مراد کو گل و گلزار بنا دیا۔

؎ برین لطف گر جاں فشانم رواست!

مکتوبات پاکستان پہنچے تو ادباً ہاتھوں پر نہیں مژگان چشم پر رکھے گئے زیر مطالعہ رہے کاتب کے قلم نے تسوید کئے۔ مگر امیر مرکزی مجلس رضا پاکستان لاہور جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری مدظلہ العالی نے مجموعہ مکتوبات کو بیک جلد طبع کرانے سے روک دیا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی شخصیت پر مرکزی مجلس رضا پاکستان نے جس قدر وقیع کام کیا ہے اس کے پیش نظر امیر مجلس کی رائے کو تسلیم نہ کرنا کور ذوقی کی علامت ہے۔ ہم اسی جذبہ کے پیش زیر نظر مجموعہ شائع کر رہے ہیں ہم مرتب مکتوبات جناب قبلہ قادری صاحب کی اجازت سے یہ اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ صاحب مکتوبات کے گراں قدر ذخیرہ خطوط میں سے یہ چند اوراق ہیں۔ جو قارئین کی خدمت میں "گل چیدہ" کی حیثیت سے پیش کئے جا رہے ہیں۔

(۱۲)

مکتبہ نبویہ کے اراکین بہ صمیم قلب فاضل مرتب سے معذرت خواہ ہیں کہ ایک تو

اس مجموعہ کی اشاعت میں خاصی دیر ہوگئی۔ دوسرے مکمل مرتبہ مکتوبات دول میں شریک اشاعت نہیں ہوسکے۔ اس طویل عرصہ میں انہیں زحمتِ انتظار سے دوچار ہونا پڑا ہے اس کا احساس وہی کر سکتا ہے جس نے دانہ دانہ چن کر ایک گراں قدر خرمن جمع کیا ہو اور وقت پر اسے اٹھایا نہ جاسکے۔ ہمیں امید ہے کہ قارئین مکتوبات اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تحریروں کے مشتاق ہماری اس کامیابی کو بہ نظر استحسان دیکھیں گے اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

ہم پاک و ہند کے ان اہل علم سے بے پناہ ادب کے ساتھ التماس کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی صاحب کے ذخیرہ اوراق میں اعلیٰ حضرت کا کوئی ذاتی مکتوب موجود ہو تو ہمیں آگاہ کریں۔ تاکہ وہ دوسرے مجموعہ میں شریک اشاعت ہو سکے۔

تقدیم

از ــــــــــ جناب مولانا محمود احمد قادری اسلام آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلحضرت امام اہل سنّت فاضل بریلوی قدس سرہ عالم اسلام کی وہ عظیم المرتبہ ذات گرامی تھے جو مبدء فیاض کی فیض بخشیوں کی خاص یادگار تھے، وہ اپنی ذاتی خوبیوں باطنی محاسن اور علمی فضل وکمال میں نادرۃ العصر شخصیّت تھے، وہ بیک وقت محدث بھی تھے اور مفسر قرآن بھی، معقولی بھی تھے اور ماہر ریاضی بھی، مؤرّخ بھی تھے اور خطیب و شاعر و ادیب بھی اور بے شمار علوم وفنون کے موجد و ماہر بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اسلامی قانون کے عدیم المثال عبقری تھے مگر ان کی شخصیت کا کمال اور ان کے علوم کا منتہائے مقصود اور محور و مرکز اور ان کی زندگی کا حاصل حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ان کا والہانہ مؤمنانہ عشق تھا اور اس کا فیضان ان کی پوری زندگی پر چھایا ہوا تھا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی زندگی کا مشن عشق رسول عربی کا ابلاغ تھا، ان کی نگاہ اٹھتی تو اس میں جلوہ حضور کی زیبائی نظر آتی اور جب جھکتی تو ان کے عشق سے سرشار رہتی۔ اعلیٰ حضرت چلتے تو عشق رسول اور اتباع سرور کائنات کا پیکر جمیل دکھائی پڑتے اور سوتے تو نام نامی کی لفظی تصویر بن جاتے، ان کا رہوار قلم چلتا تو ناموس رسول کی

پاسداری میں چلتا۔ ان کے لبہائے مبارک کھلتے تو زمزمۂ لغت الاپتے، ان کا نغمۂ نعت "مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" آج بھی مردہ دلوں میں عشقِ رسول کا سرور پیدا کر دیتا ہے، ذاتِ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی شیفتگی و وابستگی نے ان کو دائم الحضوری کا منصبِ جلیل عطا کر دیا تھا اور یہ اسی غلامیٔ رسولِ عربی ہی کا صلہ تھا کہ اس دورِ کفر و الحاد میں "تحریکِ عشقِ رسول" کا اجالا ان کے دم سے پھیلا اور وہ اس تحریک کے علمبردار اور پیشوا تسلیم کئے گئے اور عشقِ رسول کے متوالوں نے زمان و مکان کی حدود سے بالاتر ہو کر اپنا ان سے انتساب اپنے لئے فخر سمجھا، اعلیٰحضرت امامِ اہلِ سنت کا یہ وصف ان کا بڑے سے بڑا دینی مخالف بھی تسلیم کرتا تھا، مولانا تھانوی کی گواہی اور ان کا اعتراف اس کے لئے کافی ہے۔

یہاں پر ایک روایت پیش کرتا ہوں جو دلوں میں امامِ اہلِ سنت کے مرتبۂ بلند کو راسخ کر دے گی:۔

حکیم عبد اللطیف فلسفی خاندانِ اطبائے لکھنؤ کے چشم و چراغ اور طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے پرنسپل تھے نے ایک موقع پر بیان فرمایا تھا کہ دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف کے ایک امتحان کے موقع پر نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی سابق صدر امورِ مذہبی حیدرآباد دکن نے اکابر علماء حضرت مولانا حکیم سید برکات احمد ٹونکی، حضرت مولانا پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، استاذ العلماء مولانا مشتاق احمد کانپوری، حضرت مولانا سلیمان اشرف چیرمین اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے دریافت کیا کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمامہ شریف میں کتنے پیچ ہوتے تھے؟ مولانا سید سلیمان اشرف نے فرمایا اس کا جواب صرف مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ دیتے مگر افسوس کہ وہ اب اس دنیا میں نہیں! مولانا کے اس فرمان کی تمام علماء نے تائید کی۔ اتباعِ رسول کا اندازہ اسی ایک واقعہ سے لگایا

جا سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت فاضل بریلوی نے دینِ متین کی جس انداز میں تبلیغ فرمائی اور اسلامی علوم و فنون میں جو ندرت و حسن پیدا کیا اور تحریکِ عشقِ رسول کو جس سوز و درد مندی سے فروغ دینے کی جان فروشانہ بازی لگائی، اس کا اندازہ ان مکتوباتِ شریفہ کے مطالعہ سے ہو سکے گا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ علوم و معارفِ احمد رضا بریلوی کے تعارف کے لئے کئی علمی دارے کام کر رہے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اس کام کا جذبہ سعید حکیم اہلِ سنت مولانا حکیم محمد موسیٰ چشتی نظامی امرتسری امیر مرکزی مجلسِ رضا لاہور نے پیدا کیا اور وہی اس کارواں کے قافلہ سالار بھی ہیں۔

ان سطور کے راقم گنہ گار فقیر قادری نے اپنی زندگی کے بیش قیمت سولہ سال علوم و معارفِ رضویہ کے مطالعہ و تحقیق پر صرف کئے اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے، اسی محنت کا ایک ثمر "مکتوباتِ امام احمد رضا بریلوی" کی شکل میں پیش کر رہا ہوں، خدا کرے یہ خدمت قبولِ امام ہو۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت قدس سرہ نے اپنی مبارک زندگی میں جو تجدیدی و اصلاحی کارنامے انجام دیئے اور الحادی اثرات کا جس پامردی سے سدِّ باب کیا وہ تاریخِ اسلام کا روشن ترین باب ہے۔ مکتوبات شریف کی اس جلد میں صرف ان خطوط کو شامل کیا گیا ہے جن کا تعلق دیوبندی تحریک، تحریکِ ترکِ موالات، تحریکِ ندوۃ العلماء اور مسئلۂ اذانِ ثانی اور تحریکِ ترکِ تقلید سے ہے۔ حمایتِ اسلام کے جذبہ کی قدر و قیمت اس سے ضرور متعین ہو سکے گی۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت کے دینی مخالفوں نے ان کے غیظ و غضب اور شدت و تعصب کو بار بار بڑے شد و مد کے ساتھ دہرایا ہے اور اس کا اس قدر پروپیگنڈہ کیا ہے کہ اچھے خاصے لکھے پڑھے لوگ اس سے متاثر ہو کر غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں مگر واقعہ اس کے برعکس ہے، ذاتی خطوط حقیقت کے آئینہ دار ہوا کرتے ہیں۔ ان خطوط کے پڑھنے والوں کو یہ صاف نظر آئے گا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت نے جب بھی کسی مقتدر شخصیت کو اس کی شرعی لغزش پر ٹوکا ہے تو انہوں نے لجاجت، تواضع اور فروتنی کا انداز اختیار کیا ہے، خیر خواہانہ اسلوب ہی خوشامد کا رویہ برتا ہے، ہر طرح قبولِ حق پر آمادہ کرنے کی سعیِ خیر فرمائی ہے مگر جب انہیں محسوس ہو گیا کہ مکتوب الیہ کا دل قبولِ حق کے لئے بند ہو چکا ہے اور کوئی گوشہ اور امکان رجوع الی الحق کا باقی نہیں رہ گیا ہے تب جا کر انہوں نے شدت اختیار کی ہے اور اتمامِ حجت کے بعد اعلانِ حق ہمیشہ سے اساطینِ اسلام کا طریقہ کار رہا ہے جس پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضلِ بریلوی قدس سرہ ساری زندگی گامزن رہے۔

زیرِ نظر حصہ میں شامل مکتوبات میں عصرِ حاضر کے درپیش کئی مسائل کا حل بھی ملے گا اور شاہراہِ زندگی میں اسلامی اصولوں کو برتنے کا حوصلہ بھی، میں چاہتا تھا کہ جن تحریکوں پر اعلیٰ حضرت نے حمایتِ اسلام کے رشتے تنقید اور مؤاخذے کئے تھے ان کے بارے میں کچھ تفصیل سے لکھوں مگر یہ کام سوانح حیات سے زیادہ متعلق نظر آیا چنانچہ اس سے قطع نظر کر لیا تحریکِ خلافت سے متعلق پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مظہری مدظلہ نے فاضل بریلوی اور ترکِ موالات میں بہت کچھ لکھ دیا ہے مگر ان مشمولہ خطوط سے اس میں مزید تحقیقی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ تحریکِ ندوۃ العلماء اور اعلیٰ حضرت میں ان سطور کے کم سواد راقم نے تحریکِ ندوہ کے متعلق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی دینی سرگرمیوں کا جائزہ

لیا ہے، خدا نے چاہا تو جلد ہی یہ مقالہ شائع ہو سکے گا۔

دیوبندی تحریک کے بارے میں بھی پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ نے ہی "فاضل بریلوی علمار حجاز کی نظر میں" اچھا تعارف پیش کیا ہے اور خالص تحقیقی اور حقیقت پسندانہ جائزہ لیا ہے، خدا انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت فاضل بریلوی کے تجدیدی کارناموں میں احیار اذان خارج عن المسجد کا مسئلہ بہت مہتم بالشان ہے، اس عنوان پر تفصیل سے لکھنے کی ضرورت ہے، سارا مواد موجود ہے صرف توجہ سے ترتیب دے دینا ہے۔

خطوط کی فراہمی میں برہان الملۃ حضرت مولانا حکیم مفتی محمد عبد الباقی برہان الحق قادری رضوی سجادہ نشین جبل پور اور برادرِ مکی حضرت مولانا سید شاہ محمد اصغر چشتی نظامی فخری سلیمانی حافظی پھپھوند شریف نے حوصلہ افزائی فرمائی، حضرت الاستاذ ملک العلمار مولانا محمد ظفر الدین قادری رضوی قدس سرہ کے نام کے خطوط کی نقل پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو قادری رضوی پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، ڈی، فل (آکسن) صدر شعبہ عربی و ڈین فیکلٹی آف آرٹس مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی عنایت سے حاصل ہوئی، احقر راقم السطور اس کے لئے ان بزرگوں کا صمیم قلب سے شکر گزار ہے۔

پیشِ نظر حصہ کو کئی سال پہلے چھپ کر شائع ہو جانا چاہیے تھا مگر پریس کے ایک ناگہانی حادثہ کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا، اب اس کی اشاعت پاکستان میں میرے مخلص، مخدوم دوست پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے مدظلہ کرا رہے ہیں، خداوندِ قدوس انہیں جزائے خیر دے اور ان کے مراتب بڑھائے اور ان سے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمتیں لے اور مجھے بھی اس کی توفیق مرحمت فرمائے آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ وازواجہ وعلمار امتہ اجمعین۔

سگِ بارگاہِ بغداد ——— فقیر محمود احمد قادری غفرلہٗ

مکتوبات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

بنام حضرت مولانا شاہ محمد میاں مارہروی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بشرفِ ملاحظہ عالیہ صاحبزادۂ والامرتبت بالامنقبت حضرت سیدنا سیداولاد رسول محمد میاں صاحب دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : آداب ونیاز معروض، جوابِ مسائل حاضر کرچکا تھا دوبارہ بصیغۂ رجسٹری حاضر کرتا ہے اول اپنی حالت عرض کرے، رمضان المبارک میں چار بار بخار آیا، شب عید میں ۱ بجے سے ۱۲ بجے تک اسٹیشن پر کھڑا رہنا ہوا پھر حضرات کو لے کر واپس آیا، دوسرے دن دو عیدیں اور احباب کا ملنا، تکان بڑھتی گئی اور رجب سے اب تک کئی بار حملے بخار کے ہوئے، ادھر اخیر میں دو حملے بہت سخت ہوئے کہ حاضریِ مسجد سے بھی محروم رہا۔ آج ظہر وعصر کو نماز کے لئے گیا تھا، طبیب وہیں مسجد میں ملے اور نبض دیکھ کر کہا کہ ابھی بخار باقی ہے، چند سیڑھیوں کا چڑھنا اترنا اور موقوف رہے،

سوالاتِ سابقہ کا جواب عرض کرچکا تھا معلوم نہیں کیوں نہیں باریابِ خدمت ہوا۔

سوال متعلق بینک کی نسبت بوجۂ تپ حافظ امیراللہ کے داماد کے ذریعہ کہلا بھیجا

لہ تاج العلما، حضرت مولانا سید شاہ محمد میاں برکاتی سجادہ نشین مارہرہ شریف، خانوادۂ برکاتیہ کے آخری باکمال عالم عارف بزرگ تھے، بڑے متقی ومرتاض اور صاحبِ اثر ونفوذ شخصیت کے مالک تھے۔ وہ اگرچہ باقاعدہ حضرت مولانا شاہ مطیع الرسول عبدالمقتدر فاضل بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ تھے مگر انہوں نے فاضل بریلوی سے اس کثرت سے مکاتیب کے ذریعہ استفادہ کیا کہ وہ اس کی وجہ سے خود کو ان کا شاگرد کہا کرتے تھے، ان کے نام کے تقریباً ڈھائی سو مکتوبات رضویہ خانقاہ مارہرہ میں موجود ہیں مگر ان تک رسائی کیسے ہو؟ یہ ایک اہم ترین سوال ہے۔

تھا کہ براہِ راست ارسال کروں گا، اب سابق ولاحق سب کا جواب حاضر ہے۔

امامتِ فاسق کی نسبت علماء کے دونوں قول ہیں، کراہتِ تنزیہ کما فی الدر وغیرہ اور کراہتِ تحریم کما فی التبیین وفتاوی الحجۃ والمتبعین والشرنبلالیۃ وابی السعود وطحاوی علی المراقی وغیرہ اوران میں توفیق یہ ہے کہ فاسق غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی۔

مبتدع کی بدعت اگرچہ حدِ کفر کو پہنچی ہو اگرچہ عند الفقہاء یعنی منکرِ قطعیات ہو، اگرچہ منکرِ ضروریات نہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز باطل ہے کما فی فتح القدیر ومفتاح السعادۃ والغاشیۃ وغیرھا کہ وہی احتیاط جو متکلمین کو اس کی تکفیر سے باز رکھے اس کے پیچھے نماز کے فساد کا حکم دے گی فان الصلوٰۃ اذا صحت من وجہ وفسدت من وجہ حکم بفسادھا ورنہ مکروہ تحریمی، جن صورتوں میں کراہتِ تحریم کا حکم ہے صلحاء وفساق، سب پر اعادہ واجب ہے۔

جب مبتدع یا فاسقِ معلن کے سوا کوئی امام نہ مل سکے تو نماز منفرداً نہ پڑھیں کہ جماعت واجب ہے، اس کی تقدیم، امامت کے لئے اسے آگے بڑھانا بکراہتِ تحریم اور واجب ومکروہ تحریمی دونوں ایک مرتبہ میں ہیں، ہاں اگر جمعہ میں دوسرا امام نہ مل سکے تو جمعہ پڑھیں اور ظہر اعادہ کریں کہ وہ فرض ہے اور فرض اہم ہے، اسی طرح اگر اس کے پیچھے نہ پڑھنے میں فتنہ ہو تو پڑھیں اور اعادہ کریں کہ الفتنۃ اکبر من القتل۔

۲۔ سود لینا مطلقاً حرام ہے مسلم سے یا کافر سے، ہاں اگر ڈاک خانے میں یہ جمع کرے اور ڈاک خانہ اس پر جو کچھ زیادہ دے اسے سود کی نیت سے نہ لے بلکہ یوں کہ ایک برضائے مالک غیر مسلم بلا عذر ملتا ہے تو لے لینا جائز ہے اور فقرائے مسلمین پر اس کا صرف اولیٰ والتفصیل فی فتاوانا واللہ تعالیٰ اعلم[۱]

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۳۰ ذوقعدہ ۱۳۳۰ھ

---

[۱] ماخوذ از ماہنامہ "اہلِ سنت کی آواز" مارہرہ شریف، جلد سوم، ص ۲۲

بنام مولینا محمود جان رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ مولانا المکرم ذی المجد والکرم حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی محمود جان دام فضائلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : سیٹھ سلمان عثمان صاحب سکرانی تشریف لائے مگر ایسے وقت کہ میں بہت علیل ہوں، میں ان کی خاطر کچھ نہ کر سکا، ساڑھے چار مہینے کے قریب ہوئے کہ آنکھ دکھنے آئی تھی، جب سے آج تک لکھنے پڑھنے کے قابل نہیں مسائل سنتا جواب لکھوا دیتا، بارہویں کی شام سے علالتِ شدیدہ لاحق ہوئی کہ ایسی کبھی نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے وصیت نامہ لکھوا دیا۔ اس کے بعد مولیٰ تعالیٰ نے اس بلائے شدید سے نجات بخشی مگر بقیہ مرض اب تک ہے اور ضعف اس قدر شدید ہے کہ مسجد تک جانے میں تمام بدن میں درد ہونے لگتا ہے۔ دعا کا حاجت مند ہوں اور آپ کے اور آپ کے گھر کے لئے دعا کرتا ہوں۔

بھائی سلیمان صاحب نے مجھ سے تعویذ مانگا تھا میں آجکل لکھ نہیں سکتا لہٰذا سب سے بہتر ان کی خاطر یہی میری سمجھ میں آئی کہ خاص اپنے لئے جو عظیم تعویذ ۴ ۸ ۷ خانے کا طیّار کیا تھا، ان کی نذر کردوں، زندگی اگر باقی ہے تو اپنے لئے اور طیار کر لیا جائے گا۔ اس تعویذ کے منافع وسعتِ رزق و بلندئ مرتبہ و استقامتِ دینِ حق و رحمتِ الٰہی ہیں، ایک دن کامل کی محنت میں لکھا جاتا ہے۔ میں نے بھائی سلیمان صاحب کو وہ چیز دی جو عمر بھر میں صرف اپنے لئے تیار کی تھی اور کسی کو نہ دی تھی، آپ کے فرمانے کی اسی قدر تعمیل کر سکا۔

بھائی مولوی غلام مصطفےٰ صاحب بخیریت ہیں، اپنے یہاں کی خیریت سے مطلع فرمایئے، آپ کی زیارت برسوں میں ہوا کرتی ہے اور میں کثیر الاشغال کثیر النسیان جس کا نتیجہ

یہ ہوا کہ قصیدۃ الاستمداد کے آخر میں احبابِ حامیانِ سنت کے اسماء گنائے، ان میں آپ کا نام
نامی کہ سونے کے حرفوں میں لکھنے کا تھا، سہو ہو گیا، طبع کے بعد یاد آیا جس کا اب تک افسوس ہے
خیریت سے اطلاع بخشیے، سب احباب کو سلام، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۴ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

بنام حضرت مولٰینا شاہ عبدالسلام جبل پوری قدس سرہٗ

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

بگرامی ملاحظہ ذی الفضائل الانسیۃ والفواضل القدسیۃ المنزہ عن الرذائل الانسیۃ حامی السنن ماحی الفتن الدینیۃ مولانا و بالفضل اولانا مولانا مولوی شاہ عبدالسلام صاحب سلمہ السلام عالی المناقب وشامخ المناصب آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اعز اللہ شانکم ورفع مکانکم وابلج برہانکم :۔

برادر بجان برابر مولوی حسن[1] رضا خان سلمہ الرحمٰن کا خط ۲۶ ذی الحجہ کا لکھا ہوا مکہ معظمہ سے یک شنبہ گذشتہ کو آیا تھا جس میں صرف اس قدر تھا کہ عن قریب بعونہٖ تعالٰی مدینہ طیبہ حاضر ہونے والے ہیں مگر تعیین تام نہ تھی، خیال تھا کہ اس یک شنبہ کو کوئی خط آئے مگر نہ آیا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اگر خط آجاتا تو حساب ہوسکتا کہ واپسی بالخیر کب تک ہوگی، اب ایک مجمل حالت سے دعائے خیر فرمائیں۔

حضرت بابرکت جناب سید محمد محب[2] اللہ صاحب زعبی دمشقی جیلانی کہ اولادِ امجاد حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہیں اور اس فقیر احقر کے حال پر کمال کرم فرما ہیں پہلے سے تشریف لائے ہیں، یہ بھی میرے حجاج سلمہم اللہ تعالٰی کے استقبال کو میری طرح بمبئی تشریف لے جانے والے ہیں، میں دو ایک روز خط کا انتظار کرکے چلوں گا، اگر نہ آیا یا آیا اور حساب سے وقفہ پایا تو بعونہٖ تعالٰی ضرور حاضر جبل پور ہوکر دو ایک روز جناب کی زیارت سے شرف اندوز ہوتا ہوا بمبئی جاؤں گا اور اگر خط آیا جس سے ظاہر ہوا کہ اب بالخیر فوراً بمبئی پہنچنا

---

[1] اعلیٰ حضرت امام اہلسنت قدس سرہٗ کے برادر اوسط، سالِ ولادت ۴ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ اور سالِ وفات ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ

[2] دمشق کے مشہور عالم اور شیخ طریقت اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی جلالتِ علمی کی خبر سن کر ملاقات کے لئے بریلی تشریف لائے اور کچھ عرصہ قیام فرماکر واپس گئے۔

چاہیئے تو جناب کو بذریعہ تار اطلاع دے دوں گا کہ براہِ راست بمبئی جاتا ہوں۔ والسلام
مع الاکرام، بجملہ احباب اہلِ سنت سلام سنۃ الاسلام۔

فقیر احمد رضا قادری، شب ۴ صفر مظفر ۱۳۲۶ھ لیلۃ الاثنین

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی ملاحظہ مولانا المبجل المکرم المفخم المعظم ذالفضل التام والفیض العام والعز والاکرام
مولانا مولوی شاہ عبدالسلام صاحب دام مجدہ وانجح جدہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : نوازش نامہ تشریف لایا، مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ مولانا قاری محمد بشیر الدین صاحب سلمہ اللہ وعافاہ کو عافیتِ تامہ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے بمنہ وکرمہ آمین مامول کہ ان کی خیریت سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔ اعمالِ شفا عرض کر آیا تھا استعمال فرمائے جائیں، و الشافی الکافی یشفی و معافی۔ کھانے کو جو چیز دی جائے سورہ طارق شریف دم کر کے دی جائے، یہ تعویذ حاضر کرتا ہوں گلے میں ڈالیں اور خیر خیریت سے مطلع فرمائیں، والدِ ماجد صاحب کی خدمت میں فقیر کا سلام عرض کریں، بمولانا قاری صاحب و اندرونِ خانہ و نور العین برہان میاں و زاہد میاں، سائرِ احبابِ اہلِ سنت سنۃ الاسلام۔

اللہ لطیف بعبادہ والا نقش کہ رکابی پر لکھا جاتا ہے اور وہ نقش جس کے صدر میں "یا محی الدین اجب یا جبریل بحق یا بدوح" ہے، ایک گلے میں باندھا جاتا ہے اور رقیلیوں میں ڈال کر ملا یا جاتا ہے اور آیاتِ شفا، ان چیزوں کا استعمال فرمائیں۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

از بریلی ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ یوم الاربعاء

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ عالیہ جامع الفضائل قامع الرذائل حامی السنن ماحی الفتن، عمدۃ الکرام مولٰنا مولوی حافظ قاری شاہ محمد عبد السلام صاحب دامت معالیہ و لبورکت ایامہ و ولیہ الیہ آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ : خیریتِ سامی کے لئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں اور مولیٰ عزوجل سے جناب و اولادِ جناب کے لئے خیر و برکت و رفعت و عزتِ دارین کی تمنا رکھتا ہوں۔

اس وقت ایک ضرورتِ جلیلہ سے یہ نیاز نامہ لکھ رہا ہوں، اعلیٰ حضرت عالمِ اجل، حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، دشمنِ وہابیت حضرت سیدنا سید اسمٰعیل خلیل آفندی عالمِ مکہ معظمہ حافظِ کتبِ حرم شریف کہ وہاں کے بہت بڑے حامیٔ دین عالم ہیں اور بغیر کسی سابقہ معرفت یا کسی نفع دنیوی کے محض دین کے واسطے انہوں نے اور ان کے والدِ ماجد سید خلیل آفندی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فقیر کے وہ عظیم کام مکہ معظمہ میں کئے اور وہ وہ امداد و نصرت کی کہ حقیقی بھائیوں سے بھی نہ ہو سکتی، میں ان کے دینی احسانات کا نہایت زیر بار ہوں بلکہ خود مذہب و دین پر ان کا احسان ہے اور وہ اس فقیرِ ذلیل کے ملاقات کے لئے مکہ معظمہ سے تشریف لائے۔ قریب ساڑھے تین سو روپے کے، صرف ان کے ہمراہی کے کرایۂ جہاز و ریل میں خرچ ہوئے، جہاز کے ٹکٹ فرسٹ کلاس کے تھے اور بمبئی کے ٹکٹ جو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھے سیکنڈ کلاس کے چھیاسٹھ ۶۶ روپے سے زائد کے تو فقط آنے جانے کے، ان کے مصارف تقریباً سات سو روپے ہو جائیں گے۔ وہ ایک پیسہ کے طالب نہیں مگر مجھے تو ان کی عظمتوں اور دینی نصرتوں کا لحاظ لازم ہے، سات سو روپے تک بھی اگر نذرانہ نہ دوں تو گویا ایک پیسہ نہ دیا کہ یہ ان کے کرایہ ہی کا ہوا لہٰذا چاہتا ہوں کہ اگر اللہ عزوجل چاہے تو کم از کم ہزار روپے کر دوں اور حق یہ ہے کہ یہ بھی ان کی عظمتِ شان کے آگے محض ناچیز ہیں، مجھ میں اگر وسعت ہوتی تو دس ہزار نذر کرتا اور اسے بھی ان کے قابل نہ جانتا۔ یہ بھی نہیں چاہتا کہ عوام کے سامنے اسے پیش کر دوں بلکہ صرف اپنے نہایت

خاص الخاص آٹھ دس احباب سے ذکر کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ ایسا جلیل القدر عالم و سید عربی و مکی و حامی دین نہ آج تک میرے زمانہ میں ہندوستان تشریف لایا نہ آئندہ امید، نہ میں نے آپ صاحبوں سے کوئی فرمائش کبھی کی، یہ وقت ہے کہ اپنی انتہائی کوشش بجا لائیے.. حضرت تشریف لیجانے کو بار بار تقاضا فرماتے ہیں، میں ان کو روکے ہوئے ہوں جہانتک ممکن ہو جلد انجلد ہو اور بیش از بیش ہو۔

تمام احباب کی خدمت میں سلام سنت۔ مضمون واحد ہے، میں نے آپ حضرات کے حصہ دو ڈھائی سو رکھا ہے، صرف دو ہی جگہ خطا اور لکھا ہے اور صرف دو ہی شخصوں سے بریلی میں کہا ہے جس قدر زائد ہو سکے وہ حضرات محبین و خادمانِ قادریت کی ہمت و توفیق ہے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ از بریلی، ۲۰ صفر مظفر ۱۳۳۰ھ

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظۂ سامی جامع الفضائل قامع الرذائل لامع الفواضل ذی الکرم والکرامۃ والاکرام مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب القادری البرکاتی دامت معالیہ وبورکت ایامہ ولیالیہ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : ان اللہ ما اخذ وما اعطی وکل شیئ عندہ باجل مسمی وان فی اللہ عزاء فی کل مصیبۃ وخلفا من کل فائت وان المحروم من حرم الثواب وانما یوفی الصٰبرون اجرھم بغیر حساب وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون فالھکم ابصر واعظم لکم الاجر واخلف لکم الخیر

وحفظکم عن کل ضیر وغفر للمرحومۃ ووقاھا عذاب القبر وبیض وجھھا ورفع فی علیین کتابھا واجزل فی دارالنعیم ثوابھا آمین آمین آمین۔

بہ صاحبزادگان وسائر اہل احباب اہل سنت سلام ودعا ورحمت وعافیت والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۶ رجمادی الاولی ۱۳۲۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ رحلت عفیفہ امینہ سکینہ خاتون رحمہا اللہ تعالیٰ زوجۂ مقدسہ صاحب فضائل و فواضل حامی السنن ماحی الفتن جناب مولانا مولوی محمد عبدالسلام القادری البرکاتی الجبل فوری ادام اللہ بالفیض النوری آمین

حلت لمن عبدالسلام حبیبۃ	فی العدن وھی حصینۃ وبزینۃ
ھی للعفاف مدی الحیاۃ لزینۃ	وبعفو ربی فی السمات ضرینۃ
سال الرضا عام الوفاۃ مع الدعا	قلت ارحم التابوت فیہ سکینۃ

۱۳ ھ ۲۹

(۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ عالیہ مولانا المبجل المعظم المفخم المکرم ذی المجد الاتم والفضل الاعم حامی السنن ماحی الفتن واجب الاجلال والاکرام مولانا مولوی شاہ محمد عبدالسلام صاحب دامت معالیہ وبورکت ایامہ ولیالیہ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: جناب کا تار تو اسی روز آگیا تھا مگر رجسٹری چار روز

بعد پہنچی، کئی روز ڈاک خانے میں رہی تعطیلیں تھیں، مولیٰ عزوجل جناب گرامی اور سب احبابِ سامی کو بے شمار جزا و خیر کثیر دارین میں عطا فرمائے آمین۔ دو سو پانچ روپے نوٹ آئے اور پہلے عرس شریف میں ۲۶ روپے اور کچھ آنے آئے تھے، فقیر نے ان کی نسبت تو منتظمین عرس شریف سے رسید بھیجنے کو کہہ دیا تھا اور ڈاک کی رسید خود لکھ کر دی تھی، عجب ضائع ہوئی اور اس کی رسید رجسٹری، روزِ اول ہی میں نے اپنے ہاتھ سے لکھی اور نیاز نامہ میں اس وقت تک اطلاعِ مکرر کا روزانہ ارادہ کرتا تھا جب سے حضرت والا سید صاحب دامت برکاتہم تشریف فرما ہوئے ہیں، حضرت کے احکام فقیر پر بعض رسائلِ فقیر کے عربی ترجمہ کے لئے بعض رسائل جدید تالیف کر کے فوراً دینے کے لئے، بعض کتب درس فرمانے کے لئے، ایسے وارد ہوئے ہیں کہ مطلقاً سب کام بند ہیں، بحمدہٖ تعالیٰ حضرت ہی کی خدمت میں گزرتی ہے، حضرت تو سوا ان امورِ علمیہ کے اصلاً کسی شے کے طالب نہیں مگر میری نیازمندی اس پر باعث ہوئی کہ عمر بھر کی عادت کے خلاف اپنے حضرات و مخلص احباب سے صرف تین جگہ تکلیف دی، اللہ عزوجل آپ حضرات کو اجزیہ وافیہ عطا فرمائے کہ جہاں عرض کیا میرے خیال سے زائد واقع ہوا صرف تین جگہ لکھا تھا اور صرف ایک صاحب سے بریلی میں کہا تھا، بحمدہٖ تعالیٰ ۸۰۲ روپے بہم ہوگئے، خیر ایک وجہ یہ بھی کثیر ہے اگرچہ حضرتِ والا کے فضل اعلیٰ کے احتیاط سے لاکھ بھی آتے تو بھی اقل قلیل تھے مگر مخالفت عادت کی وجہ سے باوصف اتنی ضروری دینی بات کے دل سے اس کا خیال نہ گیا، آپ حضرات کے لئے دل سے دعائیں نکلیں اور اپنی حرکت پر ندامت ہوئی کہ ایسا کبھی نہ کیا تھا، ہر چند سمجھایا کہ معاذ اللہ اپنے لئے نہ کیا حضرت بابرکت کی خدمت کے اعلیٰ ضرورتِ دینیہ سے منظور ہے مگر عدم عادت کے سبب قلب پر سے اس کا اثر نہیں جاتا۔ حضرتِ ممدوح کل ارادہ معاودت کا رکھتے ہیں، فقیر ۱۵ روز سے علیل ہے، طالبِ دعا ہے۔

سب حضرات کی خدمت میں سلام مع الاکرام، حضرت والدہ صاحبہ کو

سلام ادب، صاحبزادگان کو الا کو دعا، ترقیٔ درجاتِ علم و عمل و عزتِ دارین۔

فقیر احمد رضا عفی عنہ ۱۴ ربیع الاول شریف ۱۳۳۰ھ

(٦)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ عالیہ مولانا المکرم ذی المجد والکرم واللطف الاتم مولانا مولوی شاہ محمد عبد السلام صاحب دامت فضائلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : مولانا! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر و برکاتِ دارین عطا فرمائے، ایک مختصر فتویٰ در بارۂ اذانِ ثانی جمعہ تحریر فرمائیں، اس کے کتبہ کے نیچے آپ اپنی مہر فرما دیں اور حضرات سے مہریں لے کر اسے مع تمام مہروں کے اپنے یہاں باذنہ تعالیٰ ایک ہزار چھپوا دیجیے، مہروں کی نقل، کاپی پر سفید خط میں ہو جیسے یہاں کے فتوے پر ہے، دو سو یہاں بھیج دیجئے اور دو سو پیلی بھیت محلہ منیر خان مدرسۃ الحدیث حضرت مولانا مولوی محمد وصی احمد صاحب محدث سورتی کے پاس، ہزار کے طبع میں جو صرف ہو وہ تحریر کیجئے کہ بعونہ تعالیٰ یہاں سے حاضر کیا جائے۔

مولانا اب یہ مسئلہ محض فرعی نہ رہا، وہابیہ مخذولین نے اس پر مذہبی رنگ چڑھایا اور اس پیرایہ میں اپنی مستمر چہل سالہ سکوتوں، ہزیمتوں کا عوض لینا چاہتے ہیں، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ سب احباب کی خدمت میں سلام۔ یہ ملحوظِ خاطر رہے کہ ہشام بن عبد الملک کے وقت سے بھی اس اذان کا داخلِ مسجد متصلِ منبر ہونا ثابت نہیں، اس نے صرف اذانِ اول میں تصرف کیا کہ زوراء سے منارہ کی طرف منتقل کی اذانِ ثانی بحالہٖ اپنی جگہ رکھی کما فی الجلد السابع فی شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ امام زین الحلج وغیرہ۔

بعض لوگ ہشام کی طرف اس کی تبدیل کی یوں نسبت کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک

اذانِ ثانی بھی محاذاتِ خطیب میں ہونا بدعت ہے بلکہ اس میں بھی منارہ سنت ہے ان کے نزدیک زمانۂ رسالت و خلفائے راشدہ میں اذانِ ثانی بھی منارہ پہ ہوتی تھی۔ ہشام نے اسے محاذاتِ خطیب میں کرلیا لہٰذا وہ اس کی طرف اس کی تبدیل نسبت کرتے ہیں، ہمارے نزدیک زمانۂ رسالت ہی سے اذانِ خطبہ محاذاتِ امام میں ہے، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۳۲ھ

(۷)

بگرامی ملاحظہ ..... مولانا مولوی حافظ عبد السلام صاحب دامت فضائلہم

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ : صحتِ مزاجِ والا سے مطلع فرمائیں، فقیر بے توقیر سو دعا کے کیا کرسکتا ہے، مولیٰ عزوجل آپ کے وجودِ مسعود کو اسلام و سنت کے حق میں محمود باوجود رکھے آمین۔ فقیر اپنے لئے بھی طالبِ دعا ہے۔ دو اشتہار حاضر ہیں، اپنی خیریت اور ان کی رسید سے اور پرچہ درود کی اشاعت سے مطلع فرمائیں، عزیزی و مولوی برہان الحق صاحب سے بعد سلامِ مسنون واحداد رسائر احباب اہلِ سنت کو سلام سنت الاسلام والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ ۲۳ رجب ۳۳ھ

(۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بشرفِ ملاحظہ مولانا المبجل المکرم ذی المجد والفضائل والکرم حامی السنن ماحی الفتن الدینیۃ جامع الفضائل القدسیہ قامع الرذائل الانسیہ عضدی والنبی بہجۃ نفسی جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد السلام صاحب ادام اللہ تعالیٰ برکاتہم واعلیٰ فی الدارین درجاتہم آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ : مولیٰ عزوجل بمنہ و کرمہ و بجاہ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب کو دائماً ابداً ظلِ ظلیل اسمِ کریم، سلام، آفاتِ دو جہان و امراضِ سقام و شرِ اعداءِ لیام سے امن و امان میں رکھے آمین، و یرحم اللہ عبداً قال آمینا۔

مولانا! بحمد للہ تعالیٰ آپ کی حیاتِ گرامی سے ان تمام اقطار میں حیاتِ دین وابستہ ہے فاحیاکم و حیاکم ولا یغنی سحیاکم آمین۔ یہ فقیر حقیر باوصف کثرتِ معاصی ہر آن غیر محدود و نامتناہی نعم ربِ اکرم عزوعلا و سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے، والحمد للہ رب العالمین۔

ڈھائی سال سے اگرچہ امراضِ دردِ کمر و مثانہ و سر وغیرہا کا للازم ہو گئے ہیں، قیام و رکوع و سجدہ، بذریعہ عصا ہے مگر الحمد للہ دینِ حق پر استقامت عطا فرمائی ہے، کثرتِ اعداء روز افزوں ہے اور حفظِ الٰہی تفضیلِ الٰہی نامتناہی شاملِ حال، الحمد للہ رب العالمین باایں ضعفِ بدنی و فوتِ محن و کثرتِ فتن، الحمد للہ اپنے کاموں سے تعطل نہیں، کھانے اور سونے کی فرصت نہیں ملتی۔ اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ظاہر میں معین و مددگار عنقا ہے اور ان کے سوا اور کسی کی حاجت بھی کیا ہے! الحمد للہ جناب کی محبت خالصۃ لوجہ اللہ صمیم قلب میں راسخ ہے، کبھی نیاز نامہ نہ لکھوں بلکہ بوجہ کثرتِ کار و افکار صحائف شریفہ یا عنایت ناموں عزیز بہجاں مولوی برہان الحق سلمہ الرحمٰن کا جواب بھی نہ دوں مگر بحمد اللہ دل ہمیشہ یاد میں ہے اور زبان دعا میں۔ مولانا برہان الحق کا رسالہ در بیان تقبیلِ قبر مدت سے آیا ہوا ہے، ماشاء اللہ! بارک اللہ! بہت اچھا لکھا ہے، یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے اور فقیر کا مختار، در بارہ مزاراتِ طیبہ بلحاظِ لوب منع عوام ہے۔

غزل جس کی ردیف 'پھولوں کی ہے اکبر[1] غیرِ بھی بیلسنے یہاں آکر اپنے تخلص سے پڑھی اور

---

[1] حضرت خواجہ اکبر حسین اکبر وارثی میرٹھی، مشہور میلاد خواں اور نعت گو شاعر اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت قدس سرہ کی خدمت میں مؤدبانہ حاضر ہوا کرتے تھے۔

شائع کی۔ مولانا برہان میاں کو اب اس سے دست برداری چاہیے، اس کے ایک مصرع میں یہاں اصلاح بھی دی گئی، جب "باغِ جہاں کے "مالی" کی جگہ "مالک" بنایا گیا ہے، مولیٰ عزوجل کو مالی کہنا خلافِ ادب ہے، مالی صرف ناظر و خادمِ باغ ہوتا ہے۔

مولانا مولوی سخاوت حسین صاحب[1] سہسوانی مرحوم مغفور یہاں کے ایک مستقل مستقیم سنی عالم تھے، زمانۂ حضرت والد ماجد قدس سرہ میں میرے یہاں کے مدرسہ میں مدرس اول بھی رہے تھے، وہابیہ سے سخت نفور تھے، فرمایا کرتے تھے: وہابی اگر سامنے سے گزر جاتا ہے دل پر تاریکی آجاتی ہے، یہ غلام قطب الدین[2] صاحب ان کے صاحبزادے ہیں، جب کبھی یہاں تشریف لائے، فقیر کے ساتھ بہت خلوص سے پیش آئے، سر پر بال بہت لمبے مثل نساء تھے۔ فقیر نے عرض کی کہ یہ حرام ہے اسی جلسہ میں کتروا ڈالے۔ ان کا برہم چاری لقب البتہ ہندوانہ اور سخت معیوب ہے، فقیر کو خبر بھی نہیں کہ ان کا جلسہ کب کہاں ہوا کرتا ہے۔ میں بھی نہ حاضر ہوا، بعض تحریرات میں اب ان کے کلمات حدِ شرع سے بہت متجاوز دیکھے، اگر وہ ملے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان سے کہا جائے گا مگر یہ کلماتِ کفریہ کبھی ان کی نسبت سننے میں نہ آئے، نقل میں بھی بہت تفاوت ہو جاتا ہے، راوی کی تنقیح فرمائیے، اگر ثقہ معتمد ہے تو حکمِ شرعی میں کسی کی تخصیص نہیں، جو اسلام و

---

[1] عالم متبحر، طبیب حاذق، صوفی باکمال، قطب العصر حضرت حافظ سید محمد علی شاہ خیرآبادی خلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ تھے، ایک عرصہ تک سلسلہ رشد و ہدایت، ریاست بھیکم پور ضلع علی گڑھ میں مقیم رہے ہیں؛ انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے، راقم سطور کے استاذِ گرامی امام العصر استاذ الہند حضرت مولانا سید غلام جیلانی اشرفی میرٹھی مدظلہ ان کے حقیقی پوتے ہیں اور ظاہر و باطن میں ان کے حقیقی وارث۔ مولانا سخاوت حسین صاحب قدس سرہ کے حالات کیلئے ملاحظہ ہو تذکرہ علمائے اہل سنت و مقدمہ بشیر القاری۔

[2] حضرت استاذ العلماء مولانا لطف اللہ علیگڑھی کے تلمیذ رشید اور حضرت شاہ محمد اسلم قدس سرہ جانشین حضرت محمد علی خیرآبادی کے مرید تھے، خلافت کا شرف اعلیٰ حضرت غوثِ زماں سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی سے حاصل تھا، سنسکرت اور ہندو مذہب پر بھی ان کی نظر گہری تھی، ہزاروں ہندو ان کی کوشش سے مسلمان ہوئے، مزید حالات کیلئے تذکرہ علمائے اہلسنت دیکھئے۔

کفر کو یکساں، مسلم و کافر کو برابر کہے، ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا اور بیان راوی میں کمی و بیشی پائیے تو حکم بے ثبوتِ روشن ناممکن ہے، پھر بھی آزاد منش حضرات سے احتراز لازم۔

دوسرے بزرگ مدتوں وہابی رہے، ان کے حقیقی بھائی نے ان کے لامذہب محض ہونے کی شہادت دی، اب تھوڑے عرصہ سے وہ اپنے کو فقیر کا ہم مذہب ظاہر کرتے ہیں، جلسہ مدرسہ سے قبل ان کا ایک خط مشتمل بر عقائدِ اہلِ سنت آیا تھا کہ میرے یہ عقیدے ہیں اور اسی جلسہ میں آنے کی اجازت چاہی تھی۔ یہاں سے لکھا گیا کہ اگر آپ کے یہی عقائد ہیں تشریف لائیے مگر آئے نہیں، وہ سخت مشکوک اور مشتبہ حالت میں ہیں۔

دو کتابیں حاضر کرتا ہوں، مخالفین تنگ آکر وہابیہ کی روش چلا چاہتے ہیں یعنی نصاریٰ کے یہاں نالش، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ دعا فرمائیں کہ مولیٰ سبحنہ ان کو اس ارادۂ ملعونہ و دیگر ارادات فاسدہ، ایذا رسانی و آبروریزی سے جن پر ان کے یہاں جلسہ ہو کر اجماع ہو گیا ہے، باز رکھے آمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ مولانا برہان الحق صاحب کو سلام و دعا، اور سب احباب کو سلام والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۴ ربیع الاول شریف ۱۳۳۲ھ

(۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظۂ گرامی جناب مولانا الاجل المکرم المعظم المفخم حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ ذی الفضائل القدسیہ والفواضل الانسیہ قامع الرذائل الدنیہ جناب مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب قادری برکاتی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : آپ پر جو سوانح گزرے وہ حصۂ اکابر ہوتا ہے اشد البلاء علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل اور پہلے سے اس کی اطلاع فرما دی گئی تھی کہ بلاء بغتۃً نہ ہو ولنبلونکم بشیئ من الخوف الیٰ قولہ تعالیٰ

واولئك هم المهتدون جناب سے گزارش حکمتِ لقمان آموختن ہے ان للّٰہ ما اخذ واعطی کل شیئ عندہ باجل مسمی، مولیٰ عزوجل اجر موفور دارین میں کرامت فرمائے اور جانے والوں کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ بخشے۔

میں اپنی حالت کیا عرض کروں اس پر قیاس فرمالیجئے کہ ایسے سوانح[1] پر ایک پرچہ تعزیت لکھنے میں یہ تاخیر کثیر، مولیٰ عزوجل جانتا ہے کہ کتنے ارادے کئے مگر ماشاء اللّٰہ کان سوا اس کے فقیر کے پاس کوئی عذر نہیں کہ کرمِ سامی سے عفوِ تقصیر چاہوں، جمعہ کہ جسے آج بارہ دن ہوئے یہ لکھ کر خاص طور پر طیار کئے تھے، آج تک حاضر نہ کئے، یہ محض عطیہ و موہبت سنیہ، حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، ایک نقش مولانا مولوی برہان الحق میاں سلمہٗ کے لئے ہے، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۴ جمادی الاخریٰ ۳۳ھ

(۱۰)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی ملاحظہ مولانا المکرم المبجل المفخم ذی المجد والکرم والفضل الاتم احسن شیم حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی شاہ محمد عبدالسلام صاحب قادری برکاتی دامت برکاتہم

---

[1] حضرت برہان الملۃ مولانا الحکیم محمد برہان الحق رضوی سلامی قطبِ سی پی نے مرتب مکتوبات کو ان سوانح کے بارے میں درج ذیل معلومات فراہم کیں "حضرتِ اقدس قدس سرہ نے جن سوانح کا ذکر فرمایا ہے وہ متعدد حوادث بڑے دردناک گزرے، مسلسل ۳ سال کے اندر طاعون سے میری خالہ محترمہ، میری دو بہنوں، ایک چھوٹے چچا حافظ احمد سعید اور متعدد قرابت داروں کے سوانح مفارقت دائمی ہیں، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

فیصلہ حق نما جاضر کر چکا ہوں، مولوی سلامت اللہ[1] صاحب رام پوری کے دوسرے فتوی پر ساڑھے تین سو رد کامل ۴۲ صفحہ پر ایک خط جس میں ان اعتراضات کا فیصلہ ان کے انصاف پر رکھا ہے، پرسوں جمعہ کو مولوی حامد رضا خاں سلمہ نے رجسٹری رسید طلب بھیجا ہے اور کل شنبہ کو فقیر نے نہایت دوستانہ طرز پر مناظرہ کی دعوت کا خط رجسٹری جوابی ارسال کیا ہے

۹ رجب روز پنجشنبہ سے ۱۴ رجب روز سہ شنبہ تک مارہرہ شریف میں حضرت سیدنا سید شاہ ابوالحسین[2] احمد نوری میاں صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز کا عرس شریف ہے، صاحب سجادہ حضرت سید شاہ مہدی[3] حسن صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی بے حد خواہش ہے کہ جناب قدوم میمنت لزوم سے اتمام فرمائیں، زبانی بھی فرمایا تھا بھیر تحریراً کہی خط آئے لہٰذا مستدعی ہوں کہ ضرور ضرور استدعا منظور فرمائی جائے۔ تسلیم و برہان میاں و زاہد میاں

---

[1] قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین مجددی فاروقی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز شاگرد، مرید اور خلیفہ اصلاً رہنے والے ضلع اعظم گڑھ کے تھے، بڑے باکمال عالم و عارف اور مرجع انام بزرگ تھے، مسئلہ اذان ثانی میں انہوں نے بھی خلاف کیا تھا مگر اوروں کی طرح نہیں، خانقاہ ارشادیہ میں ان کی ابدی آرام گاہ ہے۔ تفصیلی حالات کے لئے راقم سطور کی کتاب تذکرہ علمائے اہل سنت؛ حافظ احمد علی شوق رام پوری کی تذکرہ کاملان رامپور ملاحظہ کی جائے۔

[2] اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی قدس سرہ کے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت سیدنا شاہ آل رسول مارہروی کے پوتے اور جانشین اور امام اہل سنت کے راہ سلوک میں رہنمائے کامل۔ حالات کے لئے ملاحظہ ہو تذکرہ نوری مطبوعہ لائل پور، برکات مارہرہ، خاندان برکات، تذکرہ علمائے اہل سنت، نزہۃ الخواطر جلد ہشتم، تاریخ بزرگان برکاتی مرتبہ خاکسار محمود احمد برکاتی رفاقتی۔

[3] اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے پیر و مرشد کے چھوٹے صاحبزادے کے فرزند اور مارہرہ سرکار کلاں کے سجادہ نشین، حالات کے لئے تاریخ بزرگان برکاتی ملاحظہ ہو۔

کو سلام و دعائے برکاتِ علم و عمل۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

(۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ جامع الفضائل القدسیہ، قامع الرذائل الانسیہ مولانا المبجل

المکرم المفخم ذی المجد الاتم الفضل والکرم جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد السلام

صاحب دامت معالیہ و بورکت ایامہ ولیا لیہ آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ: کان اللہ لکم فی الدنیا والآخرۃ، تصدیقِ سامی تشریف لائیں، رسالہ درۃ التاج بھی ملا، عزیز بجان محمود اشرف جعلہ اللہ فرطا لکم واعظم اجورکم دائم نورکم وادام صورکم واجزل اسرارکم فی الدین والدنیا والآخرۃ کا انتقال سنا، انا للہ وانا الیہ راجعون ان للہ ما اخذ واعطی وکل شیئ عندہ باجل مسمی، انما اموالکم واولادکم فتنۃ و اللہ عندہ اجر عظیم، اللہ تعالیٰ برہان میاں کو جناب کے زیر سایہ برہان السنہ برہان الاسلام برہان الدین کرے، اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین۔

دفعِ اختلاج کے لئے ۲۰ بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانی پر دم فرما کر دو ایک جمعہ نوش فرما لیا کیجئے نیز ہر نماز کے بعد ۱۱ بار یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم دل، مار اکن مستقیم بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین، اول آخر درود شریف غوثیہ ایک ایک بار پڑھ کر دل پر دم فرما لیا کیجئے۔

فقیر دعا گو ان دنوں مبتلائے افکار تھا اور ہے حسبنا اللہ و نعم الوکیل چیچک کی کثرت میں فقیر کا ایک نواسہ قدسی نام ڈھائی برس کا، اسی میں جان بحق تسلیم ہوا اور دوسرے نواسہ کے بشدت نکلی، تیسرے پر اس کے بچپے سے بہت امراض کا زور تھا

اور انہیں میں چیچک بھی نکلی اور بکثرت نکل چکے تھے کہ سب میں بڑا ہے کم نکلی، چھوٹا نبیرہ[1] بشدت اس میں مبتلا ہوا، یہ سب بحمداللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے شفایاب ہوئے، وللہ الحمد۔

رام پور کے بعض اہل سنت نے مسئلہ اذانِ[2] ثانی میں مخالفت کی اور وہابیہ نے ان کا ساتھ دیا، ان کے رد کے پرچے حاضر کرتا ہے اور دوسرا نیا زنامہ نہایت ضروری اللحاظ ہے مولوی برہان میاں، مولوی زاہد میاں و مولوی عبدالشکور صاحب و محمد غوث صاحب و سائر احباب کو سلام سنت الاسلام۔ بخدمت گرامی جناب والدہ ماجدہ صاحبہ تسلیم مع التکریم۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ از بریلی دوم ربیع الاول شریف ۱۳۳۴ھ

(۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ گرامی مولانا المجل المکرم المفخم حامی الاسلام والسنن ماحی الکفر والفتن مولٰنا مولوی حافظ شاہ محمد عبدالسلام صاحب قادری برکاتی دام بالفضل والبرکۃ والحاضر والآتی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : اس وقت نامہ ملا، مولیٰ عزوجل قرۃ العین مولوی برہان میاں سلمہٗ کو بفضلہٖ وکرمہٖ نعم البدل ولدِ صالح عالمِ باعمل عطا فرمائے اور ان کے گھر میں شفا، آمین آمین۔ فقیر کو بھی پانچ روز سے تپ آئی ہے، تین روز غفلت رہی کل مسہل تھا، آج ببرکت دعا شافی بحمداللہ بہت تخفیف ہے البتہ دماغ وصدر پر نوازل کی کثرت ہے حرارت بھی مقیم ہے اور ضعف زائد، اسی حالت میں چاروں تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر حاضر کرتا

---

[1] حضرت مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں مرحوم خلفِ اصغر حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں علیہ الرحمہ۔

[2] علمائے رامپور میں حضرت مولانا عبدالغفار خاں مرحوم تلمیذ و مرید حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین قدس سرہ اس اختلاف میں پیش پیش تھے۔

ہے، جس پر یا سمیع لکھا ہے، سینہ پر رہے، جس پر یا علیم ہے، بازو پر، باقی دو سے ایک سیدھے بازو پر، دوسرا بائیں پر باندھ کر ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کریں، اس میں اگر بخار اتر جائے فبہا ورنہ سیدھے کا بائیں، بائیں کا سیدھے پر باندھ دیں، تبدیل میں وہ تعویذ جس پر یا علیم ہے نہ بدلے۔

شام کو ایک کڑھائی میں پانی بھر کر شبنم میں رکھ دیں اور اس پر کوئی قلم یا نیزہ بسم اللہ کہہ کر رکھ دیں، صبح بعد نماز، اس پر الحمد شریف سات بار، آیۃ الکرسی ایک بار، تینوں قل تین تین بار، اول آخر درود شریف ۳، ۳ بار پڑھ کر دم کریں اور آپ یا برہان میاں یا کوئی محرم اپنے چھینٹے ان کے منہ اور سینہ پر بقوت ماریں، چھینٹے کے ساتھ کہتے جائیں اللّٰھم اشف امتک وصدق رسولک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ منتہا اس عمل مبارک کے ۹ دن ہیں، کیسا ہی سخت بخار بلکہ معاذ اللہ مزمن یا تپ دق عیاذاً باللہ ہو لایجاوز تسعا باذن اللہ تعالیٰ۔ بخدمت والدہ صاحبہ سلام، برہان میاں وسائر اعزہ کو سلام، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہٗ ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ

(۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ گرامی۔۔۔۔۔۔۔ مولانا مولوی شاہ محمد عبد السلام صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: جناب مولانا مولوی محمد وصی احمد[1] محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] ان کے دادا مدینہ طیبہ کے باشندے تھے، ان کے والد مولانا محمد طیب اور خود ان کی پیدائش سورت میں ہوئی، مولانا لطف اللہ علی گڑھی مولانا احمد علی سہارنپوری کے ممتاز ترین شاگرد تھے، حضرت گنج مراد آبادی سے ارادت و خلافت کا تعلق رکھتے تھے، فن حدیث میں ان کا پایہ بہت بلند تھا۔

کے صاحبزادے مولانا عبدالاحد صاحب ایک پریشانی میں آ گئے ہیں، دفعِ بلا میں جو امداد اپنی وجاہتِ خداداد سے فرما سکیں، امید کہ مبذول ہو، مولانا مولوی برہان میاں سلمہ کو سلام و دعا۔

مولانا عبدالاحد صاحب سلمہ کی تفصیل لکھئے، فقیر دعائے خیر کرتا ہے۔ آپ کا خط پنجشنبہ کا لکھا ہوا یکشنبہ کو یہاں پہنچا، یہاں کے ڈاک کی مہر ۱۵ دسمبر ہے۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۴ ربیع الاول ۳۷ھ

(۱۴)

بملاحظہ عالیہ کامل النصاب جناب مستطاب حامی السنن ماحی الفتن زین الزمن عبدالاسلام بقیۃ الکرام مولانا حافظ شاہ محمد عبدالسلام صاحب دامت معالیہ ولبورکت ایام ولیالیہ آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ؛ مولیٰ عزوجل جناب و نورِ عینی مولوی برہان میاں سلمہ و سائر احباب کو شرِ اشرار سے اپنے حفظ و امان میں رکھے استودع اللہ تعالیٰ ربکم وعنکم و عافیتکم و اولادکم و اموالکم و مالکم۔ برادرِ دینی حاجی عبدالرزاق[1] صاحب اس سانحہ کے ورود سے سخت صدمہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون عسیٰ ربنا ان یبدلنا خیرا منہا انا الیٰ ربنا راغبون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم، مولیٰ عزوجل بمنہ وکرمہ و جاہ حبیبہ و قاسم نعمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو جلد ناجی و کامیاب فرمائے اور مخالفین کو مخذول و مقہور کرے آمین۔

---

[1] حاجی صوفی شاہ عبدالرزاق قادری رضوی مرحوم مغفور، رسمی عالم نہ تھے مگر فقہی و دینی معلومات کا قابلِ قدر ذخیرہ ان کے گوشۂ دماغ میں محفوظ تھا، بڑے عابد و مرتاض اور متقی اور حامی سنت بزرگ تھے، اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خلافت مرحمت فرمائی تھی۔

حاجی صاحب کا کٹنی سے خط آیا ہے "ضمانت پر رہا ہوا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ

کل اپیل کی درخواست کروں گا، حضرت مولانا عبد السلام صاحب قبلہ نے بہت بڑی سعی

فرمائی جو مولانا کا حق تھا، امید قوی ہے بہت جلد کامیاب ہوں گے، انشاء اللہ تعالیٰ

کل جبل پور جاؤں گا" انتہیٰ بلفظہٖ۔

عجب ہے، کٹنی میں کوئی مسلمان ایسا نہ تھا کہ فوراً وہیں ضمانت کرالیتا،

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی صاحب جبل پور ہوں گے، یہ نیازنامہ حضرت کے بعد ان

دونوں کے نام ہے، حاجی صاحب لاحول شریف کی کثرت بے تعداد رکھیں اور ہر بار

کچہری[1] کو جاتے وقت حضرتِ عزت عزوجل کی طرف متوجہ ہو کر حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہیں

اور تاختم وقت بے گنتی اس کی کثرت رکھیں نیز وقتاً فوقتاً یہ دعائے جلیل کہ ارشادِ حدیث

ہے، پڑھیں لا الٰہ الا اللہ العلیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم

لا الٰہ الا اللہ رب السمٰوات السبع و رب الارضین و رب العرش

الکریم اصرف عنی شر فلان۔ فلان کی جگہ حاکمِ اپیل کا نام لیں۔

بہ برکتِ دعائے سامی اس ماہِ مبارک میں بخار تو نہ آیا مگر ۳۵ دن کے دورے

اتنا تغیر کر گئے کہ بات بمشکل ہوتی ہے، یہ ایک ورق کئی گھنٹوں میں بمشکل لکھا ہے۔ سب

احباب کو سلام سنۃ الاسلام، بچوں کو دعا۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۳ ربیع الاول شریف ۳۸ھ

---

[1] دنیاوی عدالتوں کی بے انصافی کی وجہ سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ اس کو ہمیشہ کچہری ہی کہا کرتے تھے اور عدالت کہنے پر تنبیہ فرماتے تھے۔

(۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسامی ملاحظہ ...... عید الاسلام حضرت مولانا مولوی عبد السلام سلمہ العزو الاکرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : رب عزوجل یہ نعمت تازہ مبارک کرے اور اسے آپ اور نور عینی برہان میاں کے سایہ میں مدارجِ عالیۂ علم وعمل کو پہنچائے بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین تعویذ حاضر کرتا ہے، بچے کے گلے میں ڈالے جائیں، چالیس دن تک روزانہ بچے کو اناج سے تول کر اناج کو محتاجوں کو دیں پھر باذنہ تعالیٰ سال بھر تک ہر ماہ تولیں، دوسرے سال ہر دو ماہ پر، تیسرے سال تین مہینے پر، چوتھے برس چار مہینے، پانچویں سال ساڑھے چار مہینے پر، چھٹے سال پر ششماہی پر، ساتویں ہر سہ سال۔

اشتہار کے صرف پچاس پرچے یہاں سے فی دہ بھجوا چکا ہوں اسی بارے میں ایک اور رسالہ چھپ رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ جامع ومانع وکافی ووافی ہوگا، سب صاحبان کو سلام، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۴ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ

(۱۶)

۷۸۶
۹۲

بگرامی ملاحظہ ... حضرت مولانا شاہ عبد السلام صاحب عید الاسلام دامت برکاتہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : مولیٰ تعالیٰ اس نعمت مآل کو مبارک فرمائے میرا معمول یہ رہا ہے کہ جتنے بیٹے، بھتیجے پیدا ہوئے عقیقے میں سب کا نام، نام اقدس رسالت بعد کھا اور کہنے کے لئے کچھ اور اس نعمتِ مآل کا عقیقہ بھی اسی نام پر ہو اور عرف عرفان الحق۔ پچاس تولہ معجون اور حاضر کی ہے، اب مقدار خوراک بتدریج ۲ تولہ تک بڑھا دیجئے، پھر موسم گرما آجائے گا، مولیٰ عزوجل نفعِ تام بخشے، بعد فراغ بعونہ تعالیٰ

نسخہ بھی حاضر کروں گا۔ احباب کو سلامِ سنۃ الاسلام، والسلام مع الاکرام۔
فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

(۱۷)

بگرامی ملاحظہ۔۔۔۔۔ حضرت مولانا شاہ عبدالسلام صاحب عید الاسلام
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : دعائے جناب واحباب سے غافل نہیں، اگرچہ منہ دعا کے قابل نہیں اپنے عفو وعافیت کے لئے طالب دعا ہوں کہ سخت محتاج دعائے صلحا ہوں۔ اجل[1] نزدیک اور عمل رکیک، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، چار دن کم پانچ مہینے ہوئے آنکھ دکھنے آئی اور اس پر اطوارِ مختلفہ وارد ہوئے، ضعف قائم ہو گیا، سیاہ خیالات نظر آتے ہیں، آنکھیں ہر وقت نم رہتی ہیں، اول تو مہینوں لکھ پڑھ ہی نہ سکا، اب یہ ہے کہ چند منٹ نگاہ نیچی کئے سے آنکھ بھاری پڑجاتی ہے، کمزوری بڑھ جاتی ہے، پانچ مہینے سے مسائل در مسائل سب زبانی بتا کر لکھے جاتے ہیں، بارہویں ربیع الاول کی شام سے ایک الیسا مرض لاحق ہوا کہ عمر بھر نہ ہوا تھا، نہ اللہ تعالیٰ کسی سنی کو اس میں مبتلا کرے، پچھتر گھنٹے کامل اجابت نہ ہوئی پیشاب بھی بند ہو گیا تھا، مولیٰ تعالیٰ نے فضل فرمایا مگر ضعف بدرجۂ غایت ہے نواں روز ہے بخار کا دورہ ہوا ضعف کو اور قوت پہنچی، کئی روز تجربہ کیا مسجد تک جانے آنے کی تعب سے فوراً بخار آجاتا ہے، مجبوراً نہ کئی روز سے یہ ہے کہ کرسی پر بٹھا کر چار آدمی لے جاتے اور لاتے ہیں، ظہر پڑھ کر جاتا اور مغرب پڑھ کر آتا ہوں۔ طالب دعا ہوں۔ معجون دماغ افروز، سرکارِ ابد قرار مارہرہ مطہرہ کے مجربات سے ہے، زمانہ حضرت

---

[1] وصال سے ایک سال پہلے اس کی آگاہی، یہ مرتبہ محبوبانِ الٰہی ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

سیدنا شاہ آلِ محمد و سیدنا شاہ حمزہ[علٰہ] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بارہا طیار ہوتی اور تقسیم فرمائی جاتی ہے۔

نورِ عینی مولوی برہان میاں اور ان کے اخوات و بنات و سائر مخدرات کو دعا، جناب والدہ صاحبہ کو تسلیم، داداجانی، عبدالکریم بھائی، قاسم بھائی، حکیم عبدالرحیم صاحب، سید عنایت علی صاحب و سائر احباب کو سلام سنۃ الاسلام، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ، ۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرتِ بابرکت مولانا عبدالسلام ادام السلام بالعز والسلام و حضرۃ الاسلام آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ : ایک وقت میں تین واقع ایسے نہیں کہ انسان کے پائے ثبات میں تزلزل نہ آنے پائے مگر جناب بفضلہٖ تعالیٰ علمائے عاملین و جبال وقار و تمکین سے ہیں، خط تعزیت کا فقیر نے نورِ عینی مولوی برہان میاں سلمہٗ کو لکھا، اگرچہ جناب کو حاجت نہیں مگر ایک نظر ملاحظہ فرما لیجیے اور ان دونوں صاحبوں کو سنا کر تفہیم کامل تلقین صبر فرما دیجیے۔

ضرور ضرور تھا کہ فقیر اس وقت تعزیۃً حاضر ہوتا مگر اپنی حالت کی تفصیل کہ اس وقت تک بخیالِ فکر و ملالِ جناب گزارش نہ کی تھی، عرض کرنی یوں مناسب ہوئی کہ بفضلہٖ تعالیٰ جو عظیم تعلق جناب اور نورِ عینی برہان میاں اور اس سارے مبارک گھر کو میرے ساتھ ہے اس کی نظیر کم ہے۔ اس طرف فکر کی مشغولی ادھر کے غم سے شاغل ہوگی اور اس محتاجِ دعا

---

[1] بانی سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے فرزندِ ارجمند اور جانشین۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر راقم سطور کی کتاب "تاریخ بزرگان برکاتی" میں ملاحظہ کی جائے۔

[2] سجادہ نشین اول مارہرہ مطہرہ کے فرزند ارجمند اور جانشین۔ تفصیل کے لئے "تاریخ بزرگانِ برکاتی" دیکھی جائے۔

کے لئے خالص قلب سے دعا فرمائیں گے، وہ دعا ان شاء اللہ تعالیٰ میری نجات و شفاعت کی کافل ہوگی۔

بھوالی میں ۱۹ ذی الحجہ سے چار روز مجھے شدید بخار آیا، پانچویں دن دردِ پہلو پیدا ہوا، پھر وہ دردِ جگر سے متبدل ہوا، ۷ محرم کا دن اور آٹھویں شب جیسی گذری الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار وہاں نہ کوئی طبیب نہ کچھ دوسرا، اوپر کی سانس یہ معلوم ہوتا تھا کہ جگر کی رگیں اوپر کھچی چلی آئی ہیں اور نیچے کی سانس کے ساتھ نیچے جاتی تھیں، یہ معلوم ہوتا تھا کہ جگر کی ایک طرف سے بان کی برابر موٹی ریح کئی انگل بلند ہوئی اور دوسری طرف سے دوسری اور دونوں میں کنکیاں کی طرح سے پیچ ہوئے، پھر وہیں بیٹھ گئیں، اس کے ساتھ بار بار یہ ریاح قلب کی طرف متوجہ ہوتے معلوم ہوتے تھے، اس وقت اندیشہ زیادہ ہوا، حدیث میں جو دعا ارشاد فرمائی ہے، میں نے قلب پر ہاتھ رکھ کر پڑھی، ان پر بے شمار درود ہوں، فوراً بڑی بڑی ڈکاریں آنی شروع ہوئیں اور یہاں تک آئیں کہ بفضلہٖ تعالیٰ وہ ریاح قلب سے صاف ہوگئے۔ یہ رات کے بارہ بجے کا واقعہ ہے۔

اب جگر نے کہا مجھے کیوں محروم رکھا جاتا ہے، میں نے اس پر ہاتھ رکھ کر وہی دعا پڑھی، بے کسی دوا کے ایک اجابت ہوئی اور درد میں باذنہٖ تعالیٰ خفت۔ تین بجے کے قریب پھر جگر پر اجتماعِ ریاح اور اشتدادِ درد ہوا، میں نے پھر دعا پڑھی فوراً دوسری اجابت ہوئی اور درد میں بفضلہٖ تعالیٰ خفت ہوئی، چار بجے پھر ایسا ہی ہوا، میں نے پھر دعا پڑھی، فوراً اجابت ہوئی اور بحمدہٖ تعالیٰ درد جاتا رہا۔ یہ ان کا فضل و کرم ہے افضل صلوٰۃ اللہ واکمل تسلیمات علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ الیٰ ابد الآبدین فی کل آن وحین بعدد کل ذرۃ ذرۃ الف الف مرۃ آمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

اور ایک عجیب واقعہ استماع فرمائیے جسے میں نے طبیبوں کے سامنے ذکر کیا اور پوچھا کہ تمہاری طب میں اس کی کوئی وجہ ہے یا طبعیات میں کچھ پتہ چلتا ہے؟ یہی جواب ملا کہ حاشا بلکہ یہ رحمتِ خاصہ خدا ہے، اس مرض کے ساتھ ہی بہ شدت کھانسی و زکام پیدا ہوئے اور بلغم میں لزوجت ایسی کہ دس دس جھٹکوں کے بعد بدشواری جدا ہوتا ہے کھانسی اس وقت شدت کی، اتنے جھٹکے ہوتے اور جگر و پہلو میں درد، ان کو ان جھٹکوں کی اصلاً خبر نہ ہوتی، ایک صاحب کے پاؤں میں زخم ہے، کھانسی آتی ہے وہاں درد ہوتا ہے اور یہاں برابر کے اعضاء میں درد اور ران کو ان جھٹکوں کی اصلاً اطلاع نہیں فالحمد لوجہ الکریم حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضی۔

غرض یہ وہ مرض تھا، بائیس دن میں بازو کا گوشت صحیح پیمائش سے سوا انچ گھل گیا رانوں کا ابتدائی حصہ اتنا رہ گیا جتنے بائیس دن پہلے بازو تھے، شدتِ قبض و ہیجانِ ریاح کا سلسلہ اب تک ہے۔

چودہ محرم کو پہاڑ سے واپس آیا، لاری والے میرے احباب تھے، مولیٰ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے، لاری میں میرے لئے پلنگ بچھا کر لائے اور بفضلہ تعالیٰ بہت آرام سے آنا ہوا، یہاں جتنک آیا ہوں اتنی قوت باقی نہ تھی، عشاء سے ظہر تک کی نمازوں کو چار آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد میں لے گئے، عصر بھی مسجد میں ادا کی پھر بخار اور اب تک مسجد جانے کی طاقت نہ رہی۔ پندرہ روز سے اسہال شروع ہوئے اس نے بالکل گرا دیا، نماز کی چوکی پلنگ کے برابر لگی ہے، اس پر بیٹھے بیٹھے جانا تین تین بار ہمت سے ہوتا ہے، الحمد للہ کہ اب تک فرض و وتر اور صبح کی سنتیں بذریعہ عصا کھڑے ہی ہو کر پڑھتا ہوں مگر جو دشواری ہوتی ہے دل جانتا ہے۔

آٹھویں دن جمعہ کی حاضری تو ضرور رہے ہے، مکان سے مسجد تک کرسی پر جانے میں وہ تعب ہوتا ہے کہ بیٹھ کر سنتیں بھی بہ دقّت تمام پڑھی جاتی ہیں اور اس تکان سے

عشا تک بدن چور رہتا ہے، نبض کی یہ حالت ہے کہ ایک ایک منٹ میں چار چار مرتبہ رک جاتی ہے، دو دو قریع کی قدر رکی رہتی ہے پھر باذنہ تعالیٰ چلنے لگتی ہے لہٰذا با دلِ ناخواستہ حاضری سے معذور ہوں۔ میں نے حامد رضا خاں، مصطفےٰ رضا خاں سے کہا تھا کہ میں نہیں جاسکتا، تم دونوں میں سے کوئی خدمتِ حضرتِ مولانا میں حاضر ہو مگر وہ اس مخدوش حالت میں مجھے چھوڑ کر جانا پسند نہیں کرتے۔

یہ سب حالات میں نے شکرِ نعمتِ الٰہی و طلبِ دعا کے لئے لکھے ہیں، میں قسم دیتا ہوں کہ جناب یا نورِ عینی برہان میاں حالتِ موجودہ میں عیادت کے لئے ہرگز تکلیف نہ فرمائیں، وہیں سے دعا، ان شاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اگر وقت آگیا ہے تو میں ان دونوں سے کہہ دوں گا کہ جب پاس سمجھو فوراً حضرتِ مولانا کو تار دیدو کہ نماز میں شرکتِ جنابِ فقیر کے لئے ان شاء اللہ تعالیٰ باعثِ رحمت و برکت ہوگی۔

یہ خط صبح سے رات کے گیارہ بجے تک متفرق اوقات میں لکھوایا یا ہے سب احباب کو سلام اور طلبِ دعا، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۹ صفر مظفر ۱۳۴۰ھ
بقلم مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ

بنام مولینا ظفر الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

①

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حبیبی وولدی وقرۃ عینی مولانا مولوی ظفر الدین صاحب قادری جعلہ اللہ کاسمہ

ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : پہلے ایک پلندہ "ابانۃ المتواری"[1] وغیرہ کا آپ کو بھیجا گیا

ا، وہ نہ پہنچا، اب مدت ہوئی "وقایہ اہل سنت"[2] وغیرہ اشتہارات کا پلندہ بھیجا، اس کی

سید اب تک نہ آئی، اس کی تفتیش کیجیے کہ پلندے کہاں ضائع ہوتے ہیں۔ ایک خط آپ کو

اب مسائل میں بھیجا تھا، وہ آپ کو نہ ملا، رجسٹری مرسل ہو تو وہ بھی ہر شخص لے سکتا ہے لہٰذا

ہٰذا یہ پلندہ بیرنگ مرسل ہے۔ وہابیہ نے اس مسئلہ کو طول دیا ہے۔ مدت سے ان کی امید

تھی کہ اصولِ دین چھوڑ کر کسی فرعی مسئلہ میں بحث آ پڑے، اپنے موافق اپنا تصدیقی خط دبدبۂ سکندری

میں چھپ چکا مگر اس قدر کافی نہیں، رسائل مسائل بھیجتا ہوں، ایک مختصر فتویٰ اگرچہ دو ہی سطر

کا ہو اپنے مہر سے اور جتنے لوگوں کی مہریں وہاں مل سکیں فوراً فوراً ارسال کیجیے پھر ایک

پرچہ پر اس کے ہزار نسخے وہیں چھپوا کر دو سو یہاں اور دو سو مولانا محدث سورتی کو بھیجیے، طبع

کے خرچ سے مطلع کیجیے کہ مرسل ہو، طبع سے پہلے اہل مہروں کا فتویٰ فوراً بھیج دیجیے، والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۳ جمادی الاولیٰ روزِ جاں فروز دوشنبہ ۱۳۳۲ھ

---

[1] قضیۂ انہدامِ مسجد مچھلی بازار کانپور کے فیصلہ پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا شرعی تنقیدی رسالہ۔

[2] مسئلۂ اذانِ ثانی پر علمائے رامپور اور فاضل بریلوی کے مابین مکتوبات کا مجموعہ مرتبہ حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ۔

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولدی ورِّینی وقرۃ عینی برادرِ دینی ویقینی مولانا مولوی محمد ظفرالدین صاحب جعلہ اللہ

کاسمہٖ ظفرالدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : عبارتِ تاتارخانیہ بہت عمدہ ہے، ایسی عبارتیں کہ اذان مکانِ عالی پر ہوں، کافی نہیں، مسئلہ اذان محدث وجنب وافامت میں اعادہ اذان، نہ اقامت کی یہ تعلیل کہ اذان کی تکرار مشروع ہے کما فی الجمعۃ، عبارتِ بحر بہت نفیس واقع ہوئی جس سے ثابت کہ ہر دو اذانِ جمعہ باعلانِ غائبین ہیں، اس کے مثل یا مؤید جو عبارات نکلیں وہ بھی پہنچائیں۔ فقہِ شافعی میں امام ابواسحٰق کی کتاب تنبیہ ہے، اس کی شرح امام ابوزکریا نووی نے فرمائی جس کا نام تحریر ہے، یہ متن وشرح اگر اس کتب خانے میں ہوں تو جلوس امام علی المنبر وقیام مؤذن للاذان کے متعلق جو کچھ اس میں ہو، نقل کرکے بھیجیے، نیز باب الاذان میں اگر کچھ لکھا ہو۔

کلکتہ میں دیابنہ کا جلسہ تھا وہاں بھی جاکر مناظرہ کا غل کیا، پندرہ پندرہ ہزار روپے جمع کردینے ٹھہرے، تاروں اور خطوں پر ۱۲ دن مکالمہ رہا مگر نہ تھانوی نے اقرارِ مناظرہ کیا نہ دیابنہ جم سکے، حسبِ عادت قرار بر فرار افتاد۔ حامی سنت حاجی لعل خاں صاحب سلمہ ان وقائع کی تفصیل کا رسالہ چھپوانے کو ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ، اسی طرح اسی ماہِ صفر میں رہتک صوبہ پنجاب سے تھانوی صاحب نے پہلے ہی خط پر فرار کیا، اس کا ان شاء اللہ تعالیٰ رسالہ چھپے گا، والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولدی اعزّی اعزک اللہ فی الدنیا والدین وجعلک کاسمک ظفر الدین آمین آمین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : پانچ رسالے اور آپ کا فتویٰ مرسل ملے، بارک اللہ فیک ولک وبک وعلیک، عبارتِ تحریر کی زیادہ ضرورت ہے نیز شرح وقایہ یا نقایہ فصیح ہروی اگر وہاں ہو اس مسئلہ کے فطان اور مرور بین یدی المصلی کی بحث دیکھو کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ یہاں قرب اضافی مراد ہے او کما قال۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ از بریلی ۸ رجادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب جعل کاسمک ظفر الدین آمین،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : فتویٰ آیا اور تقسیم ہوا اور آپ کو رسید نہ بھیج سکا کہ سرکارِ مارہرہ مطہرہ حاضر ہونا ہوا، چھ روز میں واپس آیا اور صعوبتِ سفر و ناسازیٔ طبع سے اکیس روز معطلِ محض رہا، اب مبتلا سے بعض افکار ہوں، طالب دعا ہوں۔

مسوّدہ فتویٰ جو آپ نے بھیجا اس میں مولوی دیانت حسین صاحب[1] و مولوی مقبول احمد صاحب[2]

---

[1] مولانا سید دیانت حسین مرحوم کرائی بھپورہ ضلع دربھنگہ کے باشندہ تھے، علمائے رامپور سے انہوں نے درسیات کی تکمیل کی، جامعہ شمس العلوم بدایوں میں صدر مدرس رہے، آخر میں صوبہ بہار کے مشہور درس گاہ جامعہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے شیخ مقرر ہوئے۔ حالات کے لئے تذکرہ اہلِ سنت ملاحظہ ہو۔

[2] صوبہ بہار کے مشہور معقولی عالم حضرت مولانا حکیم سید برکات احمد بہاری ٹونکی مرحوم کے تلامذہ ہیں ان کا بلند مقام ہے مولانا ٹونکی کے تلامذہ میں اب آپ ہی زندہ ہیں، خدا ان کی عمر دراز کرے۔

کے بھی دستخط تھے، اس مطبوعہ میں نہیں، اس کا کیا سبب ہوا، مبسوطِ سرخسی کتب خانہ میں ہو تو اس عبارت کو تطبیق کر بھیجئے :

والاصطفاف بین الاسطوانتین غیر مکروہ لانہ صف فی حق کل فریق وان لم یکن طویلا وتخلل الاسطوانۃ بین الصف کتخلل متاع موضوع او کفرجۃ بین رجلین فلذلک لا یمنع صحۃ الاقتداء۔

یہ عبارت یونہی ہے یا کہ اس میں فرق ہے، اس کا سابق ولاحق کیا ہے؟ مبسوط چھپ گئی ہے مگر ابھی یہاں نہ آئی۔ اب کی بار نقشہ ماہِ مبارک کا کیا انجام ہوگا؟ یہ خط ابھی نہ بھیجا تھا کہ آپ کا نقشہ سحر وافطار آیا، فجزاکم خیراً کثیراً، والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ

(۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

سات روز سے دیہات میں آیا ہوا ہوں، آپ کا کارڈ ملا، مولوی دیانت حسین صاحب کے دستخط کی ضرورت تھی، مبسوطِ سرخسی کی یہ عبارت طائفہ کذابیہ نے رسالہ تنشیط الاذان میں کہ انبیٹھی نے مسئلہ اذانِ خطبہ میں، سخت جہالاتِ فاحشہ پر لکھا، استناداً نقل کی ہے، ان لوگوں کا کذب بدیہی اول ہے۔ آپ کسی شخص کے نام سے اسے خط لکھوائیے بلکہ مناسب ہو تو رجسٹری کہ آپ نے فلاں رسالہ میں یہ عبارت مبسوطِ سرخسی سے نقل کی، آپ کے بعض مخالفین کہتے ہیں کہ یہ عبارت مبسوط میں کہیں نہیں لہٰذا براہِ مہربانی بواپسی ڈاک اطلاع دیجئے کہ عبارتِ مذکورہ مبسوط کے کس کتاب و باب وفصل وجلد وصفحہ میں ہے کہ مخالفوں کو دکھا کر ساکت کیا جائے، اس خط کی کارروائی باذنہٖ تعالیٰ جلد ہو۔ رجسٹری ہی مناسب

ہے اور اگر وہ جواب نہ دے تو مبسوط کے باب الامامۃ باب مکروہات الصلوٰۃ وغیرہا ایسے استیعاب و غور سے پڑھے جائیں کہ نفی چھاپ دینے کا موقع ملے۔ اس کے مہمل رسالہ کا رد اگرچہ اصلاً ضروری نہیں کہ سب وہی مردودات پیش کرتے ہیں اور ان کے رد کو ہاتھ نہیں لگاتے، پھر بھی عوام ہر تازہ تحریر کا جواب چاہتے ہیں لہٰذا باذنہ تعالیٰ کچھ نہ کچھ ہونا بہتر ہے۔ یہ جواب اس تحقیق و طلبِ تصحیح نقل موقوف ہے لہٰذا عجلت و احتیاطِ کامل دونوں مطلوب ہیں۔

اور اگر وہ پتہ دے اور عبارت نکلے تو ماسبق و مالحق بتمامہ نقل کرکے بھیجئے اس عبارت کی حالت، بہت مشتبہ ہے، اول تو مسئلہ خلاف نصوص، ثانیاً دلیل و دعوے میں تطابق نہیں دعوی عدم کراہت اور دلیل، اقتدار کی صحت لہٰذا اعتبار نہیں آتا کہ امام شمس الائمہ نے ایسا فرمایا اور مقرر رکھا ہوا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مٹی مطلقاً حرام نہیں بلکہ بقدرِ ضرورت چونا بھی اسی جنس سے ہے، بقدر غیر مضر جیسا پان میں ہوتا ہے حلال ہے، خاص پان کے چونا کا جزئیہ نصاب الاحتساب میں ہے، کتاب یہاں پاس نہیں کہ باب کا پتہ لکھوں، اگر آپ کو نہ ملے تو بریلی پہنچکر ان شاءاللہ تعالیٰ عبارت مع نشان و باب لکھ بھیجوں گا۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۶ شعبان المعظم ۳۲ھ

(۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ؛ میں جن امور میں ہوں، اگر آپ کو تفصیل معلوم ہو تو مجھے عدمِ تحریرِ خطوط میں معذور رکھیں گے مگر آپ کی یاد، دل کے ساتھ ہے۔ جو عظیم ساعت میسر ہوئی محض عطیہ الٰہی تھی اس میں یہ نقوش تیار کئے جو مرسل ہیں۔ یہ نقشِ جلیل میں ان کے

مختلف شرائط تھے اور بقدرتِ الٰہی اس جمعہ کو سب جمع ہوں گے اور ان سے اور زیادہ تھے، قمر سعد الاخبیہ میں زہرہ و قمر کا قران زہرہ شرف میں مشتری بیت میں، زہرہ و مشتری کا قران، آفتاب خاص درجۂ شرف میں، دن خاص جمعۂ مبارکہ کا، ان کے فوائد، برکاتِ عظیمہ، مخلوق و خالق سب کے نزدیک عظیم وجاہت، بعونہٖ تعالیٰ ہر ضیق سے نجات، ہمیشہ وسعتِ رزق، محبتِ الٰہی، حیات طیبہ، قلوبِ خلائق میں محبت، ان میں دو نقشوں میں مکتوب لہٗ کے نام کے اعداد بھی داخل کیے جاتے ہیں۔ وقت بہت قلیل تھا، صرف پندرہ نام اس کے لئے تجویز کیے، ان میں ایک آپ کا بھی نام تھا۔

نقوش حاضر ہیں، مولیٰ تعالیٰ مبارک فرمائے، ہر پنجشنبہ یا جمعہ کو انہیں لوبان کی دھونی دی جائے اور اس وقت دام ظلہٗ، ردّی ماحضر پر حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز دے کر محتاج مسلمانوں کو دے دیا کریں، ان عظیم نقشوں کی قدر کی جائے کہ ایسی ساعات کا اجتماع بہت مفید ہے، والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۴ رجادی الاخریٰ ۱۳۳۸ھ

(۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب جعلہ اللہ کاسمہٖ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : ضرور تکثیر عبارت علیٰ باب المسجد مطلوب ہے، میرے پاس اس قدر کتب نکلیں، حامی سنت حاجی لعل خاں[1] صاحب کو دوبارہ جوابِ اشتہار کا انتظار ہوگا، سد الفرار کی تکمیل ضروری تھی، پھر اجلی الانوار کی بحمدہٖ تعالیٰ اس سے

---

[1] مسئلہ اذانِ ثانی کی تردید میں مولانا محمد معین الدین اجمیری مرحوم کے رسالہ القول الاظہر کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت اور شیخ الاسلام حضرت مولانا انوار اللہ خاں حیدر آبادی کے مابین خطوط کا مجموعہ مرتبہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا قدس سرہ جانشین اول اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ۔

فراغ ہوا۔

طبعِ فتاویٰ[1] باذنہٖ تعالیٰ پھر شروع ہے۔ اس زمانے میں ایک ناتمام رسالہ النمیقۃ الانقی فی فرق الملاقی والملقی زیرِ طبع تھا، اب وہی چھپ رہا ہے، اس کی تکمیل ہے ورنہ مطبع معطل رہا ہے، یہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ دو ثلث سے زیادہ ہوگیا، بعونہٖ عزوجل اس سے فارغ ہوکر جوابِ مذکور ہی کی طرف توجہ ہوگی۔

آپ نے پہلے ایک خط میں کچھ عباراتِ تفاسیر جس میں نسخ کر یمہ مذکور تھا، بھیجی تھی وہ خط ہر چند تلاش کیا، نہ ملا، یہ عبارات پھر بھیج دیجئے، عبارات علی الباب سے پہلے۔

یہ تصدیق طلب رسالہ مولوی سید دیانت حسین صاحب کے نام بھیجا گیا تھا، پہنچا یا نہیں، آپ کو فہرست علماء بھیجنے کے لئے لکھا تھا، اب بھیجئے۔ ذی الحجہ میں آپ نے عزیزہ زرینہ اور اس کی بہن کا صحیح وقت ولادت مع طول وعرض موضع ولادت بھیجنے کو لکھا اب تک نہ آیا۔ مولیٰ عزوجل آپ کو جزائے وافر عظیم عطا فرمائے۔ آپ کی رضائی بہت محل پر کام آئی۔ اس جاڑے میں جو رضائی یہاں بنی بھاری اور بہت روئی کی تھی، ایک ولایتی صابر و قانع کو سخت ضرورت تھی، وہ ان کی نذر ہوگئی اور آپ کی مرسلہ رضائی میں نے اوڑھی جزاکم خیر جزاکم کثیر، والسلام

فقیر احمد رضا قادری غفی عنہ ربیع الآخر ۳۴ھ، ۱۴ فروری ۱۹۱۶ء[2]

(۸)

۷۸۹

ولدی الاعز حامی السنہ ماحی الفتنہ جعلہ المولیٰ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: مدت ہوئی ترکِ سلام و کلام کو، میں جن احوال

---

[1] فتاویٰ رضویہ جلد اول۔

[2] یہ اور اس سے اگلا خط ہی احقر مرتب کی نظر سے ایسے گزرے ہیں جن میں عیسوی سن اور تاریخ درج ہے۔

ہیں ہوں الحمدللہ علی کل حال واعوذ بہ من حول اھل النار، دشمن اگر قویست نگہباں قوی تر است، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

آج درد وکرب وتپ کی زیادت شدت رہی اور رحمد اس کے وجہ کریم کو کہ مبتلائے عافیتیں ہیں، مجھے کافی شرح وافی اور غایۃ البیان اتقانی اور مبسوط شمس الائمہ سرخسی سے بحث مائِ مطلق و مائِ مقید تمام وکمال کی ضرورت بعجلت تام ان کی تعریفیں اور ضوابط و جزئیات اور مطبوخ ومخلوط کے احکام بالتفصیل درکار، کسی صحیح نویس کاتب سے باجرت نقل کرائیے اور مقابلہ خود کیجئے کہ مجھے بہت تعجیل ہے، جو اجرت قرار پائے گی بعونہ تعالیٰ حاضر کی جائے گی۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۳۴ھ ۲۵ مئی ۱۹۱۶ء

⑨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا المکرم جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہٖ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : فتح[1] مبارک ہو۔ پہلے معلوم تھا مگر ہمارے حاجی صاحب کا استعجاب جس کا حاصل یہ ہوا کہ آپ یہاں سے چلے گئے، دیوبندیوں کے پیچھے نماز درست

---

[1] کلکتہ میں ولی اللہ نامی ایک دیوبندی مولوی نے جگہ جگہ اپنی تقریروں میں اہل سنت کے معتقدات پر سوقیانہ حملے کئے اور مناظرے کے چیلنج بھی دیئے، حضرت الاستاذ ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ سالانہ تعطیل کی رخصت میں بغرض استفاضہ بریلی شریف حاضر تھے، حاجی محمد لعل خاں مدراسی خلیفۂ اعلیٰ حضرت نے ان کی طلبی کا تار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کو دیا کہ حضرت ملک العلماء کو کلکتہ بھیجدیئے چنانچہ ان کے پہنچتے ہی دیوبندیوں کا سارا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔

نہ ہونے کا یہ اشتہار جس میں مولوی برکات[1] احمد صاحب کی تحریر ہے، غنیمت ہے،
امید کی جاتی ہے کہ ان شاء المولیٰ تعالیٰ رفتہ رفتہ آملیں، واقعی ایسی حالت میں بھڑکانا
نہیں چاہئے مگر وہ حاشیہ جو حاجی صاحب کی کتاب میں ان کے خط پر چھپا ہے ایک
صاحب کی روایت ہے جو ان کی طبع شدہ تحریر کے مقابل، مقبول نہ ہوگی، پھر اس میں
عذر بھی نہایت بادر ہے جیسے کوئی اپنے آپ کو زید بن عمرو لکھ کر بکر بن خالد بتائے
اور عذر کرے کہ مجھے یاد نہ رہا تھا کہ میں سنّی ہوں، یہاں بعینہٖ یہی صورت ہے بدگویانِ مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدگو جان کر سنّی بتانا خود اپنے آپ کو گمراہ بے دین بنانا ہے بھول
کا عذر وہی ہوگا کہ مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ میں سنّی ہوں، بہر حال ع چو باز آمدی ماجرا مکیم،
اس اشتہار کا مع ان کے مہر کے کتاب میں طبع ہونا ضرور ہے۔ کاغذ کے
نمونے آگئے، واقعی بہت گراں ہیں، حاجی عیسیٰ صاحب گئے، مولوی امجد[2] علی صاحب کے

---

[1] امام المعقول والمنقول حضرت مولانا الحاج حکیم صوفی سید شاہ برکات احمد چشتی صابری میرٹھی عظیم آبادی قدس سرہ، نادرِ روزگار بزرگ گزرے ہیں، خیرآبادی علوم وفنون کے اعلیٰ ترین ورثا میں سے آپ کا شمار ہوتا ہے اور خیرآبادی عقیدہ ومسلکِ حبِ رسولِ عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زبردست پاسدار تھے۔

[2] علامہ ہدایت اللہ خاں رامپوری اور شیخ المحدثین مولانا وصی احمد محدث سورتی کے شاگرد رشید اور مکتوب نگار قدس سرہ کے مرید اور ممتاز خلیفہ، فقہ وحدیث میں امامت کا منصب رکھتے تھے۔ شیخی ووالدی شیخ الحدیث تاج الشریعہ حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین مدظلہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد محدث پاکستان، استاذ العلماء علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی مدظلہ وغیرہم آپ کے ممتاز شاگرد ہیں۔
تفصیلی حالات "خلفائے اعلیٰ حضرت" مرتبہ جناب محمد صادق قصوری مدظلہ اور راقم سطور کی کتاب "تذکرہ علمائے اہل سنت" دیکھئے۔

آنے پر اسے معلوم ہوگی۔ کلکتہ میں بھی ایک عالم سنّی کی بہت ضرورت ہے، حاجی صاحب کو اللہ تعالیٰ برکات دے، تنہا اپنی ذات سے وہ کیا کیا کریں، سنّیوں کی عام حالت یہی ہو رہی ہے کہ جن کے پاس مال ہے انہیں دین کا کم خیال ہے اور جنہیں دین سے غرض ہے افلاس کا مرض ہے ورنہ کلکتہ میں حمایتِ دین کے لئے دو ہزار روپے ماہوار بھی کوئی چیز نہ تھے اور ادھر یہ مدرسہ شمس الہدیٰ جس کی نسبت میں نے سنا کہ سولہ ہزار سالانہ کی جائیداد اس کے لئے وقف ہے اس کا بھی ہاتھ میں رکھنا ضرور ہے مبادا کہ کوئی دیوبندی قابض ہو جائے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، افسوس کہ ادھر نہ مدرس نہ واعظ، نہ ہمت والے مالدار، ایک ظفر الدین کدھر کدھر جائیں اور ایک لعل خاں کیا کیا بنائیں؟ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حاجی صاحب نے چٹائیوں کی نسبت پھر کچھ نہ لکھا۔ اگر یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے بطورِ خود یہ کام بہ نیت وجہ اللہ کیا لہٰذا اس کا معاوضہ نہیں تو بے شک نہیں وجزاہ اللہ خیرًا، اور اگر میرے لکھنے کی بنا پر میری وجہ سے ہے تو حاشا نہ یہ میرا مقصود تھا نہ اب منظور لہٰذا بات صاف ہونا ضرور۔ بخدمت حاجی صاحب حامی سنت وسائر احباب اہل سنت سلمہم اللہ تعالیٰ سلامِ مسنون۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۶ ماہِ مبارک یوم الجمعۃ المبارکہ ۱۳۳۴ھ

(۱۰)

۷۸۶

ولدی الاعز اکرمک اللہ الکریم وتعالیٰ — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

مولوی رحم الٰہی صاحب[1] علیل ہیں، دوسرے آدمی کی فکر میں ہوں،

---

[1] استاذ العلماء حضرت مولانا رحم الٰہی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نور اللہ مرقدہ کے ممتاز خلیفہ دار العلوم منظر الاسلام بریلی کے دوسرے صدر المدرسین تھے، شیخ الاسلام مولانا شاہ مصطفیٰ رضا مدظلہ العالی مفتی اعظم ہند انہیں کے شاگرد ہیں۔ حالات کیلئے "خلفائے اعلیٰ حضرت" مرتبہ جناب محمد صادق قصوری (زیر طبع) اور راقم سطور کی کتاب "تذکرہ علمائے اہل سنت" دیکھئے۔

لمعة الضحٰی[1] کے لئے مولوی امجد علی صاحب سے کہدیں گا ـــــــ وہ جو کچھ اس عورت کو دے جاتا ہے اس کا لینا حرام ہے کہ وہ زنا کی رشوت ہے، درمختار میں ہے ما یدفعہ المتعاشقان رشوۃ، اگر وہ لینے پر مجبور کرے لے کر فقراء پر تصدق کردیا جائے اپنے صرف میں لانا حرام ہے۔

آپ اور مولانا حامیٔ سنت ماحی بدعت حاجی محمد لعل خاں صاحب سلمہما جو کچھ خدماتِ دین کر رہے ہیں مولیٰ عزوجل برحمتہ قبول فرمائے اور دونوں جہان میں اس پر اجرِ جزیل دے اور ہمیشہ اعدائے دین پر منصور رکھے آمین۔

یہاں سے بھی دو تار گئے، ایک از جانب دارالافتاء، ایک از جانب مدرسہ اہلِ سنت وجماعت و مدرسین وطالبین، اور دو لعونہ تعالیٰ اور دیئے جائیں گے، ایک از جانبِ فقیر اور ایک کے لئے آج جلسہ کیا گیا، مجلسِ اہلِ سنت کی طرف سے جائے گا، پچاس خط متفرق بلاد کو بھیجے گئے کہ اپنی یہاں کی انجمنوں، مدرسوں یا جلسہ کر کے ان مجلسوں کی طرف سے تار دیں۔

تحریر کی نسبت سے کل کاغذ کہ اس کے متعلق تھے، خود نکال کر مصطفےٰ رضا کو دے دیئے کہ آج ہی بصیغۂ رجسٹری آپ کو بھیج دیں، وہ ۲۳ پرچے اور ۵ رسالے ہیں، ایک مطبوعہ اور ایک دستی ۲۵ اامربعات اور ۳ اوراق ان کاغذات میں جو مسودہ مبیضہ یا منتشر[2] سے مجتمع ہونے کے قابل ہوں۔ یہ محنت گوارا فرمایئے اور مع اس پہلی کتاب کے کہ آپ کے پاس ہے بصیغۂ رجسٹری بھیجیے کہ اس کی بھی یہاں نقل لی جائے

---

[1] داڑھی کے مسئلہ پر اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت قدس سرہ کی لاجواب کتاب، قابلِ مطالعہ۔

[2] اس خدمت میں ملک العلماء منفرد تھے اور یہ علمائے رضویہ میں ان کے لئے وجہ فخر تھا۔

بملاحظہ حاجی صاحب حامی سنت سلام سنۃ الاسلام۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۴ شوال روز سہ شنبہ ۱۳۳۴ھ

(۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جانِ پدر بلکہ از جان بہتر ولدی الاعز مولانا ظفر جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ؛ قریب تین مہینے ہوئے کہ مکان سے جدا ہوں، معزول ڈاک جمع ہو کر مجھے ملی آپکے ۳ خط ایک ساتھ پلیٔے، رسالہ نور الفرقان بین جند الالٰہ وحزب الشیطان صاف شدہ تھا، مصطفٰی رضا نے دور دور تلاش کیا، نہ ملا، ناچار اس کا اور نیز اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفٰی والآل والاصحاب کا مسودہ بھیجتا ہوں، بعد فراغ باحتیاط ملے، رجسٹری کا وقت کم اسی لئے اسی قدر پر اقتصار اور دعائے برکتِ دارین بسیار از بسیار، والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۴ صفر مظفر اور حال افروز دو شنبہ ۱۳۳۵ھ

(۱۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا المکرم ذی المجد والکرم ولدی الاعز مولانا محمد ظفر الدین جعلہ کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : وہابیہ خذلہم اللہ نے تین جگہ شور مچا رکھا تھا بھاگل پور، فیروز آباد، راندیر۔ بھاگلپور کا نتیجہ تو یہ ہوا کہ آپ کو اس اشتہار اور مولٰنا مولوی محمد نعیم الدین صاحب کے خط سے واضح ہوگا، یہ خط اصل ہے بعد ملاحظہ واپس ہو، فیروز آباد میں ایک صاحب مورچہ لئے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ وہاں حاجت نہ ہوگی

راندیر میں ابھی کوئی آدمی کام کا نہ گیا، وہاں ضرورت پڑتی معلوم ہوتی ہے۔ میں نے فاتحانِ بھاگل پور کو آج ہی لکھدیا ہے کہ طیار ہیں مگر انہوں نے وہاں سے کلکتہ جانے کو لکھا تھا اور شاید ابھی انہیں اطراف میں ان کا قیام مناسب ہو، لہٰذا آپ راندیر جانے کے لئے طیار رہیں، میرے تار کا انتظار کریں، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۸ رجب مرجب ۳۶ھ

(۱۳)

۷۸۶

ولدی الاعز المکین مولانا المکرم ذی العلم المتین جعلہ کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ: ۲۲ ذی قعدہ سے آج ۲۲ ربیع الاول شریف تک کامل چار مہینے ہوئے کہ سخت علالت اٹھائی، مدتوں مسجد کی حاضری سے محروم رہا، جمعہ کے لئے لوگ کرسی پر بٹھا کر لے جاتے اور لے آتے، ۱۱ محرم شریف سے بارسے حاضری کا شرف پاتا ہوں، لوگ بازو پکڑ کر لے جاتے ہیں، نقاہت و ضعف اب بھی بشدت ہے، دعا کا طالب ہوں، اس بیماری میں امنک ۱۸ئہ منگائی، یاد نہیں رہی، نومبر میں منگائی، جواب ملا کہ ہو چکی، ۱۵ دن بعد آئے گی جسے ایک مہینے سے زیادہ ہو چکا، شملے لکھا کہ شاید وہاں ہو، آج وہاں سے بھی جواب آگیا، آپ نے اگر لی ہو تو ۲۰، ۲۵ روز کے لئے بھیج دیجئے مگر فوراً فوراً، والسلام

---

[1] خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کی مونگیر شاخ کے ایک ذی علم حکیم غنیمت حسین مونگیری انقلاب روزگار سے دیوبندی ہو گئے، مخدوم شاہ علی حسین اشرفی سرکارِ کچھوچھہ شریف نے بہت تفہیم کی مگر وہ راہِ راست پر نہ آئے اور بھاگل پور میں مناظرہ طے پا گیا، اہلِ سنت کی طرف سے عالم ربانی مولانا سید احمد اشرف صدر الشریعہ قدس سرہ محدثِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہا اور صدر الافاضل علیہا الرحمۃ تھے اور دیوبندیوں کی طرف سے حکیم غنیمت حسین، مولوی محمد علی مونگیری بانی ندوۃ العلماء اور مولوی مرتضیٰ حسین دیوبندی تھے۔

بچیوں کو دعا ۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ شب ۲۳ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ

(۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ : آپ کی مستعدی پر بحمدہ تعالیٰ بہت جی خوش ہوا، جزاکم خیراً و بارک فیکم و بکم و لکم و علیکم، آج ۱۳ دن ہوئے، راندیر سے جواب نہ آیا، جواب آنے پر کچھ کیا جائے، ظاہراً وہی تحریر باذنہ تعالیٰ کافی ہوگی۔ جلد اول فتاویٰ کی فہرست بنوائی تھی اور اس کی کاپی بھی ہوگئی، اب جو میں دیکھوں، نہایت غلط بنی، اب از سر نو اس کی ترتیب سے اس فہرست ہی کا چھپنا باقی ہے، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

آپ کا رسالہ موذن الاوقات آیا، نام بھی نہایت مناسب و موزون پایا، اس کے مقصد اول و خاتمہ کو ضرور دکھا لینا چاہیے اور تذہیب کا حرف بحرف نقل طبع دکھا لینا فرض اہم ہے۔ مولانا کسی وقت اپنے آپ کو مشورہ احباب سے مستغنی نہ کرنا بہت مفید فی الدین ہے۔ آپ کی تصانیف عافیہ وافیہ و تقریب پر خوشی ہوگی مگر کاش یہ وقت آپ نے بہشتی زیور و گوہر کی قلعی کھولنے میں صرف کیا ہوتا تو بحمدہ تعالیٰ عمدہ ذخیرۂ عقبیٰ ہوتا جہان ان کتابوں سے گمراہ ہوئے جاتے ہیں، وحسبنا المولیٰ ونعم الوکیل۔

میں نے آج کل ایک رسالہ سمت قبلہ میں لکھا ہے، قواعد کے چاروں باب ہوگئے، پانچواں باب قبلۂ ہندوستان کا زیر تحریر ہے، شاید کوئی رسالہ ہدایۃ المصلی مدراس سے آیا تھا جس میں غلط و باطل قاعدے سے سمت نکالی تھی، وہ میں نے آپ کو بھیج دیا تھا، وہ دو ایک روز کے لئے بھیج دیجئے، مدراس کا ایک اور عربی رسالہ ایسے ہی اغلاط پر مشتمل آیا ہے اس کے ساتھ اس کے اغلاط پر بھی تنبیہ کر دی جائے

بمبئی احاطہ کی اب تک طول و عرض کی کتاب نہ ملی۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۲ رجب مرجب ۱۳۳۶ھ

(۱۵)

۷۸۶

ولدی الاعز مولنا مولوی محمد ظفر الدین صاحب سلمہ

عبارات تینوں بار کی آئیں، جزاکم المولیٰ تعالیٰ خیراً کثیراً، شاید وہ کتابیں جن کو دیکھ چکا اور ان کی فہرست بھی لکھدی تھی، ان میں فتح الباری و جامع ابن بیطار کا ہم لکھنا میں بھول گیا کہ آپ کو نقل کرنی ہوئی، شاید عقد فریدلابن عبدربہ، وہاں نہ ملی کہ اس کی عبارت نہ آئی، تاتار خانیہ سے ایک عبارت علامہ طحطاوی نے حاشیہ در میں بالواسطہ نقل فرمائی ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے نام پاک کے ساتھ علیہ السلام کا اختصار ع م لکھنا کفر ہے، تخفیف شانِ نبوت ہے، اب کبھی بانکی پور جانا ہو تو اس عبارت کو ضرور تلاش کیجئے اگر آپ کو ملے تو بحوالہ کتاب و باب و فصل مع نقلِ عبارت اطلاع دیجئے، میں اس وقت اس کا تذکرہ بھول گیا نیز عبارات خضاب میں مضمرات شرح قدوری کا نام لکھنا بھول گیا، اس کی زیادہ ضرورت تھی، والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

(۱۶)

۷۸۶

مولنا اکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : خط آیا، اس کا جواب تو بعد کو ہو، پہلے یہ گزارش کہ ۲۸ ذیقعدہ روز جمعہ کو آپ کا خط مژدۂ ولادت صاحبزادہ صاحب نام تاریخی آیا میں نے

اس دن تہنیت کا تار دیا اور اس میں نام مختار الدین[1] لکھا، اس کی کوئی رسید نہ آئی۔ میں نے سمجھا کہ غیر ضروری سمجھ کر آپ نے نہ لکھی۔ اب کہ خط آیا اس میں بھی اس کا کوئی تذکرہ نہیں، تو ظن ہوتا ہے کہ تار پہنچا ہی نہیں جسے بھیجے ہوئے آج ۱۶ دن ہوئے، اگر ایسا ہے تو اطلاع دیجئے تاکہ تار گھر سے مطالبہ ہو۔

فقیر قادری

(۱۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : آپ کا کارڈ کل ہی مطبع میں بھیج دیا تھا، شام کو مولوی امجد علی صاحب سے دریافت کئے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے وہ اجزا روانہ کئے حالانکہ میں کہہ چکا تھا کہ قیمت میں دوں گا اور انہوں نے ایک روپیہ واپس کر دیا تھا اس گمان پر کہ بقیہ اجزا جل چکے ہیں، خیر اب وہ روپیہ بھیجتا ہوں۔ فتوائے تکفیر عبد الماجد[2] بھیجتا ہوں یہ پرچہ صحیفہ سے منگا لیجے اور اس کے مطابق تصحیح کر لیجئے یا اس کی نقل فرما لیجے۔ مشرق[3] میں مولوی عبد المجید فرنگی محلی کا فتویٰ چھپا تھا جس میں معنوی سنے دھوکا دیا۔ کیا مولوی

---

[1] حضرت الاستاذ ملک العلماء کے واحد چشم و چراغ، جامعہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے گولڈ میڈلسٹ (فاضل حدیث، فاضل تفسیر، فاضل دینیات) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایم اے (عربی) پی ایچ ڈی، آکسفورڈ کے ڈی لٹ اور ڈی فل، اب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبۂ عربی کے صدر اور آرٹس فیکلٹی کے ڈین ہیں۔

[2] مسٹر عبد الماجد دریابادی، مولوی حسین احمد صدر دیوبند کے مرید خاص اور مولوی اشرف علی تھانوی کے خصوصی تربیت یافتہ اور خلیفۂ اجل، کارنامہ یہ کہ ساری دنیا نے فرقۂ قادیانی کو اسلام سے خارج قرار دیا مگر یہ اس کے مسلمان ہونے پر مصر ہیں۔

[3] حکیم برہم مرحوم کا روزنامہ اخبار جو گورکھپور سے نکلتا ہے۔

عبدالباری[1] کا کوئی اور فتوے چھپا ہے اور ان کو بھی دھوکا دیا گیا یا دیدہ و دانستہ سیاسی علت نے کفر کو اسلام بنایا، اس فتویٰ کی بہت ضرورت ہے، وہ پرچہ مشرق جہاں سے ملے بھیجدیجے ورنہ حرف بحرف اس فتویٰ کی نقل مع نمبر پرچہ مشرق، دس روپے کہ آپ نے بھیجے، بعونہ تعالیٰ حسنہ جاریہ میں ان تین بلکہ زیادہ کے نام لکھ بھیجے جو مستطیع نہیں اور مستحق ہیں، بچیوں اور نعمتِ تازہ کو دعا۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۲ ذی الحجہ ۳۶ھ

(۱۸)

۷۸۶

ولدی الاعز جل کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : دس روپے آئے، تو کو اہلِ علم کے لئے ۳ جلدیں خریدیں، ایک آج بانکی پور رجسٹری کردی، ۱۳ مع رجسٹری صرف ہوئے، ۳ آپ کے باقی ہیں، کیا کئے جائیں؟ مولوی عبدالباری کی تحریر ایک صاحب نے بھیجدی، اب اسکی حاجت نہیں۔ جمعہ گزشتہ کو مواخذہ کی رجسٹری بھی بھیجی گئی جو ۳۰ ذی الحجہ کو لکھنؤ پہنچی ۲ محرم کو ڈاک کی رسید آگئی، جواب کا انتظار ہے۔

آپ نے دربارہ اذان جو عبارات نقل کرکے بھیجیں ان میں ایک عبارت یہ ہے: تفسیر بیہقی جلد ۹ ص ۳۳، بعینہٖ اسی شکل سے، یہ لفظ ہے کہ س و ف پڑھا جاتا ہے، کیا بیہقی ہے؟ اور ہیں تو یہ کونسے بیہقی ہیں؟ صاحبِ سنن، صاحبِ کفایہ، صاحبِ شامل، آپ نے ایک پرچہ پر تصانیف منقول عنہا کے نام مصنف لکھے اس میں یہ متروک ہے اس کی ضرورت ہے۔ نیز جو عبارت ان کی نقل کی اغلاط و اسقاط پر مشتمل ہے۔

---

[1] مولانا محمد عبدالباری، فرنگی محل کے نامور عالم و قائد۔

پہلے پلندہ میں ایک روپیہ کا نوٹ بھیجا تھا اس کی رسید معلوم نہ ہوئی۔ خط میں جتنی باتیں جواب طلب ہوا کریں، سب کو دیکھ لیا کیجئے کہ مجھے ایک ہی بار لکھنے کی فرصت نہیں، نعمتِ تازہ اور بچیوں کو دعا، والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۵ محرم شریف ۳۷ھ

(۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولانا المکرم ذی المجد والکرم ولدی الاعز جمالک کاسمک ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: ایسی جگہ اگر اعلائے کلمۃ اللہ پر قدرت ہو، اعظمِ قرب ہے مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے، احتمالِ ضرر زائد ہے تو یہ رائے ہے، اور قواعد سے دیکھا تو جواب قبیح ہرہ۔

برادرم حافظ یقین الدین صاحب[1] کے جو تعلقات اس فقیر سے ہیں آپ پر مخفی نہیں، یہ آپ کی محبتِ کاملہ کے اعتماد پر اپنے خورد سال بچوں کو آپ کی نگرانی تعلیم میں دیتے ہیں، امید کہ بعونہٖ تعالیٰ نتیجہ احسن ہوگا دو رسالے ۴،۴ نسخے حاضر، نور العین مختار الدین کو تول کر ناج تصدق کیجئے اور ایک راس اس کی طرف سے ذبح کرکے تصدق مع پوست کردیجئے۔ میں نے ایک خواب دیکھا انشاء اللہ تعالیٰ اچھا ہے، یہ صدقہ مناسب ہے۔

---

[1] حضرت مولانا یقین الدین بریلوی مرحوم اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت کے خصوصی تربیت یافتہ مرید و خلیفہ تھے، تفصیلی حالات کے لئے خلفائے اعلیٰ حضرت مرتبہ محمد صادق قصوری اور تذکرہ علمائے اہلسنت ملاحظہ ہوں۔

[2] صوبہ بہار کے مشہور بزرگ جامع علوم ظاہری و باطنی اور صاحبِ تصانیف راقم کے جد اعلیٰ حضرت مخدوم سید قاضی جلال الدین جرشموی حاجی پوری انہیں کے مرید و خلیفہ تھے۔

بنام معدن المعانی، بہار میں چھپا تھا، یہاں اور لکھنؤ میں نہ ملا، وہاں ملے تو ایک نسخہ مطلوب اور کسی معتمد جگہ اس کا کوئی قلمی نسخہ بھی معلوم کرنا ہے، بچوں کو دعا۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۴ ذی القعدہ ۱۳۳۲ھ

(۲۰)

۸۶

ولدی الاعز مولانا المکرم جعل کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : آپ کا پرچہ اخبار آیا، نواب صاحب نے ترجمہ کیا، کسی عجیب بے ادراک کی تحریر ہے، جسے ہیئات کا ایک حرف نہیں آتا، سراپا اغلاط سے مملوّ ہے۔ آپ نے جو تقویمات کواکب لکھیں ان میں بھی بعض میں فرق ہے۔

مجھے سترہ دن سے بخار آتا ہے، نقاہت بشدت ہو گئی ہے، طالب دعا ہوں، خیال ہے کہ بعد صحت ایک مضمون نہ صرف اس کے اغلاط کثیرہ کے بیان میں بلکہ ہیئات جدیدہ کے مسئلہ جاذبیت کے ابطال میں بھی، سید ایوب علی صاحب[۱] ہمدم کو بھیج دیں، آپ مناسب جانیں تو آپ کے نام سے ہو، اردو ہمدم[۲] کو چلا جائے اور اس کی انگریزی کرا کر آپ بانکی پور کے اخبار کو بھیج دیں۔ والسلام۔ بچے کو دعا، یہ خط مصطفیٰ[۳] رضا سے لکھوایا ہے۔

فقیر احمد رضا قادری ۱۴ صفر مظفر ۳۸ھ

---

[۱] اعلیٰ حضرت کے خاص مرید اور تصنیفات کے ناقل، قیام پاکستان کے بعد لاہور جا بسے۔

[۲] سید جالب دھلوی مرحوم کا اخبار روزنامہ ہمدم لکھنؤ سے شائع ہوتا تھا۔

[۳] اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نور اللہ مرقدہ کے خلف اصغر اور جانشین دوم۔ حالات وفضائل میں خاکسار راقم سطور کی زیر ترتیب کتاب انوار مصطفیٰ ملاحظہ ہو جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو گی۔

(۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز جعلک کاسمک ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : پتہ صحیح نہ ہونے کے سبب پہلے خط کا جواب بہت دیر میں آیا اور الرضا[1] کی کاپیوں کی جلدی تھی، میں نے بعد انتظار اپنے ہی نام سے دے دیا، مسودہ کی پہلی نقل آپ کو مرسل ہے، دبدبۂ سکندری جہاں چاہئے بھیجئے مگر جلدی چاہئے کہ ۷ ردسمبر قریب ہے، اگر انگریزی کی جائے تو پہلے نمبر کی اس قدر تلخیص کافی ہے۔ یہاں شروع سال ۳۵ھ سے اوقات صلوات خمسہ کے نقشہ میں ہر مہینے یہ اضافہ ہوتا ہے جس کی نقل بابت محرم شریف آپ کو مرسل ہے، کتاب القاضی الی القاضی کا دربارۂ ہلال معتبر ہونا قیاس نہیں صریح نص متون ہے کہ فی حدود قود ظاہر ہے کہ امر ہلال بھی حدود قود نہیں، فتاویٰ خیریہ میں ہے یصح التحکیم فی مسئلۃ العینین لانہ لیس بحد و قود ولا دیۃ علی العاقلۃ۔ ان عبارات میں دین نفتیح دل ہے مجھے بخار کو آج ۲۳ روز ہوئے، دعا کا طالب ہوں۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ یکم ربیع الاول ۳۸ھ

(۲۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قرۃ عینی ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین جعلہ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : آج ۲۳ روز ہوئے میں آپ کو جواب لکھ چکا، ۱۷ ربیع الاول شریف کو مفصل خط اپنی علالت وغیرہ کا بھیجا، ساڑھے پانچ مہینے سے زائد ہوئے کہ میری آنکھ پر آشوب آیا، سوا پانچ مہینے تک لکھنا پڑھنا موقوف رہا، مسائل سن کر

---

[1] دربار عالیہ خانقاہ رضویہ سے شائع ہونے والا ماہوار رسالہ الرضا۔

زبانی جواب لکھواتا رہا، اسی طرح بعض رسائل لکھوائے، آنکھ پر اب تک بہت ضعف ہے
مجبور ہو کر اب ایک ہفتہ سے لکھنا شروع کر دیا ہے، مولیٰ تعالیٰ کافی ہے۔

۱۲ ربیع الاول شریف سے طبیعت ایسی علیل ہوئی کہ کبھی نہیں ہوئی تھی، چار
چار پہر پیشاب بھی بند رہا، میں نے وصیت نامہ بھی لکھوا دیا تھا، مولیٰ تعالیٰ نے فضل کیا، مرض
زائل ہوا مگر آج دو مہینے کامل ہوئے، ضعف میں فرق نہیں، مسجد کو چار آدمی کرسی پر بٹھا کر
لے جاتے اور کرسی پر لاتے ہیں، اسی حالت میں ترکِ موالات و ترکِ وطن و استعانت
بکفار و ادخالِ مشرکین بمسجد وغیرہ امورِ دائرہ پر ایک جواب لکھنا پڑا کہ پانچ جزء سے
زائد ہو گیا، آیہ کریمہ ممتحنہ کی اس میں کافی بحث کر دی گئی ہے، اسی کے لحاظ سے اس کا نام المحجۃ
المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنہ رکھا۔ یہ رسالہ چھپ رہا ہے، جس دن آپ کو خط لکھا تھا اسی
دن سے مطبع میں آیا ہے، ۴۴ صفحوں تک کاپیاں ہو گئیں ہیں، کچھ فرمے چھپ گئے
ہیں، بعد تکمیل ان شاء المولیٰ تعالیٰ حاضر کرے گا۔

آپ کا رسالہ بالاستیعاب اب تک میں انہیں وجوہ سے نہ دیکھ پایا، متفرق
مقامات سے کچھ کچھ دیکھا ہے، جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً کثیراً، اچھا ہے مگر مشائخ بہار
کی طرف سے یہ تاویل کہ انہوں نے کوئی دنیوی کام سمجھ کر اتباعِ رائے مشرکین جائز رکھا
ہے، میری سمجھ میں نہ آئی۔ سلطنتِ اسلام کی حمایت اور اماکنِ مقدسہ کی حفاظت جن کا
لبس روانِ گاندھی کو ادعا ہے کیا کوئی دنیوی کام ہے اور وہ تو یہاں تک اونچے اڑ رہے
ہیں کہ جو اس میں شرکت نہ کرے مسلمان ہی نہیں تو اسے نہ صرف کارِ دین بلکہ ضروریاتِ
دین جانتے ہیں، بہر حال اسے دیکھ کر اللہ چاہے تو جلد واپس کرنے کا ارادہ ہے۔

بچی مرحومہ کو جس طرح خواب میں دیکھا جاتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت
مبارک ہے، نہانا رحمت و برکت ہے اور برہنگی دلیلِ حاضریٔ بارگاہ ہے کہ دربارِ
عزت میں حاضری یوں ہی ہو گی قال تعالیٰ لقد جئتمونا کما خلقناکم

اول مرکا، تصحیح اعمال کی تنبیہ و انداز ہے قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا النذیر العریان، حضرت سرمد کا شعر ہے ؎

پوشاندہ لباس ہر کرا عیبے دید
بے عیباں را لباسِ عریانی داد

والسلام۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۴ ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ

(۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولدی الاعز حامی السنن مولانا مولوی محمد ظفرالدین صاحب جعلہ کاسمہ ظفرالدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: میں ۱۲ ربیع الاول شریف کی شام سے جو علیل ہوا تو اب تک یہ حالت ہے کہ چار آدمی کرسی پر بٹھا کر لے جاتے اور لاتے ہیں، آپ کے رسالہ میں بہت دیر ہوئی، دس بارہ روز ہوئے کہ اسے تین جلسوں میں دیکھ لیا، بحثِ خلافت کو چاہا کہ اتمام کردوں، خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب میں اسی کے متعلق ۱۵ سطریں ہیں اور بہت ہذیان، رسالہ آزاد[1] میں ائمہ عقائد وحدیث و فقہ کے ۵۷ عبارتیں کچھ آپ کے رسالہ کے حاشیہ پر لکھیں پھر جدا ۸ تک کے اوراق بڑھائے فقط ۱۵ سطریں لکھنوی کے رد تک ۱۸ ورق ہو گئے، ردِ آزاد جدا رہا لہٰذا اسے ملتوی رکھا، وہ عبارات کاٹ دیں اور جس قدر پر آپ نے اکتفا کی تھی اسی قدر تتمیم کردی، ۱۳، ۱۵ اسطابق ۲۴ تا ۲۶ مارچ گاندھویوں کا بھاری جلسہ[2] بریلی میں ہونے کو

---

[1] مولانا ابوالکلام آزاد قصوری سابق مرکزی وزیرِ تعلیم حکومتِ ہند کی شرعی لغزشوں کا رد حضرت ملک العلماء نے اس رسالہ میں خصوصیت سے کیا ہے۔

[2] یہ جلسہ مقررہ تاریخ پر منعقد ہوا، رئیس العلماء علامہ سید سلیمان اشرف، صدر الافاضل مرادآبادی، برہان الملۃ جبلپوری حضرت حجۃ الاسلام وغیرہم نے اس جلسہ میں شرکت کی، اس جلسہ کی اہمیت اور وزن کا اندازہ عبدالرزاق ملیح آبادی کی ذکرِ آزاد کے مطالعہ سے کیا جا سکتا ہے۔

ہے، احباب کی رائے ہے کہ اپنے علماء بھی ایام ندوہ کی طرح جمع ہوں، اگر قرار پایا تو آپ کو آنا ضرور ہوگا، طیار رہیے، اگر میں ۱۱ یا ۱۲ رجب کو تار دوں تو باذنہٖ تعالیٰ فوراً تشریف لائیے، اس کی رسید سے مطلع فرمائیے۔ بچوں کو دعا، والسلام۔

فقیر قادری ۳ ر رجب یوم الاثنین ۱۳۳۹ھ

(۲۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا المکرم ذی المجد والکرم اکرمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: حالاتِ حاضرہ ومصائبِ دائرہ نے اسلام و مسلمین کو جس درجہ سراسیمہ و پریشان کیا ہے آپ جیسے واقفِ کار حضرات سے مخفی نہیں، علمائے اہلِ سنت وجماعت اگر اب بھی بیدار نہ ہوں گے تو خدانخواستہ وہ دن دور نہیں کہ سوائے کفِ افسوس ملنے کے اور کچھ چارہ کار نہ پائیں گے، انہیں ضرورتوں کو محسوس کر کے علمائے اہلِ سنت وجماعت کا ایک مہتم بالشان جلسہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ شعبان المعظم روز دوشنبہ، سہ شنبہ، چہار شنبہ کو ہونا قرار پایا ہے، جناب کی اعانتِ دینی و توجہِ مذہبی سے امیدِ واثق رکھتا ہوں کہ اس ضروری دینی کام کو سب کاموں پہ مقدم سمجھیں گے اور تشریف لا کر اپنے مفید مشوروں اور مواعظِ حسنہ سے مسلمانوں کی اصلاحِ احوال فرمائیں گے اور جو صاحب اس کارِ خیر میں اپنے صرف کے لئے متحمل ہو سکیں جلسان کی خدمت کے لئے حاضر ہے

مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۲ ر شعبان المعظم ۱۳۳۹ھ

(۲۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا المکرم حبل کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: خط ملا، یہ نعمتِ تازہ مبارک ہو، اس کا نام

رکھئے کہ ہندوستان میں کسی عورت کو نصیب نہ ہوا یعنی ربیع بنت مسعود انصاریہ صحابیہ بن صحابی علیہما الرضوان کے نام مبارک پر ربیع خاتون[1]

نینی تال یہاں سے ۷ میل ہے، وہاں مکان ملنا بہت دشوار ہے، جس مکان میں دو روز رہا بہت تنگ و تاریک و لیست تھا، اب یہاں بھوال میں دو مکان ساڑھے تین سو کو لئے۔ جن صاحب کی نسبت آپ نے لکھا ہے ان کی مذہبی و علمی و عملی حالات سے اطلاع دیجئے۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ شب ۲۳ رماہ مبارک ۳۹ھ کوہ بھوال

(۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا المکرم حبل کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ : مولیٰ عزوجل پر توکل کرکے قبول کر لیجئے و کریم اکرم الاکرمین برکات وافرہ عطا فرمائے اور آپ کو دین سے اور دین سے آپ کو نصر مؤزر پہنچائے آمین آمین آمین آمین بجاہ الکریم المعین علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ الصلوٰۃ و التسلیم۔ اور احسن یہ کہ استخارہ شرعیہ کر لیجئے۔

آپ کا خط در بارۂ پریشانی دنیا آیا تھا، ہفتے ہوئے اور اس کا جواب آج دوں آج دوں مگر طبیعت علیل؛ بار بار بخار کے دورے اور اعدائے دین کا ہر طرف سے ہجوم، ان کے دفع میں فرصت معدوم، علاوہ اس کے سو سے زائد جواب فتاویٰ کے، اس مہینہ کے اندر چار رسالہ تصنیف کرکے بھیجے ہوئے اور میری تنہائی اور ضعف کی حالت

---

[1] اسکے العلماء کی سب سے بڑی دفتر

وحسبنا ربی ونعم الوکیل، اس سے اعتماد رہتا ہے کہ عدمِ جواب کو اعذارِ صحیحہ پر خود محمول فرمائیں گے۔ اس خط کے جواب میں یہ چاہا تھا کہ آیات واحادیث دربارۂ مذمتِ دنیا و منع التفات بہ تمولِ اہلِ دنیا لکھ کر بھیجوں مگر وہ سب بفضلہٖ تعالےٰ آپ کے پیشِ نظر ہیں، فلاں کو دستِ غیب ہے، فلاں کو حیدرآباد میں رسوخ ہے، یہ تو دیکھا یہ نہ دیکھا کہ آپ کے پاس بعونہٖ تعالیٰ علمِ نافع ہے، ثبات علی السنہ ہے، ان کے پاس علم نہیں یا علم مضر ہے، اب کون زائد ہے، کسی پر نعمتِ حق بیشتر ہے بشرطِ ایمان، وعدہ دعلو و غلبہ باعتبارِ دین ہے نہ یہ کہ دنیوی امور میں مؤمنین کو تفوق رہے، دنیا سجنِ مومن ہے، سجن میں جتنا آرام مل رہا ہے کیا محض فضل نہیں، دنیا فاحشہ ہے، اپنے طالب سے بھاگتی ہے اور ہارب کے پیچھے دوڑتی ہے، دنیا میں مومن کا قوتِ کفاف بس ہے، والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری ۱۳ شوال المکرم ۱۳۳۹ھ

بنام شیخ الاسلام مولینا انوار اللہ حیدرآبادی قدس سرہٗ

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

بشرفِ ملاحظہ والائے حضرتِ بابرکت جامع الفضائل لامع الفواضل شریعت آگاہ، طریقت دستگاہ حضرت مولانا الحاج مولوی محمد انوار اللہ خاں صاحب بہادر

بالقابہ العز

سلام مسنون، نیاز مشحون، ہدیہ مجلس ہمایوں! یہ سگِ بارگاہ بیکس پناہ قادریت غفرلہ، ایک ضروری دینی عرض کے لئے مکلفِ اوقاتِ گرامی، پرسوں روز سہ شنبہ شام کی ڈاک سے ایک رسالہ القول الاظہر[1] مطبوعہ حیدرآباد، سرکار اجمیر شریف سے بعض احبابِ گرامی کا مرسلہ آیا جس کی لوح پر حسب الحکم عالی جناب لکھا ہے، یہ نسبت اگر صحیح نہیں تو نیاز مند کو مطلع فرمائیں ورنہ طالبِ حق کو اس سے بہتر تحقیقِ حق کا کیا موقع ہوگا، کسی مسئلۂ دینیہ شرعیہ میں استکشافِ حق کے لئے نفوسِ کریمہ جن جن صفات کے جامع درکار ہیں بفضلہٖ عزوجل ذاتِ والا میں سب آشکار ہیں، علم و فضل، انصاف، عدل، حق گوئی، حق جوئی، حق دوستی، حق پسندی، پھر بحمدہٖ تعالےٰ غلامی خاص بارگاہ بیکس پناہ قادریت جناب کو حاصل اور فقیر کا منہ تو کیا قابل، ہاں سرکار کا کرم شاملِ حال۔

---

[1] اذانِ ثانی جمعہ خارج از مسجد کے عدمِ جواز میں فاضلِ اجل مولانا معین الدین قادری اجمیری کا رسالہ جو حیدرآباد سے حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد انوار اللہ مرحوم کے زیرِ اہتمام شائع ہوا، اس رسالہ میں مولانا اجمیری مرحوم نے خلافِ توقع تحریف و تدلیس سے کام لیا۔

اس اتحاد کے باعث حضرت کی جو محبت و وقعت قلبِ فقیر میں ہے، مولیٰ عزوجل اور زائد کرے، یہ اور زیادہ امید بخش ہے، اجازت عطا ہو کہ فقیر محض مخلصانہ شبہات پیش کرے اور خالص کریمانہ جواب لے یہاں تک کہ حق کا مالک حق واضح کرے۔ فقیر بارہا لکھ چکا اور اب لکھتا ہے کہ اگر اپنی غلطی ظاہر ہوئی، بے تامل اعترافِ حق کرے گا، یہ امر جاہل متعصب کے نزدیک عار مگر عند اللہ و عند العقلاء اعزاز و وقار ہے اور حضرت تو ہر فضل کے خود اہل ہیں وللہ الحمد! امید کہ ایک غلام بارگاہِ قادری، طالبِ حق کا یہ معمول حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے مقبول ہو۔ اللّٰھم آمین بالخیر یا ارحم الراحمین۔ اگرچہ ایک نوع جرأت ہے رجسٹری جواب کو ۳ر کے ٹکٹ ملفوفِ نیاز نامہ ہیں، والتسلیم مع التکریم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

دوازدہم شہر رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ بروز دو شنبہ مبارکہ

۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بشرفِ ملاحظہ حضرتِ والا بالقابہ دام فضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: کرم نامہ بعد انتظار ۳۴ دن کے بعد تشریف لایا، حضرت نے اس بارہ میں ترکِ مکالمہ ہونے کے بعض وجوہ تحریر فرمائے ہیں، اگرچہ ادھر کے رسائل میں ان کے بھی جواب مدتوں سے شائع ہیں، حضرت کو معلوم ہو کہ فقیر کا یہ فتویٰ ۱۳۱۲ھ میں تحفۂ حنفیہ[1] میں چھپ کر ملک میں شائع ہو چکا، نہ علماء نے انکار فرمایا نہ جہال نے شور مچایا،

---

[1] مولانا قاضی عبد الوحید فردوسی خلیفۂ اعلیٰحضرت قدس سرہ نے مجلس ندوۃ العلماء کے دورِ ہنگامہ میں اس نام سے ایک ماہوار رسالہ نکالا تھا جس کے ایڈیٹر مولانا ضیاء الدین صاحب پیلی بھیتی تھے، قاضی صاحب کے وصال کے بعد یہ رسالہ بوجوہ بند ہو گیا، مفاسدِ ندوہ کی اصلاح میں اس رسالہ نے بڑا کام انجام دیا۔

تو اب بھی اگر سب ناصحانِ سکوت خود اپنی نصیحت پر عمل فرما کر وہی روش چلتے، وہی سکوت رہتا مگر بعض وہابیہ نے تازہ زخم کے باعث بعد قبول عدول کیا اور بعض حساد کا ساتھ دیا، مخالف تحریرات شائع کیں جن کا جواب ادھر سے دیا گیا، وہ جانتے تھے کہ اس زمانے میں ادنیٰ ادنیٰ بات پر ایک فرقہ بن کر باہمی جنگ وجدال شروع ہو جاتا ہے جس سے دوسری اقوام کی نظروں میں فریقین ذلیل وخوار دکھائی دیتے ہیں اور ان کو تضحیک کا موقع ملتا ہے، غیر مقلد قادیانی وہابی وغیرہم، قلم آزمائی کو کافی تھے۔ یہ مسئلہ کوئی ضروریاتِ دین سے نہ تھا، وہ کہ عمر بھر کے مرتدین کے رد سے ساکت رہے، اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دیوبندی وغیرہم مدعیانِ اسلام گالیاں برسایا کئے، قادیانی مخذول نے توہیناتِ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں کیا کیا ملعون رسالے لکھے اور وہ حضرات کانوں کان خبر نہ ہوئے گویا وہ گالیاں کسی اور دین کے معبود باطل و رسول کاذبین پر پڑ رہی تھیں جس کے دفع کی حاجت نہ تھی۔ ایسے حضرات پر ایک غریب سُنی کے ایک فرعی مسئلہ پر جو ان کے زعم میں غلط ہی سہی، میدانِ کارزار برپا کرنا فرضِ اعظم تھا۔

کاش انہیں مصالح پر نظر فرما کر جیسے اللہ ورسول کو گالیاں دئے جانے میں ہمیشہ خاموش رہے اور اب تک خاموش ہیں، ۱۳۲۲ھ کی طرح ایک فرعی غلطی پر سکوت کرتے جیسے جب کوئی شور نہ ہوا، اب بھی نہ ہوتا یا یہ ایسا ہی فرض اہم تھا تو ایک صاحب ادا کر چکے، دوم سوم کو تجدیدِ جدال کی حاجت نہ تھی کہ بات بڑھانے سے بڑھتی ہے مگر ان حضرات کی مصلحت دینی اور عدم تفرقہ اندازی کا حاصل یہ رہا کہ ہم سب کچھ کہیں رسالے کے رسالے تیسرے رد میں شائع کریں، یہ نہ جنگ وجدال ہے نہ تفرقہ اندازی نہ غیر قوموں کو تضحیک کا موقع مگر تو جواب دے یہ سب کچھ ہے، خیر یونہی ہوگا۔ شاید اس میں بھی میرا ہی فہم خطا پر ہو، بہر حال ایک سنی مسلمان کی غلط فہمی اور وہ بھی ایسی کہ اس کا دفع فرض نہیں خصوصاً جبکہ وہ درخواست کر رہا ہے کہ میرے شبہات کی تسکین ہو جائے۔ میں قبول حق کے لئے حاضر

ہوں، اس کو یہ جواب کیا مناسب ہے کہ تو نہ لوں مصلحت کے خلاف ہے، طلبِ حق میں وقت صرف کرنا بے ضرورت نہیں ہو سکتا مگر نیاز مند نے حضرت سے مطارحہ نہ چاہی تھی، حضور پر نور سیدنا و سیدکم مولانا و مولٰکم حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطۂ عظیمہ دے کر اس کی اجازت کی درخواست کی تھی کہ فقیر محض مخلصانہ شبہات پیش کرے اور کریمانہ جواب لے۔ یہ مسئول کسی طرح قابلِ رد نہ تھا خصوصًا اس حالت میں کہ حضرت کے اسی رسالہ مجازہ ص ۳ میں تصریح ہے کہ سائل کے سوال کا رد کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔

رسالہ القول الاظہر میں اس ادعائے اجماعی قطعی یقینی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے سوا کوئی نئی بات نہیں، وہ اول میں تحریراتِ دام لوپر وغیرہ کی تلفیق ہے جن پر رد کا عدد دو ہزار سے زیادہ ہو گیا اور بحمدہٖ تعالیٰ لاجواب رہا اور آخر میں فتوائے بدایوں کا خلاصہ ہے جس کا ایک رد بحمداللہ تعالیٰ میرے[۱] اور ان کے ملجا و ماویٰ خاص خانقاہِ عالیہ سرکار برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سے بنام بعث الاذان شائع ہو چکا، دوسرا بھی سرکار ہی سے بنام شافی جواب پر کافی ایرادات تیسرا حافل و کافل، ساڑھے تین سو ایرادات پر مشتمل بعونہٖ تعالیٰ زیرِ طبع ہے بلکہ چوتھا بھی جس میں صرف انہیں کی تحریر سے ان کی تحریر کا رد[۲]

---

[۱] ان دونوں کتابوں کے مؤلف خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف کے سجادہ نشین حضرت تاج العلماء سراج العرفاء مولانا سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں قدس سرہٗ ہیں، یہ دونوں کتابیں مارہرہ شریف کے دارالاشاعت سے شائع ہوئیں۔

[۲] اس چوتھے مجموعہ کا نام سد الفرار علی الصید الفرار تاریخی ہے جس سے ۱۳۳۳ھ برآمد ہوتے ہیں، اس کے مؤلف و مرتب مشہور خادمِ حدیث اور فقہ حنفی حضرت ملک العلماء مولٰنا شاہ محمد ظفرالدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ، تلمیذِ رشید و خلیفۂ اجل اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت قدس سرہٗ، ہیں۔

ہے، افسوس کہ اس رسالہ القول الاظہر کے ص ۴۳ میں اسی فتوائے بدایوں کی کمال فاضلانہ تقلید سے نہایت ناگفتنی بات حد سے زیادہ شرمناک واقع ہوئی یعنی جامع الرموز وغیرہ کتب فقہ کیطرف محض غلط عبارت کی نسبت ان کی طرف بڑے باطل حوالوں کی جرأت[1] اس کا حال تو بعد کو معروض ہوگا جب اس رسالہ پر اظہار شبہات کا وقت حضرت دینگے۔

ابھی اجماع ہی کی نسبت عرض کرنا ہے کہ اجماع کا ذکر حضرت نے کرم نامہ میں بھی فرمایا اور واقعی اجماع ایسی چیز ہے کہ بعد پھر نزاع کی کوئی وجہ ہی نہیں رہتی لہٰذا پہلے اسی کی نسبت محض مستفیدانہ سوال کرتا ہے، اور الحمد للہ کہ حضرت کے نزدیک" سوال کا رد کرنا گناہ کبیرہ ہے" خصوصًا سائل بھی ایک سگِ بارگاہِ قادری جو اپنے اور حضرت کے اور ثقلین کے مولیٰ و آقا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ دے رہا ہے، اب حضرت جیسے غلامِ سرکارِ غوثیت کریم النفس سے ردِ سوال زنہار متوقع نہیں، والحمد للہ رب العلمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوالِ اول ——— ائمہ نے اجماع کی کیا تعریف فرمائی اور وہ اذانِ ثانی داخلِ مسجد ہونے پر کیونکر صادق ہے؟

دوم ——— ہمارے فضلائے کرام نے کہیں اس اجماع کا ذکر فرمایا؟ نہ فرمایا ہو تو صاف انکار کر دیجیے اور فرمایا ہو تو کہاں؟

---

[1] القول الاظہر میں مولانا محمد معین الدین اجمیری نے جو غلط اور من گھڑت حوالے نقل کیے تھے اس کے لئے سد الفرار دیکھی جائے۔

سوم — یہ تقسیم وتعریف کہ " تواتر اجماع کی ایک قسم ہے، کس کلام پر اجماع ہو گیا، تواتر نام پایا کسی فعل پر اتفاق ہو گیا، اجماع کہلایا، کتبِ معتمدۂ اصول میں ہے یا تازہ ایجاد، اگر ہے تو کہاں؟

چہارم — ردشِ علم پر اس کی تطبیق بھی ارشاد؟

پنجم تا ہفتم — رسالہ صفحہ ۱۵ میں اس اجماع کے قطعی ہونے، صفحہ ۲۳ میں یقیناً اجماع ہونے، صفحہ ۳۷ میں اجماعِ صحابۂ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوگئے، صفحہ ۹ میں مثل اجماع اذان و صلوٰۃ ہونے کا دعویٰ ہے کہ وہ رد ہو تو کسی اجماعی مسئلہ حتی کہ نماز پر اطمینان نہیں رہ سکتا۔ ان دعوؤں پر دلیل کافی ارشاد ہو۔

ہشتم — اگر تمام مباحث سے قطع نظر ہو تو حضرات کرام مالکیہ اور خود ان کے امام سیدنا امامِ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ربع اسلام ہیں، کیا ان کے خلاف کے ساتھ کوئی اجماع منعقد ہو سکتا ہے؟ کیا اسے قطعی یقینی ومثلِ اجماع نماز

نہم — ابنِ حجر شافعی المذہب کی عبارت سے کہ صفحہ ۳۵ میں استدلال ہے اس میں ھٰذا المحل سے داخلِ مسجد کی طرف اشارہ ہے یا بین یدی الامام کی طرف؟ اول کی تعیین پر کیا دلیل ہے؟

دہم — بالفرض ہو بھی تو اس میں اجماعِ صحابہ کا کوئی لفظ ہے یا محض اپنے خیال پر قطعیت و تعنیت کا دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے؟

یازدہم — نہ بھی سہی تو ایک ابنِ حجر کی نقل سے یقیناً اجماع ہونا کیونکر مانا؟ کتبِ اصول میں اجماع منقولِ آحاد کا حکم ہے اور اس کی بھی تعریف یہاں صادق ہے یا صرف ادعائے مصنّف؟

دوازدہم — یہی ابنِ حجر اسی فتح الباری میں جو ملکِ مغرب کا حال لکھتے ہیں وہ اس جزئی دعوے " جمیع بلادِ اسلامیہ " اور صفحہ ۸ میں صریح نص صریح " تمام عرب و عجم، شرق و غرب " پر کیا اثر ڈالتا ہے؟

سیزدہم ـــــ کسی کتاب معتمد میں تصریح ہے کہ یہ اذان جمیع بلادِ اسلامیہ میں داخلِ مسجد ہوتی ہے؟ اگر نہیں تو فرما دیا جائے کہ اس کی تصریح کتاب میں نہیں اور اگر ہے تو اس کتاب کا نام مع عبارت وحوالہ صفحہ ارشاد ہو۔

چہاردہم ـــــ اگر کسی کتاب میں نہیں تو یہ دعویٰ رویت کی طرف مستند ہے یعنی تمام بلادِ اسلامیہ میں تشریف لے گئے اور خود ملاحظہ فرمایا، یا روایت کی جانب یعنی تمام جہان کے ہر اسلامی شہر سے خبرِ معتمد بشہادتِ شرعی آئی؟ جو کچھ ہو بیان فرمائیں اجر پائیں اور سرِ دست دنیا بھر کے سب اسلامی شہروں کے نام ہی ارشاد ہو جائیں ورنہ قیاس الغائب علی الشاہد کی شناعت خود حضرتِ والا ہی کے رسالہ مقاصد الاسلام کے حوالہ سے صفحہ ۱۳ پر منقول ہے۔

پانزدہم ـــــ ص۱۷۹ پر فرعی مسئلہ کو بھی من شذ شذ فی النار میں داخل فرمایا کیا ائمہ معتمدین بھی اختلافِ فقہی کو اس کا مصداق بتلاتے ہیں؟ ہاں تو کہاں؟

شانزدہم ـــــ ائمہ مجتہدین نے جن مسائلِ فرعیہ میں جمہور کا خلاف فرمایا کیا انہیں معلوم تھا کہ لاکھوں لوگ اس مسئلہ میں ہمارے متبع ہو جائیں گے؟ کیا اس علم کی انہوں نے تصریح فرمائی یا غیب پر حکم ہے؟

ہفدہم ـــــ بالفرض انہیں یہ معلوم بھی ہو تو کیا گناہ شدید جس پر حدیث میں دوزخ کی وعید اس خیال پر جائز ہو جاتا ہے کہ آگے چل کر لوگ اس میں ہمارے ساتھی ہو جائیں گے؟

ہیجدہم ـــــ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تطبیق رکوع، سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنز، سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدمِ نقضِ وضو بالنوم، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابتداءِ مسئلہ استمتاع میں جمہور کا خلاف کیا۔

ان تمام صحابۂ کرام اور ان کے امثالِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو معاذ اللہ شذّ شذ فی النار کا مصداق بنا ناسنیت ہو سکتا ہے؟

نوزدہم ——— ص ۳۳، ۳۴ پر ہے حدیث سے صرف عہدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر زمانۂ صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک حال معلوم ہوا کہ بابِ مسجد پر اذان ہوتی تھی، اس کے بعد کا حال ہنوز پردہ خفا میں ہے، ممکن ہے کہ جہاں حضرتِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ایک اذان کے اضافہ سے تغیر ہوا وہاں یہ تفسیر بھی کچھ بعید نہیں کہ جو اذان عہدِ سابق میں بابِ مسجد پر ہوتی تھی وہ اب قریبِ منبر ہو، کیا اسی ممکن اور لعبید نہیں سے اجماعِ قطعی ثابت ہوتا ہے؟

بستم ——— پھر اس کی شہادت میں عبارت مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی، عمدۃ الرعایہ سے لکھی ثم نقل الاذان الذی کان علی عھد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر صدر من خلافۃ عثمان بین یدیہ ص ۳۶ پر لکھا، ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ عہدِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عہدِ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں اذان خارجِ مسجد، دروازہ پر ہوتی تھی اور اعلام للغائبین کے لئے تھی لیکن عہدِ عثمانی میں وہ داخلِ مسجد ہو گئی۔

الحمدللہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت تو تسلیم فرمائی کہ یہ اذان مسجد سے باہر تھی اور اسی لئے مولوی صاحب

---

[1] فرنگی محل لکھنؤ کے نامور عالمِ دین حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی قدس سرہ (م ۱۳۰۴ھ) جمعہ کی اذانِ ثانی کے خارجِ مسجد ہونے کے قائل تھے، عمدۃ الرعایہ میں انہوں نے سنتِ رسول اور تعاملِ شیخین سے اسکا اثبات کیا ہے، مولانا عبدالحی فرنگی محلی پر پی ایچ ڈی کے لئے ایک مستند عالم کام کر رہے ہیں، ان کے احوال و فضائل اور خدمات کی تفاصیل کے لئے اس کا انتظار کیا جائے۔

لکھنوی نے اسی کو سنت کہا۔ رہا یہ کہ زمانۂ ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں داخلِ مسجد ہوگئی۔ یہ عبارت مولوی صاحب لکھنوی کے کس حرف کا مطلب ہے؟ ثم نقل کی ضمیر کس طرف ہے؟

عمدۃ الرعایہ اور اس کی اصل مدخل امام ابن الحاج کی پوری عبارت ملاحظہ فرما کر ارشاد ہو، کیا ایسے تخیل کی بنا پر جس کا مبنی مولوی صاحب لکھنوی کی عبارت تک نہ سمجھنا ہو، سنتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما مان کر رد کر دینا صحیح ہو سکتا ہے بینوا توجروا۔ یہ تو وثوق ہے کہ حضرت ایک سائل، طالبِ حق کا سوال رد نہ فرمائیں گے مگر ----- اگر ارشادِ جواب میں تاخیر ہو تو رفعِ انتظار کے لئے اتنا تحریر فرما دیا کہ اتنے دنوں کے بعد جواب عطا ہوگا، کرمِ سامی سے بعید نہیں۔

کل تصانیفِ گرامی کا شوق ہے، اگر بہ قیمت ملتی ہوں قیمت سے اطلاع بخشی جائے، دو جلد قادیانی[1] مخذول کے چند صفحات دیکھے تھے، ایک صاحب سے ان کی تعریف کی، وہ لے گئے۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۸ شوالِ مکرم روز جاں افروز دوشنبہ ۱۳۳۳ھ

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

جنابِ والا دامت برکاتہم

بعد تحیہ مسنونہ سنیہ، گزارش نیاز کی پہلی رجسٹری کا جواب تو ۳۵ دن میں مل گیا تھا، اس دوسری رجسٹری کو آج سو دن کامل ہوئے، ۱۸ شوال کو گئی تھی، آج ۲۹ محرم الحرام ہے، یہ تو احتمال نہیں کہ جناب جواب سوالات پر مطلع ہو کر حق اپنی طرف سمجھ لیں اور جواب سے اغماض فرمائیں کہ جناب کے اسی رسالہ میں تصریح فرما چکے ہیں کہ "سوالِ سائل کا زد گناہ کبیرہ ہے"۔ اور یہ احتمال اس سے بھی بعید تر ہے کہ حق اس نیاز مند کی طرف سمجھ کر قبول سے عدول ہو کر ترکِ صواب ترکِ جواب سے بدرجہا بدتر ہے، جناب کے فضائل ان دونوں احتمالوں کو

[1] شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد انوار اللہ قدس سرہ کی رد قادیانیت میں مشہور تالیف افادۃ الافہام کی طرف اشارہ ہے۔

گنجائش نہیں دیتے، لاجرم یہی شق متعین ہے کہ ہنوز رائے شریف متردد ہے ایسی حالت میں تاخیر بے جا نہیں ع نگو گو اگر دیر گوئی چہ غم ۔ مگر رفعِ انتظار کے لئے اتنا تحریر فرما دینا ضرور تھا کہ جواب ملے گا اور اتنی مدت تک ملنے کی امید ہے۔

میں نے اخیر گزارش نامہ میں بھی یہ گزارش کر دی تھی، اب سو دن کامل انتظار کر کے گزارش کرتا ہوں کہ بواپسی ڈاک مژدۂ میعادِ جواب سے اطلاع ہو، یہ نیم سطر کہ جواب دیں گے، فلاں وقت تک انتظار کرو، لکھنے میں کچھ وقت نہیں مانگتی، آٹھویں دن تحریر آسکتی ہے، دس دن تک انتظار کروں گا، بس، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۲۹ محرم الحرام ۳۴ھ روز چہار شنبہ

بنام مولینا محمد علی مونگیری ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

بگرامی ملاحظہ مولوی صاحب نامی مراتب سامی مناقب مولوی سید محمد علی صاحب

ناظم ادام اللہ بالعد سے والمواہب

بعد ما ہو المسنون ملتمس، یہ بعض خدام اجلہ علمائے اہلِ سنت کے سوالات محض بنظرِ اتضاحِ حق حاضر ہوئے ہیں، اخوتِ اسلامی کا واسطہ دے کر بہ نہایت الحاح گزارش کہ للہ خالص انصاف کی نگاہ سے غور کامل فرمایا جائے، واقعی عرض ہے کہ ان میں کوئی غرض نفسانیت ملحوظ نہیں، صرف تحقیقِ حق منظور ہے، ولہٰذا باوصف خواہش احباب ہنوز ان کی اشاعت نہ کی کہ اگر حضرات بتوفیقِ الٰہی جل وعلا خود ہی اصلاحِ مقاصد و دفع مفاسد فرمالیں تو خواہی نخواہی، افشائے زلات کی کیا حاجت؟

مولانا! ایک ایک سوال کو تاملِ بالغ سے فرماکر غور ہو کہ اگر ان خادمانِ سنت ہی کے خیالات حق ہیں تو معاذ اللہ ضرر رسانی مذہب اہلِ سنت میں سعی کیسی سخت بات اور روز قیامت، کس قدر باعثِ شدتِ مواخذات ہے۔

مولانا! للہ رجوع الی الحق بہتر ہے یا تمادی فی الباطل۔ مولانا! ہم فقراء کو آپ کی ذاتِ خاص سے علاقۂ نیاز ہے اور ارکین سے جدا بھی، خود اپنے علم نافع و فہم ناصح سے تامل فرمائیں، ان اغلاط کی مشارکت میں براہِ بشریت خطافی الفکر واقع ہوئی ہو تو رجوع الی الحق[1] آپ جیسے علمائے کرام و ساداتِ عظام کے زین ہے نہ معاذ اللہ عار و شین۔

---

[1] رجوع الی الحق کے لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا یہ مخلصانہ اور ملتجانہ انداز بھی ملاحظہ ہو۔

مولانا! اس وقت ہم فقرار کا آپ کی جناب میں یہی خیال ہے کہ بوجہ سلامت نفس بعض چالاک صاحبوں کی ظاہری باتوں سے دھوکا ہوا ہے ورنہ عیاذًا باللہ آپ کو ہرگز مخالفت واصرار مذہبِ اہلِ سنت پر اصرار مقصود نہیں، بعد تنبیہ ان شاء اللہ تعالٰے بعض اکابر علماء کی طرح فورًا بہ طیبِ خاطر موافقتِ حق فرمائیں گے۔ مبارک وہ دن کہ ہمارے معزز عالم آلِ پاک سیدِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جدِّ اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ارشاد کی طرف مراجعت اور تلبیسِ مبتدعین وتدلیسِ متفقمین سے بالکلیہ مجانبت فرمائیں ان ذٰلک علی اللہ یسیر ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔

الٰہی بصدقہ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کی آل کو ان کی سنت انکی جماعت پر مستقیم فرما اور فریب ومغالطۂ اصحابِ بدع وہوا سے بچا آمین یا ارحم الراحمین۔

مولانا! للہ چند ساعت کے لئے لحاظِ ہر این وآں سے خالی الذہن ہو کر اپنے جدِ کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی احادیث پیش رکھ کر تنہائی میں نظرِ تدبر فرمائیں، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی صلاحِ طبیعت سے بہت کچھ امیدِ حق پسندی ہے توفیق رفیق بادبحرمۃ سید الاسیاد، ہادی السداد، قائد الراۃ الی مناہج الرشاد علیہ وعلیٰ آلہ الامجاد وصحبہ الاوتاد افضل الصلوٰۃ واکمل السلام الی یوم التسناد آمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ از بریلی ۲۹ شعبان معظم یوم الجمعۃ ۱۳۱۳ھ

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مولانا دام فضلکم

ہدیہ مسنونہ سنیہ مہداہ، نامی نامہ آیا، ممنونی لایا، مظنون تھا کہ بہ قبل وصول نیاز نامہ صرف پرچہ سوالات دیکھ کر تحریر ہوا ہے، فقیر کی گزارش کا جواب اقرب الی الصواب عطا ہوگا لہٰذا تین دن منتظر رہا، اب جانا کہ ساری گزارشوں کا یہی پاسخ تھا کہ سوال نہ سنیں گے،

جواب نہ دیں گے: ہم سچے حنفی دشمن نیچری ہیں۔

مولانا! مکرما! بحمد اللہ تعالیٰ یہی جان کر تو گزارش کی تھی کہ ملازمانِ سامی نہ صرف مومن بلکہ عالم صافی صوفی صفی ہیں، اس بنا پر امید کی تھی اور ہنوز یاس نہیں کہ مذہبِ اہلسنت کے صریح ضرر پسند نہ فرمائیں گے۔ آپ نے سوالات بالاستیعاب ملاحظہ فرمائے تو غور نہ فرمایا یا غور فرمایا تو انہیں تحریراتِ کتب و مضامینِ ندوہ سے نہ ملایا ورنہ آپ جیسے فضلا پر مخفی رہنے کی بات نہ تھی۔

مولانا! آپ ان حضرات کی تشریک میں مصلحت بتلاتے ہیں، ہاں آپ کا قصد مصلحت ہی ہو مگر ذرا نظر تو فرمائیے کہ ابھی کے دن کے رات؟ ابتدا ہی میں اس خلطِ مفاسد سے کیسی کیسی آفتیں پیدا نہ ہوئیں۔ روئداد وغیرہ کی کاپیاں مذہبِ اہلِ سنت کے حق میں زہر کی بجھی چھریوں سے بھر گئیں، ادنیٰ برکتِ شرکت کا یہ نمونہ ہے کہ وہ رافضیوں[1] کا مجتہد آج تک اشتہارات میں چھاپ رہا ہے کہ اس نے مجمعِ اہلِ سنت میں جناب امیر کے سر پر دستارِ خلافت بلافصل کا باندھنا ثابت کر دیا اور سنیوں کا کوئی عالم جواب دہ نہ ہوا۔ بھلا بغرضِ باطل دو ایک معین بدمذہبوں کی تشریک میں کوئی مصلحت خاصہ خیال فرمائی اگرچہ اس پر ہزار مفاسدِ دینیہ مترتب ہو چکے۔ یہ عام بدمذہبوں سے جو اتحاد، اتفاق، اختلاط، ائتلاف پکارا جاتا ہے۔ للہ احادیث و اقوالِ ائمہ و نصوصِ کتبِ عقائد وغیرہا ملاحظہ ہوں کہ کس قدر بدخواہیِ دین و سنت میں ڈوبا ہوا ہے۔ احادیث و اقوالِ ائمہ تو اگر ضرورت دے گی بحول اللہ تعالیٰ سبھی سن لیں گے، بالفعل آپ جیسے صوفی صافی منش کو حضرت شیخ مجدد الف ثانی صاحب رحمہ اللہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور اس عینِ ہدایت کے

---

[1] رافضی مجتہد غلام حسین ساکن کنتور ضلع بارہ بنکی صوبہ یو پی کی طرف اشارہ ہے جو ندوۃ العلماء کے اجلاس اول منعقدہ ۱۳۱۱ھ واقع کانپور میں ناظم ندوہ کی دعوت پر شریک ہوئے تھے۔

اقتثال کی امید رکھتا ہوں۔ حضرتِ ممدوح اپنے مکتوبات شریفہ میں ارشاد فرماتے ہیں :

"فسادِ مبتدع زیادہ تر از فسادِ صحبتِ صد کافرست"

مولانا! خدارا انصاف، آپ یا زید یا اور اراکین مصلحتِ دین ومذہب کو زیادہ جانتے ہیں یا حضرت شیخ مجدد؟ مجھے ہرگز آپ کی خوبیوں سے امید نہیں کہ اس ارشاد ہدایت بنیاد کو معاذ اللہ لغو و باطل جانئے اور جب وہ حق ہے اور بیشک حق ہے تو کیوں نہ مانئے جس سے ظاہر کہ کافروں کے بارہ میں فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین کا حکم ایک حصہ ہے تو بدمذہبوں کے باب میں سو حصے سے بھی زیادہ ہے۔

مولانا! انشدک اللہ باللہ العزیز الجبار وبحق دین الاسلام وبحق النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کہ پرچۂ سوالات کو اول تا آخر بنظرِ غور صاف قلب سے ملاحظہ فرمائیے اور کتب ندوہ مثل ہر دو روئداد رسالہ اتفاق ومضامین نظم ونثر وغیرہا پر منطبق کرتے جائیے، دیکھئے تو مقرر صاحبوں کی سیف زبان محرر صاحبوں کی تیغ بیان کے سنیت کا کہیں تسمہ بھی لگا رکھا ہے۔

مولانا! میں آپ کو سنی فاضل نہ جانتا تو بار بار یوں بالحاح گزارش نہ کرتا، پھر عجب عجب ہزار عجب کہ آپ نظر نہ فرمائیں یا سچے خادم سنت واہلِ سنت کی گزارشوں کو معاذ اللہ تعصب ونفسانیت کے سوءِ ظن پر لے جائیں۔ واللہ العظیم کہ ناحق کوششوں کا یہ کہنا لکھ لیا گیا اور فردا باز پرس وجزا، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۰ اللھم اغفرلی وللمؤمنین واھدنا جمیعا الی الصراط المستقیم۔ ایک خالص اسلامی قلب سے ادھر توجہ کیجئے، میں بشہادت رب العزت کہتا ہوں وکفی باللہ شھیدا کہ فقیر کے اعتراضات زنہار زنہار! تعصب ونفسانیت پر مبنی نہیں، صرف دینِ حق کی حمایت اور اہلِ سنت کی خیر خواہی مقصود

ہے، بالفرضِ باطل یہ فقیرِ نالائق ننگِ خلائق، نفسانیت بھی کرتا تو حضرت فضل العلماء تاج الفحول، محب رسول مولانا مولوی محمد عبدالقادر بدایونی[۱] کو معاذاللہ نفسانیت پر کیا حامل تھا؟ فرض کرو کہ آپ ان کی صفاتِ ملکیہ سے آگاہ نہیں تو کیا استاذ المدرسین بقیۃ الماہرین جناب مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب[۲] کو بھی ندوہ سے تعصب و نفسانیت ہے؟ خدا را کسی ضدی عامی کی نہ سنئے، اپنے سچے خیر خواہوں کی بات پر کان رکھئے۔ چلئے یہ بھی مانا کہ یہ سب کسی کی خیال میں نفسانیت پر ہوں مگر جو بات کہی گئی اسے غور تو فرمالیجے، اگر اس کے تسلیم میں دینی نفع اور انکار و اصرار میں مذہبِ حق کی سخت بدخواہی ہو تو نفسانیت والے آپ کے بھلے کی ہی کہتے ہیں، اس پر کیوں کم نگاہی ہو؟

مولانا! بعنایتِ الٰہی صوفی آپ، عالم آپ، مناظر آپ، آپ کو کسی کے بتلانے کی کیا حاجت؟ غالباً وہ خبر سماعی کہ بعض علمائے کرام نے مجھے حیدرآباد سے لکھی، ضرور حق ہوگی کہ مولانا ناظم علیل تھے۔ یہ روداد بعض کذا و کذا حضرات نے لکھی اور ان کی طرف منسوب ہوئی، جو مضامینِ دیگراں مندرج ہیں ان پر بھی نظرِ تفصیلی کی مہلت نہ ملی میں امید کرتا ہوں کہ غالباً ایسا ہی ہوگا۔ اب تمام کتبِ ندوہ مطبوعہ مفصلاً بالاستیعاب ملاحظہ

۱؎ مشہور عارف و عالم سیف اللہ المسلول حضرت مولانا معین الحق فضل رسول بدایونی کے فرزندِ اصغر، علوم میں علامہ فضل حق خیرآبادی کے شاگردِ رشید، ظاہر و باطن کے جامع تھے، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے قصیدہ "چراغ انس" میں ان کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا ہے اور ان کے مدارج و مراتب کو واشگاف کیا ہے، اصلاحِ مفاسدِ ندوۃ العلماء کے خواستگاروں کے وہ قافلہ سالار و امام تھے۔ ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۹ھ ان کا سالِ وفات ہے، مرقد بدایوں میں ہے۔

۲؎ نامور صاحبِ تدریس عالم و صوفی، اپنے زمانہ کے استاذ الکل اور مرجعِ طلبہ تھے، مجلسِ ندوۃ العلماء کی صدارت آپ کے سپرد تھی، آخری زمانہ میں ندوہ کی دین بیزاری سے بیزار ہو کر علیحدہ ہو گئے تھے۔

ہوں، آپ پر خود عیاں ہو جائے گا کہ آشکارا و نہاں کس کس قدر مخالفت شدیدہ مذہب سنت و ائمۂ اہلِ سنت کی صریح توہین اصحابِ بدعت نہ اصحابِ بدعت کہ خود مذاہبِ بدعت کی علانیہ مدح و تحسین حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ میں اختلافِ عقائد ہے، وہ بھی اس حد پر کہ ایک کے عقیدہ سے باقی تین پر کفر لازم، ان کے عقائد کی رو سے خیال کیا جائے تو باہم اسلامی شرکت بھی نہ رہے، مذہبِ اہلِ سنت کچھ یقینی حق نہیں بلکہ رفضی، خارجی، ناصبی فلاں فلاں سب حق پر ہیں، سب ہدایت پر ہیں، اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہے، سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے، سنیوں، رافضیوں کے خلافی عقائد میں اہلِ سنت کا کوئی عقیدہ قطعی الثبوت نہیں۔ ابوبکر صدیق و عمر فاروق کا امامِ برحق ہونا یا جنتی ہونا درکنار، سرے سے ان کے مسلمان ہونے کا ہی ثبوت قطعی نہیں، نہ دیدارِ الٰہی قطعی الثبوت، نہ القدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ قطعی الثبوت، نہ قرآن موجود کا محفوظ و تام مطابق ما انزل اللہ ہونا قطعی الثبوت، قرآن مجید انگریزی، پنڈتائی، سب کچھ پڑھنے کی فضیلت میں اترا ہے، اللہ عزوجل شفاعت سے ناچار ہو کر گناہ بخشدیتا ہے، الیٰ غیر ذٰلک من الضلالات الواضحۃ و الکفریات الفاضحۃ۔

کیا معاذ اللہ آپ سا فاضل، صوفی کامل، ایسی بددینیوں گمراہیوں کو روا رکھتا ہے یا ایسی شرکتوں پر راضی ہو سکتا ہے؟ حاشا و کلا! بحمد اللہ مجھے اس وقت تک آپ کی طرف سے یاس نہیں۔

مولانا! خدا را انصاف، کیا ہندوستان سے علمائے اہلِ سنت معاذ اللہ معدوم ہو گئے؟ کیا وہ ایسی باتوں کو پسند کریں گے؟ کیا وہ ان پر صریح ضلال و نکال کا حکم نہ دیں گے؟ اور جب ایسا ہے تو جبکہ باذن الملک العزیز الجبار جل جلالہ علمائے حقانی کی یہ تحریرات چار طرف سے گھنگھور بادلوں کی طرح اٹھ تی، گرجتی، حق کی بجلیاں چمکاتی آئیں تو ملاحظہ ہو کہ ان سے خرمنِ ندوہ پر کس اثر کی امید ہے؟ ذرا مصلحت بینی و عاقبت

اندیشی کا پہلو لئے ہوئے، مولانا! اس سے تو شاید یہی بہتر ہے کہ ندوہ اس کا موقع ہی نہ آنے دے۔ خدارا انصاف مصلحت کس طرف ہے؟

پر ظاہر کہ ندوہ بعد خلافِ علمائے اہل سنت نام ندوۃ العلماء کا تو مستحق ہونے سے رہا ہاں کوئی آزادی کا جلسہ بن کر رہے جیسے نیچری صاحبوں نے (جنہیں آپ اپنے عنایت ناموں میں بے دین فرما رہے ہیں اور فی الواقع وہ بے دین ہیں مگر مضامینِ ندوہ میں انہیں نامور اہل الرائے مسلمان چھاپا گیا ہے) کھول کر کہہ دیا کہ ہم جو کام مدت سے کر رہے ہیں اور صرف چند شخص اپنے ہم خیال وہم داستان کر پائے ہیں، اب ندوہ سے امید پڑتی ہے کہ اسے پورا کرے گا اور لطف یہ کہ اس پوری چھپی ہوئی ہجوِ ملیح کو ندوہ کی مدحِ شیریں سمجھ کر مضامینِ ندوہ میں نقل فرمالیا گیا۔

مولانا! افسوس ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ امور تحریروں سے حل نہیں ہوسکتے، کرم فرمایا! تحریر نے کیا قصور کیا؟ اور یوں ہیں سہی تو مباحثہ نہ کیجئے، مجادلہ نہ کیجئے، صرف حق کا سمجھنا سمجھانا ہے، وہ غور کیجئے تو ابھی کھلا جاتا ہے، نہ تحریر کی ضرورت نہ تقریر کی حاجت۔ آپ کا خیر خواہ نیاز مند صرف اتنا چاہتا ہے کہ کسی طرح آپ اعمالِ نظر و استعمالِ فکر فرمائیں، سوالاتِ مرسلہ کا جواب نہ دیا سہی، اب مختصر سوال حاضر کرتا اور ملک جبار جل جلالہ کے کلام سے دو آیتیں یاد دلا کر یوں ہی ڈاک ان کا جواب مانگتا ہوں، آپ عالم ہیں، کتمانِ علم و شریعت نہ فرمائیں گے، آپ ان معاملات سے آگاہ ہیں، اخفائے شہادت نہ فرمائیں گے اور اس کا جواب بھی عطا نہ ہو تو مولانا! یہ آپ کا نیاز مند حقِ خیر خواہی ادا کر چکا، آپ فرماتے ہیں "زبانی ہم اور آپ بیٹھ کر صاف کرلیں گے" مولانا! خدا جانے وہ صاف کرنے کا دن کونسا آئے گا، پیش از انعقادِ جلسہ طے ہونا لازم ہے، نجاست میں اختلاف ہے، کھانے سے پہلے سمجھ لینا چاہیئے یا کھا کر سوچ لیں گے کہ پاک تھا یا ناپاک؟

مولانا! اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ آپ اپنے پاک دل، صاف طینت کو

کام میں لائیں۔ فقیر اس نیاز نامہ اور اس طلبِ شہادت و طلبِ حکمِ شریعت کا جواب جلد عطا فرمائیں
و باللہ التوفیق۔

آخر میں بفضلہ تعالیٰ بحیثیت ایک سنّی فاضل ہونے کے آپ کو یہ اعلیٰ مبارک دیتا ہوں
کہ حضرت مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب نے ندوہ کے خلاف پر مہر فرما دی والحمد للہ
رب العالمین۔

اس نیاز نامہ کے جواب کا انتظار رہے گا، اگر ہنوز روز اول تو امید ہے کہ ان شاء اللہ
تعالیٰ پہلے وہ مبارک مہری ہی چھپ کر ارسالِ خدمت ہو، یہ چند استفتا دو استفتا اس
غرض سے جداگانہ حاضر کہ بعد ثبتِ شہادت و فتویٰ مزین بمہر و دستخط شریف فرما کر واپس
عنایت ہو۔ زیادہ نیاز۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولانا ذا الحسنات زید شرفکم

بعد اتحاف تحفۂ سنیۂ سنیّہ ملتمس سامی نامہ سرمۂ چشم انتظار ہوا۔ مولانا! بکمال ادب چند
عرض بے غرض محض بغرضِ تحقیقِ حق کی اجازت مانگتا ہوں، للہ! بے جا جدال و خصام یا کسی
نا ملائم مرام پر محمل نہ فرمائیں۔ میں اور آپ دونوں (ذرا قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا لیجے) مل کر دعا
کریں کہ اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا
وارزقنا اجتنابہ آمین۔

مولانا! سب سے پہلی گزارش طلبِ جوابِ سوالات ہے، اللہ و رسول و دینِ
اسلام کا واسطہ یاد دلا چکا، اللہ عزوجل کے کلام پاک سے آیتیں سنا چکا ہوں، ان کے علاوہ
آپ خود ہی جو ر ...د ارسالِ دوم میں فرما چکے ہیں کہ جواب نہ دیا جائے تو عام طور سے لوگوں کو

مذدہ کی طرف سے بد دلی ہوگی' بہت غیر مناسب ہے کہ لوگ کسی امر کی ہدایت چاہیں اور نہ کی جائے، قطع نظر بدنمائی وبد دلی کے مواخذۂ اخروی کا بھی خوف ہے"

مولانا! مقاصدِ سوالات تو ظاہر باہر تھے کہ بہت باتیں تحریراً و تقریراً صریح مخالف اہلِ سنت بلکہ بعض مبائن نفس ملت شائع کی گئیں، جابجا عقائدِ سنت کی توہین وتہجین اصحابِ بدعت کی مدح وتمکین خود ا ہوا ئے بدعت کی تخفیف وتہوین بلکہ صراحۃً ان سب کی تحسین د تزئین، پھر یہی نہیں کہ چند نفر بلند علین رکن رکین بلکہ علانیہ عامۂ مسلمین کو تاکید متین کہ گمراہوں سے مل کر ایک ہو جانا فرضِ مبین، یہاں تک کہ یہ نہیں تو ایمان ہی نہیں - خدارا اگر یہ سنّیوں کا جلسہ ہے تو مذاہب اہلِ سنت یوں کند چھریوں سے کیوں ذبح کیا جاتا ہے اور اگر اور لوگوں کا مجمع ہے تو علمائے اہلِ سنت کا نام لے کر سنّی بیچاروں کو کیوں مغالطہ دیا جاتا ہے؟

افسوس آپ نے سوالات پر غور نہ فرمایا کہ مقصدِ اسکا خیال نہ آیا - مولانا! الحمد للہ آپ اقرار فرماتے ہیں کہ آپ کو تسلیم امر واقعی میں عذر نہ ہوگا، جانا! یہی تو جب سے عرض کیا گیا کہ امور واقعیہ تسلیم فرمالیجے جو نا واقعی سمجھیے وجہ بتا دیجے پھر خدا جانے یہ قوتِ فعل اور یہ استقبالِ حال کب تک ہو -

مولانا! وہ انغارِ شخصہ جنہیں آپ بری سمجھے یا ان کی برارت کے امیدوار ہوئے اگر سوالاتِ فکر سامی میں آئے تو بجائے امیدِ برارت ان سے برارت فرماتے - مولانا! آپ نے عذر اعتراضات میں قاعدۂ مسلّمۂ فقہیہ الضرورات تبیح المحذورات پیش کیا، الحمد للہ کہ ان باتوں کا حرام وممنوع ہونا تو تسلیم فرمالیا - رہا ضرورت کا حصول اور یہاں اس کا حد تحلیل حرام تک وصول، اس کا بارِ ثبوت آپ پر رہا ورنہ تحلیل کا کلیۂ مرسلۂ باطلہ وحقیقۃً مہلکہ کہ نامقلد رکن کے رکوب تقلید سے روداد دوم میں ارشاد فرمایا اور اس کی بنار پر حنفیہ شافعیہ مالکیہ حنبلیہ چاروں گروہ اہلِ سنت پر ایک دوسرے کے عقائد سے کفر لازم بنایا، جب حضرات ائمہ اربعہ برادروں کے محرماتِ اجتہادیہ کو اپنے اجتہاد میں حلال جاننے سے

معاذاللہ لزوم کفر رہا تو خود ان امور کو حرام و محظور مان کر کسی عذر بے دلیل پر اپنے لیے حلال کر لینے سے التزامِ کفر یا کم از کم لزوم ہی نہ عائد ہوگا۔

مولانا! شاید وہ ضرورت و مجبوری حدِ اکراہ شرعی میں پوری کہ اجرا و اشاعتِ کلماتِ کفریہ کو بھی روا جانا۔ رہا قلب مطمئن، اس کا خدا دانا۔ مولانا احکامِ محکمہ خدا و رسول نہ ممکن الزوال نہ تغیر معقول، یہ عرف و مصالح حاضرہ کے فروع نہیں جن میں تنوعِ افتائے قدما و متاخرین، کاش! سوالات پر نظر فرماتے تو انہیں میں ان کا جواب شافی پاتے۔

مولانا! آپ ظاہر فرماتے ہیں کہ بدمذہبوں کی شرکت کرنے میں آپ نے تقیہ کیا ہے، میں نہیں جانتا کہ یہاں تقیہ کا کیا محل یا سنی کو اس تقیہ شنیعہ سے علاقہ کیا ہے ملاحظہ ہو چند روز صحبت نے علماء پر تو یہاں تک اثر کیا عوام بے چاروں کا کیا کہنا؟

مولانا! تقیہ سہی مگر اس کی خبر تو اپنے دل ہی تک رہی، عام عوام کو جو تمام ضالین سے اتفاق اتحاد کے احکام جا رہے ہیں، وہ بے چارے کیا جانیں کہ یہ احکام خلافِ باطن و مخالفِ شریعت اور وہ اقوال منافی اہلِ سنت، بربنائے مصلحت تقیہ کی بدولت آ رہے ہیں، مجھے فرما دیا تقیہ کیا ہے، عام سے کہنے کی صورت کیا ہے؟ اعلان ہو تو تقیہ کہاں نہ ہو تو عوام میں مذہب کا تقیہ کہاں؟

مولانا! جو طریق عمل یعنی اعراض و اغماض آپ مفید بتاتے اور اس بنا پر عامۂ متکلمین اہلِ سنت، ائمہ سلف سے شاہ عبد العزیز صاحب وغیرہ علماء تک سب کو خاطی و ناعاقبت اندیش بتاتے ہیں۔ افسوس کہ آپ کے یہاں رکن رکین مشیر دانی پروفیسر علی گڑھ کالج جناب شمس العلماء نعمانی اسے محض ناکافی فرماتے ہیں (ملاحظہ ہو مضمون ثالث مضامین اربعہ) اور ہاں ایک انہیں پر کیا ہے آپ اور تمام مقررین ندوہ باہتمام تام ردِّ کفرہ کی طرف بلا رہے ہیں، کیا ان کوششوں سے انھیں ضد نہ چڑھے گی، ہٹ نہ بڑھے گی؟ یہ اگر ضد کے باعث اور زیادہ اشاعتِ بدعت پر کمر باندھیں گے وہ اشاعتِ کفریہ کس کر باندھیں گے ان میں کون بدتر ہے؟

ہاں یہ کہیئے کہ مسلمانوں پر اس کا کم ضرر ہے کہ کافر کی بات مسلمان کے کان میں سیسے اثر ہے،
ہاں اب راہ پر آگئے اور قاعدہ اہم فالاہم کے معنی سمجھ لیئے، واقعی ردِ اہلِ بدعت ہی اہم و
آکد اور اس کی ضرورت اتم واشد اور نہ سہی تاہم ذرا فہم کی جانب لیئے ہوئے، قاعدہ
بے محل اجرا ہو رہا ہے، ردِ کفار و ردِ بدعت میں تضاد ہی کیا ہے؟ جب دونوں ایک
ساتھ ممکن بلکہ برابر واقع تو اہم کے لیئے مہم کو چھوڑنا توہم ضائع۔

مولانا! الحمدللہ آپ ان ارشاداتِ جناب مجددیت مآب کو بہت بجا و درست
بتلاتے ہیں اور واقعی ایسا ہی ہے مگر خدارا انصاف وہ مقصد و اتفاق تو یہیں سے رخصت
ہو گیا۔ اللہ اکبر! جن کی نرمی صحبت سو کافروں کی صحبت سے زیادہ دینِ حق کو ضرر رساں معاذ اللہ
ان سے اتحاد ملنے، ایک ہو جانے کے ضررِ اشد و اخبث کا ٹھکانا کہاں!

مولانا! کلامِ مذکور میں لفظِ صحبت ہے، صحبت کی تقسیم طول و قصر سے آپ نے
بھی سنی، پھر یہ رہنا رکھنا کس لفظ کے معنی؟ یوں بھی سہی تو آپ ہر جگہ موردِ ایراد، سال میں تین
چند تفریعیں سے اپنی صحبت رکھنے ہی کو ٹھہراتے اور جواب میں خلق، مروت، تقیہ بتاتے
ہیں، اس اتحاد و اتفاق کا صبر کس پر پڑے گا جو ندوہ کے ناولوں کا ہیرو رہا ہے جو عظیم
مقاصدِ ندوہ بنا ہے جس کے بغیر نمازیں مردود، روزے اکارت، نماز روزہ درکنار ایمان
ندارد تو وہ اس رہنے رکھنے سب سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ للہ انصاف بجنابِ
مجدد کا فرمانا کیا ٹھیک چلا ہے، دیکھیئے نا! یہ مذہبی مضرتیں، یہ دینی فضیحتیں کہ خود سنیوں
کے قلم ردِ سنیت لکھیں انھیں صحبتوں کا پہلا نتیجہ ہے، کسی کافر کی صحبت سے بھی یہ گل کھلا
ہے؟ اور ہنوز ابتدائے عشق ہے، ابھی تو الا یا ایہا الساقی ہی پڑھا ہے۔

مولانا! گمراہوں کے سب و شتم سے تحفظ کو قرآنِ عظیم نے یہ ارشاد فرمایا کہ ان کے
معظمین کو گالی نہ دینا معاذ اللہ! یہ فرمایا کہ ان سے مل کر ایک ہو جاؤ، غیرت اٹھاؤ، مذہبی
راہ سے اختلاط رکھو، اتفاق کرو، یک رنگی و اتحاد کا دم بھرو، مذاہبِ باطلہ کی تحسینیں

ہوئے، عقائدِ اہلِ حق کی توہین نہ ہو ئے، فضیحت کن نزاع نوجاتی رہی، اگرچہ دین و مذہب کے تج دینے ہی سے ؎

جنگِ اغیار را ز سر بنہید
یار را کشتہ زیں خطر برہید

مولانا! ابھی ندوہ ایک آروی[1] صاحب کا اپنے عقائدِ باطلہ سے دستبردار ہونا اور ہزاروں کے مجمع میں توبہ کرنا جسے بار بار اپنے خطوط میں تفاخراً لکھتے اور یہاں بھی تجربے سے اسی طرف اشارہ کرتے ہیں، ذی علم سنی سلمہ اللہ نے ان کا شافی جواب گزارش کر دیا تھا اور نقلِ عبارت اقرار نامہ میں جو قطعِ الفاظ و تحفظ و احتفاظ کو کام فرمایا گیا، اس کی طرف بھی بہ نہایت خوش اسلوبی و مراعاتِ ادب کا اشارہ کیا تھا مگر افسوس کہ آپ نے اس پر بھی لحاظ نہ فرمایا، ذرا اسی خط پر نگاہِ انصاف ہو کہ دعوی بالعکس کا غبار صاف ہو۔

مولانا! آپ فرماتے ہیں کہ یہ میرا مقصد نہیں ہے کہ موقع پر احقاقِ حق نہ کیا جائے، اللہ کرے ایسا ہی ہو مگر تقریر متعلق دار الافتاء تو کچھ اور سناتی ہے۔ مسائلِ نکاح و طلاق کا جواب نہ دیے جانے پر وہ کچھ فرمایا کہ گذرا اور نیز ارشاد ہوا "جب کوئی صاحب مسئلہ دریافت کریں اور انہیں جواب نہ ملے یا اتنی دیر ہو کہ مایوس ہو جائیں یا وقت ٹل جائے تو ان کے لئے دریافت نہ کرنے اور جو جی میں آئے عمل کرنے کا بہت بڑا حیلہ ہے، یہ حالت عوام کو کسقدر بے توجہی و مطلق ناانصافی کا باعث ہو سکتی ہے"، مگر نزاعیہ مسائلِ اہلِ حق و باطل کی نوبت آئی، مطلقاً مذاہب کی وصیت فرمائی کہ ان کے جواب سے سکوت رہے،

---

[1] مولانا محمد ابراہیم آروی، غیر مقلدوں کے بڑے عالم تھے، انھوں نے ندوی علماء کی تحریک پر احناف پر نشتر کیے طعن کرنے سے توبہ کی تھی جسے بعد میں شائع بھی کر دیا گیا تھا، فاضل بریلوی نے ان کے پر فریب توبہ نامہ کی طرف مولانا مونگیری کی توجہ مبذول کرائی ہے۔

اب نہ بدنمائی کلام کا الزام نہ بددلی عوام، نہ مذہب میں مطلق العنانی ہوجانے کی پرواہ، نہ خوف مواخذۂ آخرت گزرا فانا للہ ثم انا للہ!

مولانا! دینی امر میں کسی عالم سے خط وکتابت مجھے نہیں معلوم کس حد تک کی معصیت اور آپ کے فیصلہ کو اس پر تقدم کی کونسی ضرورت؟ حالانکہ وہ فیصلہ بھی ہولیا تھا یعنی سکوت اور نظرِ ثانی میں کیا ہونا تھا؟ وہی سکوت، آخر دیکھئے نہ یہ فیصلۂ ثانی، اس کا بین ثبوت، پھر وہ لکھنا بھی آپ کی خیر خواہی پر مبنی تھا کہ شاید انہیں کا سمجھانا مؤثر ہوتا۔

مولانا! جناب کا جبروتی دعویٰ کہ "یاد رکھ کہ تجھے نقصان پہنچے گا" اس کی نسبت کچھ عرض کرنے کی حاجت کیا ہے؟ میں نے ایک رب وحدہ لاشریک لہٗ عزوجل تبارک و تعالیٰ کو مالکِ نفع وضرر جان لیا ہے، وہ مجھے ضرر دینا نہ چاہے تو کسی کے کہے سے کیا ہوسکتا ہے؟ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا. ھو مولانا علیہ توکلنا والحمد للہ رب العٰلمین۔

ہاں مجھی کو سہو ہوا، آپ کے لفظ یہ ہیں کہ "تو نقصان اٹھائے گا" الحمد للہ میری بھی تمنا یہی ہے کہ جتنے نقصان ہیں سب اٹھا دوں۔ اے میرے رب! میری مدد فرما! آمین۔ مولانا! بحمد اللہ تعالیٰ میں حق پر ہوں اور حق اپنے متبع سے جدا نہیں ہوتا پھر اوروں کی جدائی کی کیا پرواہ؟ آپ نے حدیث سنی ہوگی کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: رحم اللہ عمر ترکہ الحق مالہ من صدیق (اللہ عمر پر رحم کرے اسے حق نے اس حال ہی چھوڑا کہ اس کا کوئی یار نہیں) طلب الحق غربۃ ع

ما در دو جہاں غیر خدا یار نداریم

اگر بجرم اتباعِ حق کوئی صاحب علیحدہ ہوں افسوس ہوگا مگر ان کا کہ کیوں حق سے جدا ہوتے نہ اس کا کہ کیوں مجھ سے خفا ہوئے؟ کیا حمایتِ سنت سے علمائے اہلِ سنت علیحدہ ہوجائیں گے؟ یہ آپ کا خیال ہے بلکہ بشرطِ وصف اس کا سلب ضروری اور صدق محال ہے،

اور جو سنی نہیں ان کی جدائی سے کیا ڈرائیے، ان کی نسبت تو عرض ہی کر رہا ہوں کہ دور رہئے الگ ہوجائیے، کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ فرمایا ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم معلوم نہیں کہ آپ ترکِ امتثال و حکم محکم حضور پُر نور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیا عذر رکھتے ہیں، الٰہی توفیق باد و رفیق باد بحرمۃ محمد سید الاسیاد وصحبہ الھداۃ الامجاد علیہ وعلیہم صلوات الجواد آمین۔

خیر یہ تو طالب علمی کی آن تھی کہ آپ نے جو فرمایا اس کا ضروری و اجمالی جواب حاضر لایا کیلا یظل بالسوید اءِ مجالا و ان من نادی السنۃ علی السنۃ مجالا، اب پھر اصلِ مطلب عرض کروں فان النہایۃ ھی الرجوع الی البدایۃ۔

مولانا! آپ کے سچے نیاز مند کو ہرگز یہ یقین نہ تھا کہ باوصف یاد دہانی آیاتِ قرآنی و احکامِ ربانی ان محدود سوالوں کے جواب سے بھی پہلو تہی فرمائی جائے گی۔ میں پھر دست بستہ ہزار منتوں کے ساتھ کتاب اللہ و کتاب الرسول یاد دلاتا اور ستر سوالوں کے جواب آپ اور جملہ ارکین ورا ان آٹھ کا فوری جواب آپ جیسے عالم مکین سے مانگتا ہوں خدارا انصاف نگاہ سے جواب دیں تو دیکھئے انشاء اللہ تعالیٰ حق ابھی کھل جائے گا جب تک سوالوں پر غور نہیں شب درمیان ہے، ان پر نظر ہوتے ہی وہ دیکھئے آفتابِ حق روشن و عیاں ہے۔

مولانا! یہ طلبِ جواب میں تیسرا عریضہ ہے اور ابلاغ کے اعذار کی تین پر انتہا ہے، اگر اس پر جواب عطا ہوں، زہے نصیب ورنہ صرف اسی قدر اطلاعاً تحریر فرما دیں کہ جواب نہ دیں گے یا جواب فضول یا اور جو عبارات اسی معنی کے تادیہ میں آپ کو مقبول۔ اس سے زائد جواب سے خارج، بالائی باتوں سے معافی مامول اور انہیں محض ناقابل التفات و

ناسحق لحاظ سمجھنے کی اجازت مسؤل۔

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر

الفاتحین، امین امین یا خیر الراحمین وصلی اللہ تعالٰی

علی سید الھادین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

امین والحمد للہ رب العالمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ از بریلی

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

بنام مولانا حاجی محمد لعل خان مدراسی مرحوم

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، ناصرِ ملت حاجی منشی محمد لعل خاں صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : مولیٰ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے، تنیس۳۰ روپے اور ایک نسخہ جدول ضرب حاضر ہے، کی قیمت کے ہوئے دو روپے گیارہ آنہ بھیجے، اس میں ۱۹۱۷ء کی المنک میرے لئے خرید کر محصول کے ٹکٹ لگا کر بھیجدیجے، اگر المنک ابھی نہ آئی ہو جب آئے بھیجدیجے۔

مولانا ظفر الدین صاحب نے تسہیل التعدیل کا کام ماشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد کیا، جزاہ اللہ تعالیٰ خیر جزاء۔ مدرسۂ شمس الھدیٰ کے لئے آدمی وہی تجویز کریں، مجھے اطلاع دیں، تین مہینے کی چھٹی لیں گے تو کم از کم اس میں نصف کا میں مستحق ہوں ورنہ ہونا تو دو ثلث چاہیئے تھا۔

آپ نے چند وزن لکھے ہیں اس میں کیا ہوتا ہے؟ یہ نوٹ توکلا علی اللہ تعالیٰ یونہیں بھیجتا ہوں، ان کی رسید سے جلد مطلع کیجے، پھر خیال یہی ہوا کہ منی آرڈر ہی مناسب ہے۔

مولانا ظفر الدین وسائرِ اہلِ سنت کو سلام، والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

دوم شوال ۱۳۳۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ مولٰنا المکرم ذی المجد والکرم حامیٔ سنت، ماحی بدعت جناب
خلیفہ تاج الدین احمد صاحب زید کرمہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : مکرمی مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری سلّمہٗ فقیر کے یہاں کے اعز طلبہ سے ہیں اور میرے بجان عزیز، ابتدائی کتب کے بعد یہیں تحصیلِ علوم کی اور اب کئی سال سے میرے مدرسہ میں مدرس، اس کے علاوہ کارِ افتار میں میرے معین ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ جتنی درخواستیں آئی ہوں سب سے یہ زائد ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا (۱) سُنّی خالص مخلص، نہایت صحیح العقیدہ، ہادی مہدی ہیں (۲) عام درسیات میں بفضلہٖ تعالیٰ عاجز نہیں۔ (۳) مفتی ہیں (۴) مصنف ہیں (۵) واعظ ہیں (۶) مناظرہ بعونہٖ تعالیٰ کر سکتے ہیں (۷) علمائے زمانہ میں علمِ توقیت سے تنہا آگاہ ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے زواجر میں اس علم کو فرض کفایہ اور اب ہند بلکہ عامۂ بلاد میں یہ علم علمار بلکہ عامۂ مسلمین سے اٹھ گیا۔ فقیر نے بتوفیقِ قدیر اس کا احیار کیا اور رسالے صاحب بنانا چاہے جس میں بعض نے انتقال کیا، اکثر اس کی صعوبت سے چھوڑ بیٹھے، انہوں نے بقدرِ کفایت اخذ کیا اور اب میرے یہاں کے اوقاتِ طلوع وغروب ونصف النہار ہر روز وتاریخ کے لئے اور جملہ اوقاتِ ماہِ مبارک رمضان شریف کے لئے اب یہی بناتے ہیں۔

فقیر آپ کے مدرسہ کو اپنے نفس پر ایثار کر کے انہیں آپ کے لئے پیش کرتا ہے
اگر منظور ہو تو فوراً اطلاع دیجئے کہ اپنے ایک اور دوست کو میں نے روک رکھا ہے
کہ ان کی جگہ پر مقرر کر دوں، اگرچہ دو عظیم کام یعنی افتاء و توقیت اور ان سے اہم تصنیف
میں وہ ابھی ہاتھ نہیں بٹا سکتے، اسی طرح وعظ و مناظرہ بھی نہیں کر سکتے مگر یہ وہاں گئے
تو جس نے انہیں ان کاموں کا اپنے کرم سے بنا دیا ہے ان کو بھی بنا سکتا ہے،

والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری بقلم خود
۵ شعبان المکرم ۱۳۲۸ھ

؎ محب گرامی میاں محمد الدین کلیم قادری صاحب نے "تذکرہ مشائخ قادریہ لاہور" میں حضرت ملک العلماء کے دارالعلوم نعمانیہ لاہور میں مدرسی کے تعلق کا ذکر کیا ہے، انہیں غلط ذرائع سے یہ علم ہوا۔ حضرت بحیثیت مدرس لاہور کبھی بھی تشریف نہیں لے گئے۔ خلیفہ تاج الدین مرحوم کے حالات کے لئے "تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور" مرتبہ مخدومی علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم اے دیکھی جائے۔

(۱)

۷۸۶

راحتِ جانم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : مضمون دیکھ کر اغلاط بنا کر بھیج دیا، حدیث شریف صحیح کا ارشاد ہے ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا بے شک اللہ ہر صدی کے ختم پر اس امت کے لیے ایک مجدد بھیجے گا کہ امت کے لئے اس کا دین تازہ کرے گا پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبد العزیز تھے، دوسری صدی کے مجدد امام شافعی و امام محمد و امام علی رضا و علیٰ ہذا القیاس، یہ خیال کہ صرف مجددِ الفِ ثانی، مجدد ہوئے اور یہ کہ مجدد ہزار سال بعد ہوتا ہے، سب جاہلانہ خیال ہیں۔ کل سے بہت پریشان ہوں، دعا فرمائیے۔

فقیر احمد رضا قادری غفی عنہ ۵ رجب مرجب ۱۳۳۲ھ

(۲)

۷۸۶

راحتِ جانم برادرِ دینی مولوی عرفان علی سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : نفی العار کی کاپیاں ہو رہی ہیں، سلامۃ اللہ لاہل السنہ غالباً آج چھپ گیا ہو، ماہِ مبارک کے سبب مطبع والے بھی بہت سست کام کرتے ہیں۔ قاضی عطا علی صاحب کا مضمون شاید بعد رمضان دیکھا جائے، آپ کی شادی کب کی ہے؟

میرا ارادہ ضرور ہے کہ :

یہ سر ہو اور وہ سنگِ در، وہ سنگِ در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

وقتِ مرگ قریب ہے اور میرا دل ہند تو ہند مکہ معظمہ میں بھی مرنے کو نہیں چاہتا اپنی خواہش یہی کہ مدینہ طیبہ میں ایمان کے ساتھ موت اور بقیع مبارک میں خیر کے ساتھ دفن نصیب ہو اور وہ قادر ہے۔ بہر حال اپنا خیال ہے مگر جائیداد کی جدائی یہ لوگ کسی طرح نہ کرنے دیں گے۔ خریدار کو مجھ تک پہونچنے ہی نہ دیں گے، کوئی منقول شئے نہیں کہ بازار بھیج کر نیلام کر دی جائے اور خالی ہاتھ بھیک پر گزر نے کے لئے جانا نہ شرعاً جائز نہ دل کو گوارا، دعا کیجئے کہ ہر بات کا انجام بخیر ہو۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۸ ر ماہِ مبارک ۳۲ھ

(۳)

۷۸۶

برادرِ دینی و یقینی سلمہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' : بھوالی، شہر درکنار گاؤں بھی نہیں، پہاڑ کی تلی میں چند دوکانیں اور مسافروں کے ٹھہرنے کے معدود مکان، اس میں جمعہ و عید نہیں ہو سکتے، نینی تال شہر ہے اس میں صرف دو مسجدیں ہیں، ایک چھوٹے بازار دوسری بڑے بازار میں، جہاں میرے احباب اہلِ سنت رہتے ہیں، اس مسجد کا امام ایک دیوبندی ہے، سنیوں نے مدتوں سے اس کے پیچھے نماز چھوڑ دی ہے صوفی[1] عنایت حسین صاحب کی دوکان میں جمعہ و عید پڑھتے ہیں، مجھے انہیں احباب نے

---

[1] اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت قدس سرہ کے مرید و خلیفہ، بریلی شریف کے باشندہ تھے۔

نماز پڑھنے کو بلایا تھا، اسی دکان میں جماعت سے جمعہ ہوتا ہے، میں نے اس رمضان شریف میں ایک جمعہ ادا کیا، اس کے بعد بھوالی چلا آیا اور اب جاکر نمازِ عید پڑھائی، عید تو عید، جمعہ کے لئے بھی مسجد شرط نہیں، مکان، دکان اور شہر کے میدان سب میں ہوسکتا ہے۔ سب احباب کو سلام۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ شب ۵ شوال مکرم ۳۳ھ

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نورِ دیدہ راحت روان من مولوی عرفان علی صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : آدمی کو اس قدر گھبرانا نہ چاہیئے، اللہ عزوجل پر توکل چاہیئے، بدمعاش لوگ ایسی دھمکیاں دیا کرتے ہیں وہ محض بے اصل باذن اللہ تعالیٰ ہوتی ہیں، صبح وعصر کے فرضوں کے بعد قبل کلام کرنے اور قبل پاؤں بدلنے کے اسی ہیئت الحیات پر بیٹھے ہوئے دس بار پڑھئے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی و یمیت وھو علیٰ کل شیئ قدیر پڑھیں، صبح کو پڑھئے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہئے اور شام کو پڑھئے تو صبح تک، عصر کے بعد نہ ہوسکے تو مغرب کے فرضوں کے بعد پڑھئے۔

(۲) صبح یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج نکلنے تک اور شام یعنی دوپہر ڈھلے سے سورج ڈوبنے تک اس بیچ میں کسی وقت دس دس بار حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ صبح کا پڑھنا شام تک ہر بلا سے امان رہے اور شام کا صبح تک۔

(۳) ۳۳ بار تینوں قل صبح و شام بھی یہی فائدے رکھتے ہیں، صبح و شام ۳۳ بار

بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمت فمن اللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ پڑھا کیجے، صبح کا پڑھنا شام تک جلنے، ڈوبنے، چوری، سانپ بچھو، شیطان، قہر حاکم سے امان ہے اور شام کا صبح تک۔ یہ تعویذ بھیجتا ہوں، بازو پہ رکھئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کیجے، فقط والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۰؍ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

(۵)

۷۸۶

برادر دینی و یقینی مولوی عرفان علی صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: مولیٰ تعالیٰ مرض دفع فرمائے اور ہر جگہ اہلسنت کی حفاظت کرے۔ شیخ عبد اللطیف مرحوم بہت خوب آدمی اور فقیر کے خاص مخلص تھے، مولیٰ تعالیٰ مغفرت فرمائے، ان کی تعزیت کیسے اور کس پتہ پر لکھوں، ہر مکان میں بعد مغرب سات سات بار اذان بآواز بلند ہوا کرے۔ سورۂ تغابن شریف روز پانی پر دم کرکے سب اپنے اپنے گھر سب کو پلایا کریں۔ یہ نقش بھیجتا ہوں، اس کی نقلیں بچہ کے بازو پر باندھیں ھ اور مرکے چشمے بند نہ ہوں، اس صورت لکھے جائیں:

۷۸۶

ھ ھ ھ ھ ///※ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ ۶ و ھ ص ــــــ م

ہر گھر سے یہ تصدق ہو خوش حال؛ دس سیر گیہوں اور پانچ آنے پیسے متوسط الحال پانچ سیر گیہوں اور ۲۰ پیسے کم استطاعت والے: سیر بھر گیہوں اور دو پیسے مسکین سنّی مسلمان کو دیں، میرا یہ خط مولوی عبد الحق صاحب و مولوی عبد الاحد صاحب اور مولوی

۲؎ یہ تمام حضرات شیخ المحدثین حضرت امام شاہ وصی احمد محدث سورتی قدس سرہ کے شاگردان رشید تھے اور اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہ سے ارادت و خلافت کا تعلق رکھتے تھے، شیخ المحدثین کے حالات کے لئے تذکرہ علمائے اہل سنت از راقم خاکسار، شائع کردہ مجلہ معارف اعظم گڑھ ملاحظہ ہو۔

عبدالحی صاحب آگئے ہوں تو انہیں اور مولوی حکیم حبیب الرحمٰن خاں صاحب اور سب احباب کو دکھا دیجئے۔

ناول حصہ دوم پہنچا۔ اس رسالہ میں میرا کیا ہے یہ تو بفضلہ تعالیٰ آپ کے ایمان کی قوت ہے کہ بعونہ تعالےٰ آپ کی زبان وقلم سے ظاہر ہوتی ہے وللہ الحمد، مولیٰ تعالیٰ برکات زیادہ فرمادے، دیوار پر تعویذ چسپاں کرنے کی اجازت نہیں جبکہ یہ بمبرصرف گورنمنٹ کرتی ہے اور اس میں اپنے نقصان کی کوئی صورت نہیں تو جائز ہے، حرج نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کے سبب اس کے ذمہ کسی خلافِ شرع احتیاط کی پابندی نہ عائد ہوتی ہو جیسے روزِ دل یا حج کی ممانعت۔

برادرم شیخ جلال الدین صاحب کو بھی بعد سلام، تمام کارڈ کا مضمون واحد ہے گھر میں سب کو دعا وسلام، رؤیت کب کی ہوئی؟ اب طبیعت بحمدہٖ تعالیٰ پہلے سے اچھی ہے، دعائیں فرمائیں۔

فقیر احمد رضا ۶ شوال المکرم ۱۳۳۴ھ

(۶)

۷۸۶

برادرم سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : مولیٰ تعالےٰ آپ کے ایمان، آبرو، جان، مال کی حفاظت فرمائے۔

بعد عشاء ۱۱۱ بار "طفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر" پڑھ لیا کیجے، اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ آپ کے والد ماجد کو مولیٰ تعالیٰ اسلامت باکرامت رکھے، ان سے فقیر کا سلام کہئے، یہی عمل وہ بھی پڑھیں، نیز آپ دونوں صاحب ہر نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور علاوہ نمازوں کے ایک ایک بار صبح وشام سوتے

وقت، بعونہ تعالیٰ ہر بلا سے حفاظت رہے گی۔ دوپہر ڈھلے سے سورج ڈوبنے تک شام ہے اور آدھی رات ڈھلے سے سورج چمکنے تک صبح۔ اس بیچ میں ایک ایک بار علاوہ نمازوں کے ہو جایا کرے اور ایک بار سونے وقت۔ آپ کے والدِ ماجد کو سلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ، بھوالی شب ۵ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

(۷)

۷۸۶

برادرِ دینی و یقینی راحتِ جانم مولوی عرفان علی صاحب سلمہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ: فرنگی محلی نے مسلمانوں پر یہ افترا اٹھایا کہ انہیں گائے کی قربانی سے خلافت کمیٹی[1] کے کاروبار میں روکاٹ اور نصاریٰ کی خوشنودی مطلوب ہے حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ مسلمانوں کی قربانی اپنے رب عزوجل کے لئے ہے اور اپنا واجب مذہبی ادا کرنے کے واسطے، اسی بنا پر اپنے رسالہ قربانی گاؤ مطبوعہ شمس المطابع لکھنؤ ص ۲۸ پر کہا "تم پر گائے کا گوشت حرام ہے، اس میں بھی میں حق بجانب ہوں، فقہ کی کتب کا مطالعہ کرنے والے واقف ہیں کہ قدومِ امیر کی غرض سے جو قربانی ہو اس کا کیا حکم ہے، وہ قربانی مردار ہے اور قربانی کرنے والا گنہگار ہے۔ شیخ سدو کے بکرے کے متعلق علماء کے فتاوے موجود ہیں تو ظاہر ہے کہ جس قربانی گاؤ میں خوشنودی حکام کی مضمر ہے اس کے حرام ہونے میں اور اس کے گوشت کے مردار ہونے میں کیا وجہ تامل ہے؟" اور اسی صفحہ پر اس سے دو سطر اوپر لکھا "ان کو توبہ کرنا چاہیئے ورنہ اصرارِ معصیتِ کبیرہ پر، درجۂ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔"

---

[1] خلافت کمیٹی کے ارکان کے خرافات کی تفصیل کے لئے المبلغ اور النور مؤلفہ رئیس العلماء حضرت مولانا سید سلیمان اشرف مرحوم، المحجۃ المؤتمنۃ از اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، فاضلِ بریلوی اور ترکِ موالات از پروفیسر محمد مسعود احمد پی ایچ ڈی شائع کردہ مرکزی مجلس رضا لاہور دیکھئے۔

فرنگی محلی کے ان اقوال پر شرعی فتوے لگایا جاچکا ہے جسے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ
کو علماء[1] کے ہاتھ فرنگی محلی کے پاس پہنچا دیا گیا اور فرنگی محلی سے آج تک جواب نہ ہوچکا۔ پرچہ
ہمدم ۱۱ رمضان المبارک میں جن امور سے پوری توبہ شائع کی تھی ان میں یہ اقوال متعلقہ قربانی
بھی داخل ہیں۔ پھر اس توبہ کو بھی توڑ دیا اور اب پورا عناد و استکبار ہے، وہ نفل صدقہ کہ
میں نے لکھا تھا، مساکین سادات کرام کی بھی نذر کرسکتے ہیں، والسلام۔

فقیر قادری عفی عنہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ از بھوالی

(۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادر دینی و یقینی سنی مستقل مستقیم باذن المولی الکریم مولوی عرفان علی صاحب رضوی سلمہ

بعد سلام مسنون، سید ظہیر الحسن صاحب سلمہ کی زبان حال پرملال انتقال برخوردار
معلوم ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے
دیا اور ہر چیز کی اس کے یہاں عمر مقرر ہے، اس سے کمی بیشی نامتصور ہے، بے صبری سے
گئی چیز واپس نہیں آتی ہاں اللہ کا ثواب جاتا ہے جو ہر چیز سے اعز و اعلیٰ ہے اور محروم
تو وہی ہے جو ثواب سے محروم رہا۔

حدیث شریف میں ہے جب فرشتے مسلمان بچے کی روح قبض کرکے
حاضر بارگاہ ہوتے ہیں، مولیٰ عزوجل فرماتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے، کیا تم نے
میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟ عرض کرتے ہیں ہاں اے رب ہمارے!
فرماتا ہے کیا تم نے دل کا پھل توڑ لیا؟ عرض کرتے ہیں ہاں! اے رب ہمارے!

---

[1] مذکورہ فتوے فرنگی محلی، حضرت صدر الشریعہ حضرت حجۃ الاسلام حضرت صدر الافاضل قدست
اسرارہم لے گئے تھے۔

فرماتا ہے پھر اس نے کیا کیا؟ عرض کرتے ہیں تیری حمد بجالایا اور الحمدللہ کہا! فرماتا ہے گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور جنت میں اس کے لئے ایک مکان تیار کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ۳ بچے نابالغی میں مرجائینگے آتشِ دوزخ سے اس کے لئے حجاب ہو جائیں گے۔ کسی نے عرض کی۔ اگر دو مرے ہوں؟ فرمایا دو بھی! ام المؤمنین صدیقہ نے عرض کی اگر کسی کا ایک ہی مرا ہو؟ فرمایا ایک بھی، اسے نیک سوالوں کی توفیق دی گئی۔ اس حکم میں ماں، باپ دونوں شامل ہیں۔ آپ اور آپ کے گھر میں دونوں صاحب یہ دعا پڑھیں انشاء اللہ العزیز اللہ عزوجل نعم البدل عطا فرمائے گا: انا للہ و انا الیہ راجعون الحمد للہ عسٰی ربنا ان یبدلنا خیرا منہا انا الیٰ ربنا راغبون ہ اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی و اخلف لی خیرا منہا۔

صحیح حدیث میں ہے جب حضرتِ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی زوجہ مقدسہ حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ دعا تعلیم فرمائی اور ارشاد ہوا کہ جو چیز فوت ہوتی ہے اس سے بہتر ملتی ہے۔ حضرتِ ام سلمہ نے دعا پڑھی مگر اپنے دل میں کہتی تھیں ابوسلمہ سے بہتر کون ملے گا؟ عدت کے دن گزرنے تھے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔

اپنے والد ماجد اور سب اعزہ کو فقیر کا سلام پہنچا کر یہ خط سنائیے اور سب یہ دعا پڑھیں۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
بستم ذی القعدہ ۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر دینی و یقینی مولوی سید عرفان علی صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ　:　مولیٰ عزوجل مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور مدارجِ عالیہ بخشے اور آپ سب صاحبان کو صبر و اجر عطا کرے۔ اسی کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کے یہاں ایک عمر مقرر ہے جس میں کمی بیشی نامتصور ہے اور محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا، بے صبری سے، جانے والی چیز واپس آئے گی؟ ہرگز نہیں مگر مولیٰ تبارک وتعالیٰ کا ثواب جائے گا، وہ ثواب کہ لاکھوں جانوں کی قیمت سے اعلیٰ ہے، کیا مقتضائے عقل ہے کہ کھوئی ہوئی چیز لے بھی؟ نہیں اور ایسی عظیم ملتی ہوئی دولت خود ہاتھ سے کھوئی جائے۔ صابروں کو اجر، حساب سے نہ دیا جائے گا بلکہ بے حساب! یہاں تک کہ جنہوں نے صبر نہ کیا تھا، روزِ قیامت تمنا کریں گے کہ کاش! ان کے گوشت قینچیوں سے کتر جاتے اور یہ ثواب پاتے۔

دوسرے کے جانے کی فکر اس وقت چاہیے کہ خود جانا نہ ہو اور جب اپنے سر پر بھی جانا رکھا ہے تو اس کی فکر چاہیے کہ جانا اچھی طرح سے ہو کہ وہاں مسلمان عزیزوں سے نعمت کے گھر میں ایسا ملنا ہو کہ پھر کبھی جدائی نہیں لاحول شریف کی کثرت کیجیے اور ساٹھ بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے پی لیا کیجیے۔ آپ بفضلہ تعالیٰ خود عاقل ہیں ان کو ہدایتِ صبر کیجیے۔ سب کو سلام و دعا۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۱۸؍ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

بنام مولوی اشرف علی تھانوی

①

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ؀

الحمد للہ اس فقیر بارگاہ غالب قدیر عز جلالہ کے دل میں کسی شخص سے نہ ذاتی مخالفت، نہ دنیوی خصومت، مجھے میرے سرکار ابد قرار حضور پر نور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اپنے کرم سے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ مسلمان بھائیوں کو ایسوں کے حال سے خبردار رکھوں جو مسلمان کہلا کر اللہ واحد قہار جل جلالہ اور محمد رسول اللہ ماذون مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس پر حملہ کریں تاکہ میرے عوام بھائی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ان ذیابٌ فی ثیابٍ[1] کے جبّوں عماموں مولویت مشیخت کے مقدس ناموں قال اللہ قال الرسول کے روغنی کلاموں سے دھوکے میں آکر شکارِ گرگانِ خونخوار ہو کر معاذ اللہ سقر میں نہ گریں۔

یہ مبارک کام بحمد المنعام اس عاجز کی طاقت سے بدرجہا خوب تر و فزوں تر ہوا اور جب تک وہ چاہے گا ہوگا۔ ذٰلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس و الحمد للہ رب العٰلمین۔ اس سے زیادہ کچھ مقصود، نہ کسی کی سب و شتم اور بہتان و افترا کی پرواہ، میرے سرکار نے مجھے پہلے ہی سنا دیا تھا کہ:

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا	بیشک ضرور تم مخالفوں کی طرف سے
الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ	بہت کچھ برا سنو گے اور اگر صبر و
اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا	تقوےٰ کرو تو وہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

---

[1] کپڑوں میں چھپے بھیڑیے۔

وَتَتَّقُوا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔

الحمد للہ یہ زبانی ادعا نہیں بلکہ میری کاروائیاں اس پر شاہدِ عدل ہیں۔ موافق و مخالف سب دیکھ رہے ہیں کہ امرِ دین کے علاوہ جتنے ذاتی حملے مجھ پر ہوئے، کسی کی اصلاً پرواہ نہ کی، اصحابِ فقیر نے آپ کی طرف کے ہر قابلِ جواب اشتہار کے جواب دیئے جو بحمدہ تعالےٰ لاجواب رہے مگر جناب کے مہذب عالم، مقدس متکلم مولوی مرتضےٰ حسین صاحب دیوبندی، چاندپوری[1] کے کمال شستہ و شائستہ وشنام نامہ کی نسبت قطعی ممانعت کر دی جس کا آج تک ادھر والوں کو افتخار ہے کہ ہمارا گالی نامہ لاجواب رہا۔ گرامی منش مولوی ثناء اللہ امرتسری[2] ممکن و موجود میں فرق نہ جان سکے، مقدوراتِ الٰہیہ کو موجودات میں منحصر ٹھہرایا۔ علمِ الٰہی کے نامحدود ہونے میں اپنے آپ کو متامل بتایا اور جانتے ہی رمضان جیسے مبارک مہینہ میں برعکس چھاپ دیا کر بس ہرا آیا، ادھر اس پر بھی التفات نہ ہوا، عاقلاں نکومی دانند، پر اکتفار کیا، یہاں تک کہ وقائع مکہ معظمہ میں کیسے کیسے معکوس و مصنوع اکاذیبِ فاجرہ، اخباروں میں کس آب و تاب سے چھپائے گئے۔ ہر چند احباب کا اصرار ہوا، فقیر اتنا ہی شائع کر تاکہ یہ جھوٹ ہے، اتنا بھی نہ کیا پھر

---

[1] مولانا مرتضےٰ حسن چاندپوری دیوبندی مذہب کی عظیم درس گاہ دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فاضل اور اس کے ناظم تعلیمات تھے وہ خود کو مولوی اشرف علی تھانوی کا وکیل کہتے تھے انہوں نے اسی حیثیت سے ایک اشتہار ذاتی حملوں اور سب و شتم سے بھرپور شائع کرایا تھا جس کا عنوان تھا " بریلوی چیپ شاہ گرفتار " ۱۲

[2] مولوی ثناء اللہ امرتسری، استاذِ زمن مولانا شاہ احمد حسن پنجابی فاضل کانپوری کے شاگرد تھے مگر استاذ کے عقائد و نظریات کے برعکس اعتقاد رکھتے تھے، ان کا شمار منکرینِ تقلید کے سربراہوں میں ہوتا تھا۔ بریلی شریف میں علمائے اہلسنت سے مناظرہ میں ان کو فاش شکست ہوئی مگر انہوں نے اپنے اشتہار میں اس کے برعکس چھاپا اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت پر ایسے ذاتی حملے کئے جس سے انسانیت اور شرافت دونوں شرم سے پانی پانی ہو گئے ۱۲

جب چندہی روز میں حضرات کے جھوٹ کھل گئے اور واحد قہار کے زبردست ہاتھوں نے ان کے منہ میں پتھر دے دئیے، اس پر بھی میں نے اتنا نہ کہا کہ کیا آپ صاحبوں کا جھوٹ کھلا۔

ایسے وقائع بکثرت ہیں اور اب جو صاحب چاہیں امتحان فرمائیں ان شاء اللہ تعالیٰ ذاتی حملوں پر کبھی التفات نہ ہوگا، سرکار سے مجھے یہ خدمت سپرد ہوئی ہے کہ عزت سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی، میں تو خوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، افترا کرتے، برا کہتے ہیں، اتنی دیر محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بدگوئی، منقصت جوئی سے غافل رہتے ہیں، میں چھاپ چکا اور پھر لکھتا ہوں، میری آنکھ کی ٹھنڈک اسی میں ہے کہ میری اور میرے آبائے کرام کی آبروئیں عزتِ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے سپر رہیں اللھم آمین۔

۱- آپ جانتے ہیں اور زمانے پر روشن ہے کہ بفضلہ تعالےٰ سالہا سال سے کس قدر رسائلِ کثیرہ غزیزہ آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی صاحب وغیرہ کے رد میں اِدھر سے شائع ہوئے اور بحمدہ تعالےٰ ہمیشہ لاجواب ہے۔

۲- وہ اور آپ صراحۃً مناظرہ سے استعفا دے چکے۔

۳- سوالات گئے، جواب نہ ملے، رسائل بھیجے، داخل ہوئے، رجسٹریاں پہنچیں، منکر ہو کر واپس فرما دیں۔

۴- اخیر تدبیر کہ جلسۂ دیوبند میں ان رئیسوں کے ذریعہ سے جس کا جناب پر بار ہے تحریک کی اس پر آپ ساکت ہی رہے۔

۵- رئیسوں کا دباؤ تھا ناچار دفع وقتی کو وہی چاندپوری صاحب آپ کے وکیل بنے فقیر نے اپنے خط دقلم سے جناب کو رجسٹری شدہ کارڈ بھیجا کہ کیا آپ مناظرۂ معلومہ پر آمادہ ہوئے؟ کیا آپ نے چاندپوری صاحب کو اپنا وکیلِ مطلق کیا؟ سات مہینے سے زائد گزرے آپ نے اس کا بھی جواب نہ دیا۔ ظاہر ہے کہ اگر آپ واقعی آمادہ ہوئے ہوتے، واقعی آپ نے وکیل کیا ہوتا تو ہاں لکھ دینا دشوار نہ تھا، مردانہ وار اقرار سے فرار نہ ہوتا۔ یہ ہے وہ فرض لایعنی

بے معنی معاہدہ جس سے عدول کا ادھر الزام لگایا جاتا ہے۔ سبحان اللہ! اپنے وکیل
دعا کی وکالت آپ نہ مانیں اور عدول جانبِ خصم سے جانیں۔

ہاں جناب تو نہ پورے سولہ دن بعد انہیں آپ کے متوکل صاحب نے لب کھولے
کہ ہم حضور دُسار کے سامنے اپنے منہ آپ ہی دعویٔ وکالت کر چکے ہیں اور جناب تھانوی
صاحب سے دریافت کرنا ذلت و رسوائی، گردن کا طوق، ناپاک چالیں، بے شرمی کے
حیلے ہیں [1]

۶- جلسۂ دیوبند کے بعد جناب مولوی گنگوہی صاحب کے ایک شاگرد رشید مولوی
علی رضا مودی نے آپ حضرات سے مناظرہ کرنے کی تحریک کی، انہیں فوراً لکھا گیا یہاں تو
برسوں سے درخواست ہے جناب گنگوہی صاحب اپنی راہ گئے، جناب تھانوی صاحب انہیں
کی راہ پر مہر بر لب ہیں، آپ ہی ہمت کیجئے اور تھانوی صاحب سے جواب لا دیجئے۔ اس کے
پہنچتے ہی ان صاحب نے ہمت ہار دی۔

۷- اذناب جناب کے افتراء اعظم پر مسلمانوں نے پانسو روپے نقد کا اشتہار دیا اور آپکو
رجسٹری بھیجا، آپ نہ جواب دے سکے نہ ثبوت۔

۸- دوسرے اشد افترا نامہ پر تین ہزار روپے کا اشتہار آپ کو دیا اور رجسٹری بھیجا، اگر
تمام جماعت سے کچھ بن پڑتی تو اپنے مدرسۂ دیوبند کے لئے اتنی بڑی رقم نہ چھوڑی جاتی، مگر نہ
جواب ممکن ہوا نہ ثبوت، ناچار چارۂ کار وہی سکوت۔

۹ یہ مانا کہ جب جواب بن ہی نہ پڑے تو کیا کیجے؟ کہاں سے لائیے؟ کس گھر سے دیجئے

---

[1] خط مولوی مرتضٰی حسن ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند بنام اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت قدس سرہ مورخہ ۳۰
ربیع الآخر ۱۳۲۹ھ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ خط دیوبندی تہذیب و شرافت کا نمونہ ہے۔ جو زبان اس میں استعمال کی گئی
ہے لکھنؤ کے شہدے بھی سنیں تو شرما جائیں۔ (مرتب)

مگر والاجنابا! ایسی صورتوں میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا منہ بند کرتے۔ معاملۂ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر انہیں لجاتے، شرملاتے۔ اگر جناب کی طرف سے ترغیب نہ تھی تو کم ازکم آپ کے سکوت نے انہیں شہ دی یہاں تک کہ انہوں نے سیف النقی جیسی تحریر شائع کی جس کی نظیر آج تک کسی آریا یا پادری سے بھی نہ بن پڑی، یعنی میرے رسائلِ قاہرہ کے اعتراض اٹھانے کا یہ ذریعۂ شنیعہ ایجاد کیا کہ میرے والد ماجد و جدِّ امجد و پیر و مرشد قدست اسرارہم و خود حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے طیبہ سے کتابیں گڑھ لیں، ان کے نام بنالئے، مطبع تراش لئے، فرضی صفحوں کے نشان سے عبارتیں تصنیف کرلیں جس کی مختصر جدول یہ ہے:

نام کتاب تراشیدہ	اسمائے طیبہ مفتری علیہم	مطبع تراشیدہ	صفحہ تراشیدہ	خلاصۂ عبارت و صفحہ افترار
تحفۃ المقلدین	حضرۃ خاتم المحققین والدِ ماجد قدس سرہٗ	مطبع صبح صادق سیتاپور	۱۵	تعریف گنگوہی صاحب ص ۳
ہدایۃ البریہ	"	لاہور	۱۳	مسئلہ علمِ غیب ص ۱۱
"	"	"	۱۴	" تبدیل گورستان ص ۲
ہدایۃ الاسلام	حضرتِ جدِ امجد قدس سرہٗ	صبح صادق سیتاپور	۳۰	
تحفۃ المقلدین	"	لکھنؤ		مسئلہ علم غیب بحمایت تھانوی صاحب ص ۱۱
خزینۃ الاولیاء	اعلیٰحضرت سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہٗ	کانپور		تبدیل گورستان بحمایت گنگوہی صاحب ص ۲
ملفوظات	"	مصطفائی		مسئلہ علمِ غیب بحمایت تھانوی صاحب ص ۱۱
مرأۃ الحقیقۃ	حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	مصر		تبدیل گورستان بحمایت گنگوہی صاحب ص ۲
				مسئلہ علمِ غیب ص ۱۴

اور بے دھڑک لکھ دیا کہ تم یہ کہتے ہو اور تمہارے اکابران کتابوں، ان مطابع کی مطبوعات میں ان صفحات پر یوں فرماتے ہیں حالانکہ نہ ان کتابوں کا جہان میں وجود نہ ان مطابع خواہ کسی مطبع میں چھپی، نہ ان حضرات نے تصنیف فرمائیں نہ حوالہ دہندہ کے فرض و تراشش سے باہر آئیں، جرأت بر جرأت یہ کہ ص ۲۰ پر جو فرضی مطبع لاہور کی خیالی ہدایۃ البریۃ سے ایک فتوےٰ گڑھا، اس کے آخر میں حضرت خاتم المحققین قدس سرہ کی مہر بھی دل سے تراش لی جس میں سنہ ۱۳۰۱ھ لکھے حالانکہ حضرتِ والد کا وصال شریف ۱۲۹۷ھ ہو چکا۔

حضرات کی حیا یہ گندہ افترائی رسالہ جناب کے مدرسہ دیوبند سے شائع ہوا۔ صاحبِ مطبع کا بیان ہے کہ آپ کے ایک متکلم مصنف مولوی صغیر حسن صاحب دیوبندی نے چھپوایا۔ آپ کے وکیل مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی نے اپنے ایک خط میں اسے افتخاراً پیش کیا کہ "تحریر میں بھی اب اس کی حقیقت دیکھنی ہے، سیف المنقی طبع ہو چکا ہے، ملاحظہ سے گزرا ہو گا۔"

جب حیا، وغیرت و دین و دیانت و عقل و انسانیت کی نوبت یہاں تک مشاہدہ ہوئی ہر ذی فہم نے جان لیا کہ بحث کا خاتمہ ہو گیا، حضرات سے مخاطبہ کسی عاقل کا کام نہ رہا۔ الحمد للہ کتب و رسائل فقیر تو چھتیس سال سے لاجواب ہیں، اصحاب و احبابِ فقیر کے رسائل بھی بعونہ تعالیٰ عز جلالہ لاجواب ہی رہے۔ ادھر کے تازہ رسائل ظفر الدین الطیب کین کش پنجہ پیچ و بارشِ سنگی و پیکانِ جاں گداز، العذاب البئیس اور ضروری نوٹس و نیاز نامہ، کشف راز و اشتہار چہارم، اشتہار پنجم و اشتہار ہفتم و ہشتم ہی ملاحظہ فرمایئے، کس سے جواب ہو سکا، ان کے اعتراضوں، مواخذوں و مطالبوں کا کس نے قرض ادا کیا؟ بات بدل کر ادھر ادھر کی مہمل، لچر اگر ایک آدھ پرچے میں کسی صاحب نے کچھ فرمائی، اس کا جواب فوراً شائع ہوا کہ پھر ادھر مہرِ سکوت لگ گئی والحمد للہ رب العالمین، مگر اب کی یہ تدبیر حضرات کو ایسی سوجھی جس کا جواب ایک میں اور میرے اصحاب کیا تمام جہان میں کسی عاقل سے نہ ہو سکے،

غریب مسلمان اتنی حیا و غیرت، ایسی بے تکان جرأت، اتنی بے باک طبیعت کہاں سے لائیں کہ کتابیں کی کتابیں دل سے گڑھ لیں، ان کے مطبع دل سے تراش لیں، ان کی عبارتیں ڈھال لیں اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سربازار چھاپ دیں کہ فلاں چھاپے کی فلاں کتاب فلاں صفحہ پر جناب گنگوہی صاحب نے لکھا ہے کہ تھانوی صاحب کافر ہیں، فلاں مطبع کی فلاں کتاب فلاں صفحہ پر فلاں سطر میں مولوی تھانوی صاحب نے فرمایا ہے کہ گنگوہی صاحب مرتد ہیں جو اتنا ہو وہ حضرات سے مخاطبہ کا نام لے اور واقعی سوا اس طریقہ کے اور کر ہی کیا سکتے ہیں کہ حضرات چھتیس سال کے کتب و رسائل کے بارے سبکدوش ہوتے ؎

وقتِ ضرورت چو نماند گریز

دست بگیرد سرِ شمشیر تیز

۱۰۔ الحمدللہ! حق تمام جہان پر واضح ہو لیا اور ہر عاقل اگرچہ مخالف ہو خوب سمجھ گیا کہ کس نے مناظرہ سے برسوں فرار کیا؟ کس نے ہر بار مقابلہ سے انکار کیا؟ کون اتنا عاجز آیا کہ حیا و انسانیت کا یکسر پردہ اٹھایا؟ اور مرتا کیا نہ کرتا کہہ کر اس طرف چال پر آیا جو آج تک کسی کھلے منکرِ اسلام کو بھی اسلام کے مقابل نہ سوجھی مسیلمہ ملعون نے جواب قرآن عظیم کے نام سے وہ کچھ خباثتیں، ہزل، فحش، لغو جہالتیں بکیں مگر یہ اسے بھی نہ بن پڑی تھی کہ کچھ آیتیں سورتیں گڑھ کر قرآنِ عظیم ہی کی طرف نسبت کر دیتا کہ مسلمانو! تم قیوں کہتے ہو اور تمہارے قرآن میں یہ لکھا ہے۔ یہ خاتمہ کا بند، اس اخیر دور میں مدرسۂ عالیہ دیوبند اور اس کے ہواخواہوں ہی کا حصہ تھا، بایں ہمہ آپ کے بعض بے چارے نافہم عوام یہ امید کئے جاتے ہیں کہ آپ مناظرہ فرمائیں گے اس کے متعلق اب تازہ شگوفہ نے خواجہ سے خروج کیا ہے جو آپ کے کسی خلیفہ کلن صاحب کا کھلایا ہوا ہے، اگرچہ یہاں صدہا بار کا تجربہ ہے کہ آپ نہ بولیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو گالیاں لکھ کر چھاپی تھیں وہ چھاپ چکے اور بار بار چھاپی جارہی ہیں۔ اس پر مسلمانانِ عرب و عجم مطالبہ کریں آپ کو کیا غرض پڑی ہے کہ جواب

دیں۔ کتنی بار خود آپ سے مطالبے ہوئے جواب غائب۔ جلسۂ دیوبند میں خط بھیجا جواب غائب، تصدیقِ وکالت کے لیئے رجسٹری گئی جواب غائب، آپ کے یہاں کے شاگرد مودی ہیں ان کو متوسط کہا جواب غائب، جناب شیخ بشیر الدین[1] صاحب وغیرہ روسائے میرٹھ کو متوسط کہا جواب غائب، جب اپنے آقایانِ نعمت کی وساطت پر بھی آپ نے جواب نہ دیا تو اب خواجہ والے آپ کو بلوالیں، یہ امید موہوم۔

بہت اچھا ہزار گنا بھول گئے ایک بار پھر سہی۔ آپ کے معتقدینِ خواجہ نے آپ حضرات کے اقوال سے ناتجربہ کاری یا اپنی سادگی سے لکھ دیا کہ جو صورت یہ فقیر بارگاہ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم پسند کرے منظور ہے، بہت خوب ادھر سے کتنے بار اصول واہم شرائط مناظرہ کی تصریح ہوچکی اور تعیینِ مباحث کی تو گنتی نہیں، فقیر نے جو خط جلسۂ دیوبند میں بھیجا، اس میں بھی ان کی یاددہانی تھی ظفر الدین الطیب وضروری نوٹس ملاحظہ ہو اور ان سوالوں کا جواب صاف صاف خاص اپنے قلم و مہر و دستخط سے عطا ہو۔ تمام اشتہاروں تمام مطالبوں میں اگرچہ آپ کو کافی وافی مہلتیں دیں اور ہمیشہ بے کار گئیں کہ آپ تو اپنے ارادوں جیتے جی مہلت لئے ہوئے ہیں، پھر ربط و ضبط کے لیئے تعیینِ دن لازم ہے۔ سوالات کچھ غور طلب نہیں،

---

[1] یعنی الحاج شیخ بشیر الدین چشتی صابری امدادی رئیسِ اعظم لال کرتی میرٹھ، نہایت متقی و مرتاض اور صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے وہ علوم و فنون میں حضرت مولانا شاہ عبدالسمیع بیدل مؤلف انوارِ ساطعہ کے شاگرد تھے، استاذِ زمن حضرت مولانا شاہ احمد حسن فاضل کانپوری کے توسط سے محبوب الٰہ حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کے غائبانہ مرید ہوئے۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے والد اور بڑے بھائی شیخ صاحب کے دربار کے ملازم تھے شیخ صاحب نے متعدد بار حفظ الایمان کی مسموم عبارتوں سے رجوع کے لئے مولوی تھانوی کو ہدایت کی مگر وہ ہر بار خاموش رہے۔ استاذ العلماء ملک المدرسین استاذی مولانا غلام جیلانی میرٹھی مدظلہ کی شرح بخاری کا نام بشیر القاری انہیں کے نام پر ہے۔ شیخ صاحب کی ولادت ۱۲۹۰ھ اور وفات ۱۳۴۹ھ میں ہوئی۔

تھوڑی سی عقل والا بھی ان پر فوراً ہاں یا نہ کہہ سکتا ہے مگر بلحاظِ استعدادِ جناب شرعی مہلت کی ابلائے اعذار کے لئے معین ہے، پیش کش روزِ وصولِ خط سے تین دن کے اندر ہر سوال کا معقول جواب صاف صریح تحریری مہری عنایت ہو۔ یہ آخری بار ہے، اس دفعہ بھی پہلو تہی فرمائی تو جن کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ اقدس میں ملایا، انہیں میں آپ کو ملا دینے کی ہمارے لئے اجازت ہو۔

استفسارات

۱۔ توہین و تکذیبِ خدا جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الزاماتِ قطعیہ جو مدتوں سے آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی و نانوتوی صاحبان پر ہیں، کیا آپ ان میں اس فقیر سے مناظرہ پر آمادہ ہیں یا ہونا چاہتے ہیں۔

۲۔ کیا آپ بحالت صحت نفس و ثباتِ عقل بطوع و رغبت بلا جبر و اکراہ اقرار فرماتے ہیں کہ حسام الحرمین و تمہیدِ ایمان و بطش غیب وغیرہا کے سوالات و اعتراضات کا جواب بالمواجہہ مہری و دستخطی دیتے رہیں گے۔ یوہیں ان جوابات پر جو سوالات و رد پیدا ہوں ان کا یہاں تک کہ مناظرہ انجام کو پہنچے اور بفضلہ تعالیٰ حق ظاہر ہو۔

۳۔ کیا آپ اسی قدر پر اکتفا فرمائیں گے یا حسبِ تدبیرِ مذکور ظفر الدین الطیب اس کے بعد سبحٰن السبوح و کوکبۂ شہابیہ و سل السیوف وغیرہا میرے رسائل کے مطالبات سے اپنے اکابر گنگوہی صاحب و اسمٰعیل دہلوی صاحب کو سبکدوش کریں گے۔

۴۔ اگر آپ اپنے ہی اقوال کے ذمہ دار رہوں اور اپنے اکابر جناب گنگوہی صاحب و نانوتوی و دہلوی صاحبان پر سے دفع کفر و ضلال کی ہمت نہ فرمائیں تو اتنا ارشاد ہو کہ یہاں دو فریق ہیں اول مسلمانانِ اہلِ سنت عرب و عجم۔ دوم صاحبانِ مذکور گنگوہ و نانوتہ و دہلی مع الاتباع والاذناب۔ و من یلی، جناب اگر فریقِ اول سے ہیں تو الحمد للہ! ذٰلک ما کنا نبغی تحریر فرما دیجئے کہ میں جنابان گنگوہی و نانوتوی و دہلوی سے بری ہوں وہ اپنے اقوال کفر و ضلال و توہین و تکذیب

ربِ ذوالجلال و محبوبِ ذی الجمال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث ویسے ہی ہیں جیسا ان کو علمائے حرمین شریفین لکھتے آئے اور جیسا ان کی نسبت حسام الحرمین، فتاوی الحرمین وغیرہا میں لکھا ہے۔ اس وقت بلاشبہ ان کے اقوال کا مطالبہ آپ سے نہیں ہو سکتا بلکہ آپ خود بھی ان کے اتباع واذناب سے مطالبہ و مواخذہ میں شریک ہوں گے اور اگر جناب فریقِ دوم سے ہیں تو ان کے اقوال خود آپ کے اقوال ہیں پھر جوابِ مطالبات سے پہلو تہی کیا معنی! اور ظاہرًا اس کا مظنہ نہیں کہ جناب فریقین سے جدا ہو کر کسی تیسرے طائفہ مثلًا رفضی و خارجی قادیانی، نیچری وغیرہا میں اپنے آپ کو گنیں اور بالفرض ایسا ہو تو اس کی تصریح فرما دیجئے، یوں بھی اس مطالبہ سے آپ کو برارت ہے۔

۵۔ کیا واقعی آپ نے اپنے یہاں کے متکلمِ اکبر چاندپوری صاحب کو جلسۂ دیوبند میں مناظرۂ مذکورہ کے لئے اپنا وکیلِ مطلق و مختارِ عام کیا تھا یا انہوں نے محض جھوٹ مشہور کر دیا برتقدیرِ اول کیا سبب کہ اسی کی تصدیق کے لئے جو کارڈ رجسٹری شدہ گیا آج جناب کو آٹھواں مہینہ ہے کہ جواب نہ دیا۔

۶۔ وہ آپ نے وکیل کیا یا چاندپوری خود بن بیٹھے، بہر حال آپ سے اس کی تصدیق چاہنا ویسا ہی جرم اور انہیں مہذب خطابوں کا مستحق ہے جو چاندپوری صاحب نے تحریر فرمائے یا ان کا زعم محض ہذیان و مکابرہ و بےعقلی و جنون و زبان درازی و دریدہ دہنی؟ برتقدیرِ اول شرع، عقل، عرف کس کا قانون ہے کہ زید جو محض اپنی زبان سے وکیلِ عمرو ہونے کا مدعی ہو اسی قدر سے اس کی وکالت ثابت ہو جائے جو تصرفات وہ عمرو کے مال و اہل میں کرے نافذ و تام قرار پائیں اگرچہ عمرو ہرگز اس کی توکیل کا اقرار نہ دے۔ برتقدیرِ ثانی کیا ایسا شخص کسی عاقل کے نزدیک قابلِ خطاب علوم خصوصًا مسائل اصولِ دینیہ بلا سکتا ہے یا مردود و مطرود و نالائقِ مخاطبہ ہے۔

۷۔ سیف النقی کی نسبت بھی ارشاد ہو، آخر آپ بھی اللہ واحد قہار جل جلالہ کا نام تو لیتے

ہیں، اسی واحدِ قہار جبار کی شہادت سے بتائیے کہ یہ حرکات جو آپ کے یہاں کے علماءِ مناظرین کر رہے ہیں صاف و صریح ان کے عجز کامل اور نہایت گندے حملہ بزدل کی دلیل روشن ہیں یا نہیں؟

۸۔ جو حضرات ایسی حرکات اور اتنی بے تکلفی اختیار کریں، جو ان کو چھپوائیں بیچیں، بانٹیں، شائع و آشکار کریں، جو ان کو پیش کریں، حوالہ دیں، ان پر افتخار کریں، جو امورِ مذکورہ کو روا رکھیں، ترکِ انسداد و انکار کریں، کسی عاقل کے نزدیک لائقِ خطاب ٹھہر سکتے ہیں یا صاف ظاہر ہو گیا کہ مناظرہ مناظرہ کا جھوٹا نام لینے والے، بے روح پھڑکتے، بے جان سسکتے ہیں لا یموت فیہا ولا یحییٰ۔

۹۔ اسی واحدِ قہار جلیل الاقتدار جل جلالہ کی شہادت سے یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ رسالہ ملعونہ جو خاص جناب کے مدرسۂ دیوبند سے اشاعت ہو رہا ہے اور جس کے آخر میں آپ کے دیوبندی مولوی صاحب کا اعلان لکھا ہے کہ ”بندہ کی معرفت رسالہ سیف النقی علیٰ راس الشقی بھی مل سکتا ہے، قیمت ۲، اور مولانا محمد اشرف علی صاحب وغیرہ بزرگانِ دین کی جملہ تصانیف بھی مل سکتی ہیں۔ راقم بندہ اصغر حسین عفی عنہ مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور“

اس اشاعت کی آپ کو اطلاع تھی ظاہر مگر اس میں آپ کا شوریٰ، آپ کی شرکت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ کی رضا و رغبت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ کو سکوت، اور اس سکوت کا محصل اجازت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ نے کیا انسداد کیا اور اس میں اپنی قدرت صرف کی یا بے پروائی برتی؟ بر تقدیرِ اول اثر کیوں نہیں ہوتا بر تقدیرِ ثانی یہ بھی نیم اجازت ہے یا نہیں؟

۱۰۔ اسی عزیزِ مقتدر منتقم متکبر عز جلالہ کی شہادت سے یہ بھی حسبۃً للہ فرما دیجئے کہ بات و مقالات جو ظفر الدین الجید تا اشتہار ششم اور اس نامۂ حاضرہ مسمّٰی بہ ابحاثِ اخیرہ میں مذکور ہوئے

سب حق وصواب ہیں یا ان میں کونسا غلاف واقع ہے اور جب سب حق ہیں تو مناظرہ کا طالب کون رہا اور برابر فرار بر فرار، گریز در گریز پر کس نے قرار کیا بینوا توجروا والرب الحکم بالحق وربنا الرحمٰن المستعان علی ما تصفون ۰

جناب مولوی تھانوی صاحب! یہ دس سوال ہیں، صرف واقعات یا آپ کے ارادۂ ہمت سے استفسار یا صاف واضحات جن کا جواب ہر ذی عقل پر آشکار، بایں ہمہ جواب میں جناب کو تین دن کی مہلت دی گئی، اگر جناب کے نزدیک یہ بھی کم ہے تو بے تکلف فرما دیجئے آپ جس قدر چاہیں بغیر توسیع کرنے کو حاضر ہے مگر جواب خود دیجئے، اب وکالت کا زمانہ گیا، آپ کے وکلاء کا حال کھل گیا، مدتوں جناب کو اختیار توکیل دیا کہ آپ گھبراتے ہیں تو جسے چاہئے اپنے مہر و دستخط سے اپنا وکیل بنائیے، بار بار رسائل و اشتہار میں اس کی تکرار کی مگر آپ نے خاموشی ہی اختیار کی اور بالآخر چاند پوری صاحب محض بزور زبان خود بخود آپ کے وکیل بنے جس کا انجام وہ ہوا کیا آپ عالم نہیں؟ کیا آپ وضوح حق نہیں جانتے؟ کیا آپ ان کلمات کے قائل نہیں؟ کیا آپ پر خود اپنا تبریہ لازم نہیں؟ دوسروں کا سہارا چھوڑئیے اور اللہ کو مان کر تحقیق حق سے منہ نہ موڑئیے۔ حیرانی پریشانی میں عوام کا دم نہ توڑئیے۔

ہاں ہاں آپ سے مطالبہ ہے، آپ پر مواخذہ ہے، جواب دیجئے اور آپ دیجئے، اپنے قلم و خط سے دیجئے، اپنے مہر و دستخط سے دیجئے ورنہ صاف انکار کر دیجئے کہ عوام کی چپقلش تو جائے۔ حق اہل فہم پر ظاہر ہو چکا ہے، آپ کے ان معتقدین پر بھی وضوح پائے پھر ان میں جسے توفیق عطا ہو ضلالت چھوڑ کر ہدیٰ پر آئے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وحسبنا اللہ تعالیٰ و نعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولٰنا و ناصرنا محمد و الہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ آج بستم ذی القعدہ ۱۳۲۶ھ روز

چہارشنبہ کو فقیر نے خود لکھا اور میرے مہر و دستخط سے امضا ہوا وللہ الحمد۔

(۲)

۷۸۶ حامداً و مصلیاً و مسلماً

مولوی اشرف علی صاحب

توہین و تکذیب خدا اور رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو الزام مدتوں سے آپ اور مولوی گنگوہی و نانوتوی و انبیٹھی صاحبان وغیرہم پر ہے سنا گیا ہے کہ اب آپ اس میں مناظرہ پر آمادہ ہوئے اور اس میں اپنا وکیل مطلق کسی شخص مرتضیٰ حسن نامی دیوبندی یا چاندپوری کو کیا۔ اگر یہ بات واقعی ہے تو الحمد للہ مدت کی تمنائے اہل اسلام لعونہ تعالیٰ پوری ہونے کی خوشخبری ہے۔ آپ فوراً اپنی مہری و دستخطی تحریر خود اپنے قلم سے لکھکر بھیجیں کہ میں نے بطش غیب و تمہید ایمان و حسام الحرمین کے سوالات و اعتراضات کا جواب دینے کے لئے مرتضیٰ حسن مذکور کو اپنا وکیل مطلق و نائب عام کیا، اس کا تمام ساختہ پرداختہ، قول، فعل، سکوت، قبول، نکول، عدول جو کچھ ہوگا، سب بعینہ میرا اقرار پائے گا، مجھے اس میں کوئی عذر کی گنجائش نہ ہے اور نہ ہوگی۔ جب آپ یہ تحریر باضابطہ بھیجدیں گے تو میں باقی ہو جو گزارش کرنے ہیں، کروں گا یہاں تک کہ مسلمانوں کا مولیٰ عزوجل حق ظاہر کو ظاہر تر فرمائے۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

آپ اگر واقعی آمادہ ہوئے ہیں تو تستر و تعلل کے کوئی معنی نہیں، سامنے سے پہلے کہا تھا کہ "میں مباحثہ کرنا نہیں چاہتا، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں، یہ من فساد آپ کو مبارک رہے [1]

---

[1] یہ تحریری جواب مولانا تھانوی نے حضرت الاستاذ ملک العلماء مولانا محمد ظفرالدین فاضل بہاری اور حضرت مولانا سید شاہ عبدالرشید عظیم آبادی قدس سرہما کو لکھ کر دیا، اس وقت وہ دونوں مرکزی دارالعلوم اہل سنت منظر اسلام بریلی شریف کے طالب علم تھے۔ یہ دونوں ۲۵ رجمادی الاخری ۱۳۲۳ھ کو بریلی شریف میں ان کی آمد کے موقع پر ان کے پاس

یہ خط جس دن آپ کو پہنچے، ایک وہ، دوسرا اور تیسرے دن جواب اپنے قلمِ خاص سے اور وکالت نامہ مضمون بالا اپنے مہر و دستخط و خامہ سے روانہ کریں، احتیاطاً چاہیئے رجسٹری کرائیں۔ تنبیہ تنبیہ تنبیہ! اگر اس کا جواب مذکورہ میں خود نہ دیا یا وکالت نامہ بمضمون مذکور بطور مسطور نہ بھیجا یا رجسٹری واپس کر دی تو ثابت ہوگا کہ آپ نے شخصِ مذکور کو وکیل نہ کیا تھا یا معزول کر دیا اور یہ کہ آپ حسبِ عادت چند سالہ، مسائل و سوالاتِ مذکورہ میں بحث سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ میرے اس التماس کا جوابِ معقول آنے پر اور جو مجھے استفسار کرنا ہے، کروں گا۔ اس کے جواب کے بعد آپ کی نوبت ہوگی، آپ کو جو پوچھنا ہوگا خود پوچھیں گے، میں بعونہٖ تعالیٰ خود جواب دوں گا، ابتدائے سوال میری طرف سے ہے، میرے استفسارات طے ہونے سے پہلے بے جوابِ معقول دئے سوال علی السوال کی طرف عدول مدفوع و مخذول ہوگا۔ پھر کہتا ہوں اور بتاکید کہتا ہوں کہ آپ اگر واقعی آمادہ ہوئے ہیں تو صاف طور پر سمجھ لیجئے، بچنے، چھپنے، بدلنے کی حاجت نہیں وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

اس خط کے جواب میں کسی دوسرے کی کوئی بات نہ سنی جائے گی۔ آپ جبکہ عاقل بالغ ہیں تو وکالت نامہ خود آپ کے قلم و دستخط و مہر سے ہو ورنہ توکیل میں تسلسلِ مستحیل لازم آئے گا وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا وھادینا وناصرنا محمد و اٰلہ وابنہ وحزبہ وبارک وسلم ابداً اٰمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ بقلم خود، ۱۴ ربیع الآخر شریف روز جانفروز دوشنبہ ۱۳۲۸ھ

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

پنجاہ حفظ الایمان کی ایمان سوز عبارت پر بحث کی اور رجوع کا مطالبہ کیا تفصیل کیلئے حضرت الاستاذ ملک العلماء مولانا محمد ظفرالدین قادری رضوی قدس سرہ کی ظفرالدین الجید اور راقم کی کتاب حضرت ملک العلماء مولانا ظفرالدین قادری رضوی ملاحظہ ہو۔

(۲)

وسیع المناقب جناب مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی

السلام علی من اتبع الہدیٰ ! حضرت سید مقبول عیسیٰ میاں دامت برکاتہم سے معلوم ہوا کہ آپ کے بعض حواریان بریلی نے آٹھ روز کے اندر بغرض مناظرہ متعلقہ حسام الحرمین آپ کو بلا دینے کا وعدہ کیا۔ فقیر نے یہ عریضہ جس کی نقل مرسل ہے، حضرت ممدوح کو لکھا اور آٹھ کی جگہ سولہ دن کی مہلت دی، سنایا گیا کہ آپ کے حواری پھر گئے اب بعض دیگر نے ہمت کی ہے، اس عریضہ اور ابحاثِ اخیرہ کی نقل اب ان کے ذریعہ سے آپ کو مرسل ہے، ہاں، نہ جو کہنا ہو اپنی مہر و دستخط سے لکھ کر بھیجیے۔

جنابا ! یہ کیا انصاف ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو گالیاں لکھنے کے لئے آپ ناطق بھی، محرر بھی، مصنف، مناظر، حفظ الایمان کی تقریریں ملاحظہ ہوں یہ رد و کد نہیں تو کیا ہے ؟ اور جب اہلِ اسلام اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقوق کا آپ سے مطالبہ کریں تو آپ یوں بے زبان و بے گوش بن جائیں، فقیر ہو کر دین و دنیا سے فارغ و بے ہوش بن جائیں ؎

نگفتہ ندارد کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

یاد ہو جب تک مولوی گنگوہی صاحب بقیدِ حیات رہے آپ کو کسی نے نہ پوچھا، جو مطالبہ تھا ان سے تھا، وہ بقیدِ حیات ہوئے اور آپ ان کی جگہ رکھے گئے، اب آپ سے مواخذہ ہے اور خصوصاً خود آپ کے لفظوں کا، دوسرا کیوں شارح بنے گا

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کے لئے آپ بنے اور تاویل کو دوسرا آئے ! جنابا ! یہ کوئی دنیوی لڑائی نہیں، تیغ و تبر کا میدان نہیں، آپ ڈرتے کیوں ہیں ؟

یا یہ سکوت اس لئے ہے کہ آپ سمجھ لیتے اور جانتے ہیں کہ جواب ناممکن ہے۔ اللہ اللہ اس سے کیا بہتر، مگر ایسا ہے تو سکوت کافی نہیں اذا عملت سیئة فاحدث عنه بالتوبة السر بالسر والعلانية بالعلانية۔

جس طرح چودہ ورقی حفظ الایمان باعلان چھاپی اور بار بار چھپ رہی ہے، اعلان چھاپ دیجئے کہ واقعی وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی توہین تھی اور اب میں توبہ کرتا اور اسلام لاتا ہوں۔ ہاں! اس سے آپ کی قدر نہ گھٹے گی بلکہ عند العقلا اور سچی توبہ ہوئی تو عند اللہ بھی آپ کی قدر ہو جائے گی، پھر از سرِ نو سولہ روز کی مہلت دیتا ہوں ایک دن آپ کے حواریوں کے پاس پہنچنے کا دو دن آپ کے پاس پہنچنے کے، یوں تین دن آپ کی مہری دستخطی تحریر یہاں آنے کے اور کامل دس دن، آپ کے ہاں لکھ کر مہر کر دینے کے، والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ، ۱۹ صفر ۱۳۲۹ھ

بنام الشیخ محمد طیب مکی قدس سرہ

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علی رسولہ الکریم

الی الفاضل الکامل الشیخ محمد طیب المکی سددہ اللہ بقلب ملکی اما بعد فانی احمد اللہ الیک سلام علیک۔ وصل الکتاب وحصل الخطاب غب ما طال المد ونال الابد و ظن الوداد ان قد نفذ او کان قد وسما یسر ان التخاطب فی امر دینی والسوال عن فرض یقینی فاحببت الجواب رجاء للثواب و اظہارا للصواب وقضاء لحق اخوۃ الاحباب

فاضلِ کامل شیخ محمد طیب مکی! میں آپ سے حمدِ الٰہی بیان کرتا ہوں۔ سلام علیک! خطا آیا مخاطبہ لایا بعد اس کے کہ ایک زمانہ گزرا اور مدتِ دراز نے انقضاء پایا اور دوستی نے گمان کر لیا تھا کہ جا چکی یا اب گئی اور ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ گفتگو ایک امر دینی میں ہے اور سوال ایک فرض یقینی سے تو جواب دینا چاہا بامید ثواب و اظہارِ صواب و ادائے حق، محبتِ احباب۔

ولوانک یا اخی رجعت فی ھذا الکلام المبین لاغناک عن مراجعۃ مکثی من المقلدین کما بہ تغنیت فیما تمنیت من الائمۃ المجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الم تری ان ربک کیف یقول وقولہ الحق۔

برادرم! اگر آپ اس معاملہ میں قرآنِ عظیم کی طرف رجوع کرتے تو مجھ جیسے مقلد کی جانب رجوع کی حاجت نہ ہوتی جیسا کہ آپ اپنے خیال میں قرآن فہمی کے باعث حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بے نیاز ہو گئے رہے ہیں۔ آپ نے نہ دیکھا کہ آپ کا رب کیا فرما رہا ہے اور اسی کا قول سچا ہے۔

وما کان المؤمنون لینفروا

اور مسلمان سب کے سب تو باہر جانے

كافة فلولا نفر من كل فرقة
طائفة ليتفقهوا في الدين
ولينذروا قومهم اذا رجعوا
اليهم لعلهم يحذرون ۔

سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے
ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور
واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید
پر کہ وہ خلافِ حکم کرنے سے بچیں۔

فقد فرض التفقه في الدين
واعفى منه عامة المؤمنين
ولم يترك احدا منهم سدى
فانما ارشد للتقليد من اهتدى
الم تعلم ان لله على خلقه فرائض
لا تترك ومحارم لا تنتهك وحدود
من تعداها فقد ظلم و
هلك ولكلها او جلها شرائط
وتفاصيل لا يهتدي اليها
الا القليل وما يعقلها
الا العلمون ۔ فاسئلوا
اهل الذكر ان كنتم
لا تعلمون ۔

تو اللہ تعالیٰ نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا
اور عام مسلمانوں کو اس سے معاف فرمایا
اور مہمل اور آزاد کسی کو نہیں رکھا ہے تو
تو ضرور اہلِ ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد
ہوا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عزو
جل کے لئے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ
چھوڑنے کے نہیں اور کچھ حرام ہیں کہ حرمت
توڑنے کے نہیں، کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے
آگے بڑھے، ظالم ہوا اور ہلاک میں پڑا،
اور ان سب یا اکثر کے لئے شرطیں اور
تفصیلیں ہیں جنہیں گنتی ہی کے لوگ
جانتے ہیں، اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں
کو تو اہلِ ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمہیں
علم نہ ہو۔

بل لو رجعت الى نفسك
لالفيت عندك هذا كمثل
امسك وانا اجيرها بالله

بلکہ آپ اپنی عقل ہی کی طرف رجوع
لائیے تو اپنی آئندہ کل کو گذشتہ کل کی طرح
پائیے اور میں آپ کی عقل کو خدا کی پناہ میں

سبحٰنہ وتعالٰی علی العباد
ان تبہت او تکابر او تتعامٰی
عن البدر وھو زاھر سلھا ھل
للہ تعالٰی ما لا یدرك علمہ
اول ما یدرك الا بنص او
اجتھاد فان ابت فنکرا
انت وان سلمت سلمت و
اسلمت فسلھا اترین الناس
کلھم عالمین بھا لھم و
علیھم من امور الدین لاحاطتھم
جمیعا بمعانی النصوص
و اقتدارھم طرا علی
استنباط المسکوت عن
المنصوص فان عمت
فقد عمیت وان اجنحت
فقد ھدیت فسلھا عن
الذین لا یعلمون ولا یبصرون
ولا علی الاجتھاد یقتدرون
أاولئك متروکون سدی
فان انعمت فقد ضلت
الھدی وان ابصرت فانکرت

دیتا ہوں اس سے کہ اَن ہونی جوڑے یا
ڈھٹائی یا چمکتے چاند ماہ تمام سے اندھی بنے
اپنی عقل ہی سے پوچھئے کیا اللہ تعالےٰ
کے لئے بندوں پر کچھ ایسے احکام ہیں
یا نہیں کہ ابتدائی ان کا علم بے غیر تصریح
شارع یا اجتہادِ مجتہد کے حاصل نہیں،
اگر وہ انکار کرے تو واجب الانکار شناعت
لائی، اگر مانے تو سلامت رہی اور اطاعت
لائی تو اس سے پوچھئے کیا تیرے خیال
میں تمام آدمی حلال وحرام وجائز وواجب
دین کے جتنے احکام ان پر ہیں سب کے
عالم ہیں، نصوصِ شریعت کے معانی کا سب
کو احاطہ ہے، منصوص سے مسکوت کا حکم
پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے پس اگر
وہ تعمیم کرے تو یقیناً اندھی ہے اور اس
سے باز رہے تو ضرور مہتدی ہے
اب اس سے ان کا حکم پوچھئے جنہیں نہ
علم ہے نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت
کیا وہ شترِ بے مہار بنا کر چھوڑ دیے
گئے ہیں، اگر ہاں کہے تو قطعاً گمراہ ہوئی
اور اگر آنکھ کھولے اور بے مہاری سے

فسلها مالهم من السبيل
الى ان يعلموا احكام الجميل
أأن يروا بانفسهم وهم
لا يبصرون و يستنبطوا
وهم لا يقدرون او يرجعوا الى
العلماء المرشدين فيعتمدوا
عليهم لى امور الدين و يعملوا
بقولهم منقادين فان بالاول
اجابت فقد بهتت و خابت
لا يكلف الله نفسا الا وسعها
وان ابت وابت الى الاخرى اصابت
وقد وجدت ضالة ضلت بها۔

ثم من العجب سؤلك عما
لا يسأل عنه مثلك وان علم المكلف
بفرضية التقليد كيف يحصل
لا باجتهاد او بتقليد فلقد
قصرت ولا قصر و زعمت
الحصر حيث لا حصر اما علمت
ان الضروري فى علمه عنهما جميعا
لغنى اليس ان كل مسلم يعلم
ضرورة من الدين علما لا يخالطه

انکار کرے تو اب اس سے پوچھئے کہ ان
کے لیے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے
آیا یہ کہ خود دیکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے
کہ اجتہاد کریں حالانکہ وہ قدرت نہیں رکھتے
یا یہ کہ ہدایت وارشاد والے علماء کی طرف
رجوع لائیں، امورِ دین میں ان پر اعتماد
کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر
کاربند رہیں۔ اگر جواب میں پہلی بات
کہی تو یقیناً بہتان اٹھاتی ہے اور نامراد
رہی اور اگر اس سے انکار کرکے دوسری
طرف پلٹی تو راہِ صواب پر آئی اور جس
گم شدہ کا مکان نہ جانتی تھی اسکی طاق پائی۔

پھر عجیب بات ہے کہ آپ کا
ایسے امر سے سوال جسے آپ جیسا دریافت
نہ کرتا کہ مکلف کو تقلید فرض ہونے کا علم
اجتہاد سے آئے یا تقلید سے آپ نے قصر
کیا اور قصر نہ تھا اور حصر سمجھے جہاں حصر نہ
تھا، کیا آپ کو خبر نہیں کہ بدیہی بات اپنے
جاننے میں ان دونوں سے یکسر بے نیاز
ہے۔ کیا ہر مسلمان بالبداہتہ ایسے یقین
سے جس میں کسی گمان وتخمین کی آمیزش

ظن ولا تخمين ان لله عليه فرائض
ومحرمات وحدودا وتكليفات
ويعلم منهم من لا يعلم علما وجدانيا
ان لا يعلم وانه لا يقدر ان يعلم
الا بعلم ان لا براءة ذمته الا بالعمل
ولا عمل الا بالعلم ولا علم الا
لمن تعلم فينقدح في ذهنه
بداهة ان عليه سؤالا من اذا
سئل هدى وعلم وهذا سيدنا
رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم قائلا وقوله اصدق مقال
الا سألوا اذا لم يعلموا فانما شفاء
العي السؤال وقد تواتر ذلك
من لدن الصحابة رضي الله تعالى
عنهم وهلم جرا تواتر كتابة الصلوات
وسائر المكتوبات علانية جهرا
بل هو امر مجبول عليه اجيال
البشر من امن منهم ومن كفر فترى
عوام كل فرقة تأتي علماءها والبائها
وتسال دواء داء جهلها من تحسبها
طبابيا علما من لديهم بانه

نہیں تخمین کا یہ حکم نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے لئے
اس پر کچھ فرض ہیں، کچھ حرام اور کچھ حدیں
ہیں، کچھ احکام اور ان میں جو جاہل ہے
وہ اپنے وجدان سے جانتا ہے کہ جاہل
ہے اور یہ کہ جب تک اسے بتایا نہ جائے
خود جان لینے سے عاجز ہے اور خوب
جانتا ہے کہ بے عمل کئے چھٹکارا نہیں اور
علم عمل کا یارا نہیں اور بے سیکھے علم نہ آئیگا
تو بداہۃً اس کے ذہن میں خود جائے گا کہ
اس پر ایسے سے پوچھنا لازم ہے جو مسئلہ
بتا کر فرماتے اور یہ ہیں ہمارے مولے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہوئے اور
ان کا ارشاد ہر قول سے زیادہ سچ ہے
الا سألوا الحدیث یعنی کیوں نہ پوچھا جب خود
نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی
ہے اور بے شک وہ زمانہ صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر
فرضیت نماز و دیگر فرائض کی طرح علانیہ
ظاہر متواتر ہے بلکہ وہ ہر انسان کی جبلی بات
ہے خواہ وہ مومن ہے خواہ کافر ہے لہذا
ہر گروہ کے عوام کو دیکھو گے کہ اپنے یہاں کے

القاضي ما عليهم فما سألهم
ابتقليد كان ام باجتهاد فيأتيك
بالاخبار من لم تزوده بالازواد
او انت بنفسك انبئتني
عن قولك لي ارغب
[illegible] ان تعلمني و انا
عائذ بالله ان يكون
سؤلك سول متعنت عنيد
بل سؤل طالب للحق
مستفيد فباجتهاد اتيتني
ام بتقليد فان الامر دين
وابعث فيه من صنيع المفسدين
فليس عن اعتقاد حكم محيد
ولا اعتقاد الا عن منشأ سديد
وقد انحصر في الاجتهاد
والتقليد۔

اہلِ علم و دانش کے پاس آتے اور جنہیں
اپنا طبیب سمجھے ان سے مرض جہل کی دوا
پوچھتے ہیں اس لئے کہ وہ یقیناً اپنے
دل سے جان رہے ہیں کہ ہم اسی طور پر
اپنے فرض سے ادا ہوں گے، اب ان
سے پوچھیے، یہ تقلید سے تھا یا اجتہاد
سے عن قریب تمہیں وہ خبریں لا کر دے گا
جسے تم نے توشہ نہ بندھوا دیا تھا یا آپ خود
ہی اپنے اس قول کا حال بولیے جو آپ نے
مجھے لکھا کہ میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں
کہ مجھے تعلیم فرمائیے" اور میں اللہ عزوجل کی
پناہ لیتا ہوں اس سے کہ آپ کا سوال کسی
باطل کوش سرکش کا سوال ہو بلکہ حق طلب
فائدہ خواہ کا سوال ہے تو اب آپ میرے
پاس اجتہاد سے آئے یا تقلید سے کہ یہ
معاملہ دین کا ہے اور دین میں لہو مفسدین
کا کام ہے تو کسی حکم کے اعتقاد سے چارہ
نہیں اور اعتقاد حاصل نہ ہوگا مگر منشاء درست
سے اور وہ اجتہاد و تقلید میں منحصر ہو چکا۔

ثم اذ لم تهتد وانت تخدم
الطلبة منذ ثلاثين عاما الدليل

پھر جب کہ آپ نے اس تیس
برس کی خدمتِ طلبہ میں دلیل استحبابِ تقلید

يد لك على استحباب التقليد
فضلاً عن وجوب۔ فضلاً عن
افتراض۔ قطعاً وبراماً فسواء
عليك يكون عندك حكم
فى القضية من تحريم او
كراهة او اباحة شرعية
او انت شاك فيما هناك او شاك
وشاك فى انك شاك اياما كان
فلا محيد لك من تجويز ترك التقليد
وتلقى الاحكام من الكتاب المجيد
لكل عامى جهول بليد لا يعرف الغث
من السمين ولا الشمال من اليمين
ولا الظلمت ولا النور ولا الظل ولا
الحرور اذ لولاه لما اعترك شك شاك
فى وجوب التقليد على ولئك فضلاً عن
الاستحباب فضلاً عن التزام الاجتناب
فضلاً عن اليقين الكذاب بخصوص
نوع من اضداد الايجاب ولا وربك
لن يستقيم لك ذلك الا باحد
مسلكين من اشنع المسالك موقعين
اسمالك فى اسوء المهالك نزعم

کی طرف ہدایت نہ پائی چہ جائے وجوب!
چہ جائے فرضیتِ قطعیہ یقینیہ، تو اب
آپ پر یکساں ہے خواہ آپ کو تقلید کا کوئی
حکم معلوم ہو کہ وہ شرعاً حرام یا مکروہ یا مباح
ہے یا آپ کو شک ہو یا حکم میں شک ہو
اور اس میں بھی شک ہو کہ آپ کو شک ہے
بہرحال اس سے مفر نہیں کہ آپ تقلید چھوڑنا
اور قرآنِ مجید سے احکام نکالنا ہر ایسے
عامی جاہل احمق کے لئے جائز جانیں جسے
نہ لاغر و فربہ میں تمیز ہو نہ دہنے بائیں میں،
نہ اندھیری پہچانے نہ روشنی نہ سایہ نہ دھوپ
کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان لوگوں پر تقلید خود
واجب ہونے میں کوئی خلش ڈالتا ہو شک
آپ کو پیش نہ آتا نہ کہ استحباب نہ کہ تقلید
سے بچنے کا ایجاب نہ کہ وجوبِ تقلید کی
کسی خاص ضد پر جھوٹا یقین اور تمہارے
رب کی قسم یہ نہیں راست نہ آئے گا مگر
دو راہوں میں ایک سے جو سخت بری
راہوں سے ہیں اور اپنے چلنے والے کو نہایت
بد مہلکے میں ڈالنے والی ہیں یا تو گمان اس کا
کہ تمام لوگ ہر مسئلے میں جس کی انہیں حاجت ہو

ان الناس عن اخرهم من اهل الاجتهاد
فی حل مایحتاجون الیہ فلهم یدان
باستنباط الاحکام اوابتداع سبیل اخر
الی تعرفها غیر التقلید والاجتهاد فیعلمون
من دون علم ولا استعلام ۔
وانا اعیذك برب المشرقین
ان تقول بشیئ من هذین
الظلمین وان وجدت احدا من
رعاع الجاهلین یتفوه بمثل
الباطل المهین فلله خذ بیده
والی استعلاج الدماغ ارشده
واهده فقد اخذه جنون و
والجنون فنون والدین
نصح والنصح یثیب والطبیب
اللبیب الحاذق الاریب الاجمل
الاکمل منك فی بیب۔ دع عنك
العوام سلنی عن نفسك فی
تلك الاعوام کیف عبدت الله

اہلِ اجتہاد سے ہیں، انہیں احکام نکالنے
پر دسترس ہے یا یہ کہ تقلید و اجتہاد
کے سوا ان تمام احکام پہچاننے کا اور کوئی
طریقہ گڑھیے کہ یہ جہال، بے علم بے سیکھے،
احکام جان لیں۔
اور میں آپ کو پروردگارِ مشرقین
کی پناہ دیتا ہوں کہ آپ ان دونوں
ظلموں میں سے کسی کے قائل ہوں اور
آپ اگر کسی کمینے جاہل کو پائیں کہ ایسی
صریح باطل بکتا ہے تو للہ! خدا کو مان کر
اس کا ہاتھ پکڑیئے اور علاج دماغ کی
طرف اسے ہدایت کیجیے کہ اسے جنون نے
آلیا اور جنون طرح طرح کا ہوتا ہے اور
دین خیر خواہی ہے اور خیر خواہی پر ثواب
ملتا ہے اور طبیب حاذق عاقل زیرک
اجمل[1] اکمل آپ کے پاس موجود ہیں عوام
سے درگزر ریئے خود اپنے حال سے خبر دیجیے
آپ نے ان برسوں میں اللہ کو کیونکر پوجا

---

[1] حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم دہلوی کی ذاتِ گرامی مراد ہے جن کے بزرگ باپ دادا سے اعلیٰحضرت قدس سرہ کے خصوصی مراسم تھے مکتوب الیہ ایک مدت تک حکیم صاحب مرحوم کے وظیفہ خوار رہے اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

وعاملت العبيد اباجتهاد ام بتقليد
وعلى كل فالانسان على نفسه بصيرة
ولو القى معاذيره هل انت من
شروط الاجتهاد ملى قادر عليه ام
عاجز خلى على الاخر ما انت وايش
انت حتى لا يجب عليك التقليد
ا يسوغ الاجتهاد لعار بليد عاثر
باذى عى شديد هل هو الا غنى
بعيد ام لتعرف الاحكام سبيل جديد
وها انت حاصره فى اجتهاد وتقليد
ام فى بعض دون بعض من فنون
الاصل والفرع على الاخير ما انت
فيه مجتهد فعين وما لا لسبيلك
فيه فبين وعلى الاول بل هو المتعين
وعليه المعول اذ لو لم يحل لك الاجتهاد
فى جميع المواد لوجب التقليد فى بعض
الفنون وبالخلو بين اهتد انه لم تخل
سنون فيا قريب مالك ورقيب ابن
ادريس هات هيهاتك وافتح الكيس
فات بعشر صور مفتريات من مسائل
فقه اجتهاديات تكون انت ابا عذرها

اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا ؟ آیا
اجتہاد سے یا تقلید سے اور بہر تقدیر آدمی کو
اپنے حال پر خوب نگاہ ہے اگرچہ حیلے
کتنے ہی بنائیے۔ آپ شروط اجتہاد سے
پُر ہیں اجتہاد پر قادر ہیں یا عاجز و خالی ہیں
بر تقدیر اخیر آپ کیا اور آپ کی حقیقت
کتنی کہ آپ پر تقلید واجب نہ ہو کیا ایسے
کے لیے اجتہاد جائز ہوگا جو عاری بے عقل
متزلزل ہالک سخت عاجز ہو تو یہ دور کی
گمراہی ہے یا احکام پہچاننے کے لیے
کوئی نئی راہ اور ہے اور آپ ہیں کہ خود اجتہاد
و تقلید میں اس کا حصر کر چکے ہیں۔ بر تقدیر
اول کیا آپ کو علوم شرعیہ کے تمام اصول و
فروع کی شاخوں میں اختیار پہنچتا ہے یا کسی
میں پہنچتا ہے اور کسی میں نہیں، بر تقدیر اخیر
جس میں آپ مجتہد ہیں اس کی تعیین کیجیے
اور جس میں آپ مجتہد نہیں اس میں اپنی راہ
بنائیے اور بر تقدیر اول بلکہ وہی خواہ مخواہ
ماننی ہے اس لئے کہ اگر تمام مواد میں آپ
کے لیے اجتہاد حلال نہ ہوتا تو بعض فنون
میں ضرور تقلید واجب ہوتی اور یہ برس کے

لا تستند باحد فی بناء جدرها
لا فی بطن ولا فی ظهر ولا فی ورد و
لا فی صدر ولا فی جرح ولا تعدیل
ولا تفریع ولا تاصیل فیظهر الحق
و یزول الغرور ولا یغرنك
بالله تعالیٰ الغرور وکانی
بك مسترشدا مماوعیت
ان القیت السمع و انت
شهید ان کلامی کان فی
نفس التقلید من حیث
هو لا اثر فیه للتقلید
فلا معنی للسوال عن
خصوص نوع و تعیینه
و ما بان مجملا وما
کان مجملا فما الاقتراح
التنبیه اما ان المکلف
هل یختیر ام یخیر
فبحث اٰخر و الکلام فیه
فاش مشتهر و لهما ثالث
فی الالتزام و لکل خارج
عن هذا المرام۔

برس اس کی طرف ہدایت پانے سے
خالی نہ جانے تو اب اسے امام مالک کے
قریب امامِ شافعی کے رقیب اپنی پونجیاں
دکھلایئے اور تھیلی کھولیے، فقہی مسائل
اجتہادی کی گرہ کھلی ہوئی صورتیں لایئے جن کا
حکم خاص آپ نے استنباط کیا ہو جس کی
بنا کے ظاہر و باطن و اول و آخر و جرح و تعدیل
و تفریع و تاصیل کسی بات میں آپ دوسرے
کی سند نہ پکڑیں ابھی ابھی حق ظاہر ہوا جاتا
اور دھوکا زوال پاتا ہے اور دیکھ تمہیں
اللہ تعالےٰ کے معاملے میں فریب نہ دے
وہ بڑا فریبی اور مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ
میرا بیان آپ نے حضور قلب سے کان
لگا کر سنا تو راہ پالئے ہوں گے۔ میرا کلام
نفس تقلید کی محض ذات میں تھا اور اس
میں کوئی اثر کسی قید کا نہ تھا تو خاص کسی
نوع کی تعیین سے سوال کے کوئی معنے
نہیں اور جس کلام کا مطلب صاف تھا، کوئی
اجمال نہ تھا، اس کی شرح چاہنا کیا رہا،
ہر مکلف بہتر کو چھانٹنے یا مختار ہے، یہ
دوسری بحث ہے اور اس میں کلام مشہور و

معروف ہے اور ان دو کے لئے مسئلہ
التزام میں تیسرا او رہے اور سب اس
مطلب سے باہر ہیں۔

فایاك ثم ایاك ان
تخلط الکلام و تخرج المقال
عن النظام وعلیك بالانصاف
خیر الاوصاف فان رأیت ما
التمست انت ولم یأتك بدر
انہ هو الطریق القویم فذالك
المامول من طبعك السلیم و
ودك والافانی اعوذ بربی وربك
ان تکابر تحقیقا او تدابر صدیقا
وان ابیت فما انا بآت
ما اتیت و لعلك تجد من
یجاری بمثلك ولا یمل مکابرة
ولا یخشی مدابرة و اللّٰہ
الهادی و لہ الحمد فی
الاولی و الاخرة وصلی
اللّٰہ تعالٰی علی سیدنا
و مولٰنا الامان الامین
فاتح الخلق وخاتم النبیین محمد

تو دیکھو خبردار کلام کو خلط نہ کرنا اور
بات کو اس کے سلسلے سے باہر نہ لیجانا
اور آپ پر انصاف لازم ہے کہ وہ بہترین
اوصاف ہے پس اگر آپ دیکھیں کہ یہ
جواب جو آپ کی خواہش پر آیا اور اس نے
خود پہل نہ کی، یہی سیدھا رستہ ہے جب
تو آپ کی طبع سلیم و دوستیٔ قدیم سے اسی
کی امید ہے ورنہ میں اپنے اور آپ کے
رب کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ آپ تحقیق
کے سامنے مکابرہ کریں یا دوست سے قطعِ
دوستی اور اگر نہ مانیے تو میں ایسا نہ کروں گا
اور کیا عجب کہ آپ کو کوئی ایسا مل جائے
جو آپ ہی جیسا برتاؤ کرے، نہ مکابرے
سے تھکے، نہ قطع محبت سے ڈرے اور
اللہ ہادی ہے اور دونوں جہان میں اسی
کے لئے حمد ہے اور اللہ کی درودیں ہمارے
سردار و مولٰی و پناہ وامن آغازِ خلقت و انجام
رسالت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جنہوں نے

شارع الاجتہاد للماھرین وامر التقلید للقاصرین
وعلیٰ الہ الطاھرین وصحبہ الطاھرین و
ومجتہدی ملتہ والمقلدین لھم باحسان
الیٰ یوم الدین وبارک وسلم ابد الاٰبدین
اٰمین اٰمین والحمد للہ رب العلمین۔
کتبہ عبدہٗ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم، لعشر بقین جمادی الاخرۃ ۱۳۱۹ھ

ماہروں کے واسطے اجتہاد شروع کیا اور
کوتاہ دستوں کو ان کی تقلید کا حکم دیا اور
ان کی پاکیزہ آل اور غلبہ والے اصحاب
اور مجتہدین ملت اور خوبی کے ساتھ قیامت
تک ان کے مقلدین پر اور اللہ کی برکتیں
اور اس کا سلام ہمیشگی والوں کی ہمیشگی
تک، آمین آمین۔

فقیر احمد رضا قادری بریلوی

۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سمع سامع حسن بلاء اللہ
فینا فلوجہہ الکریم الحمد حمدا
یکفینا ومن کل داء باذنہ یشفینا
ومن عاھتہ بمنہ یقینا و یزیدنا
بفضلہ ھدی ویقینا والصلوٰۃ والسلام
علی والینا و سیدنا و ھادینا
و شافعنا و شافینا الارأف
بنا من امھاتنا و ابینا
خلیفۃ اللہ الاعظم فی
عالمینا المولی علینا و
علی ما خلقنا و ما بین

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جو کان رکھتا ہو ہم پر اللہ تعالیٰ کی خوبی
نعمت سے سنے، اسی کے وجہِ کریم کے لئے
وہ حمد ہے جو ہمیں بس ہو اور باذنِ الٰہی ہمیں
ہر مرض سے شفا بخشے اور احسانِ ربانی ہمیں
ہر آفت سے بچائے اور بفضلِ خداوندی
ہمیں ہدایت ویقین زیادہ فرمائے اور
صلوٰۃ وسلام ہمارے والی، ہمارے
ولی، ہمارے ہادی، ہمارے شافع، ہمارے
شافی پر جو ہم پر ماں باپ سے زیادہ مہربان
ہیں تمام جہان میں سب سے بڑے نائب
خدا ہیں ہم پر اور تمام آئندہ مخلوق اور گزشتہ

ايد بنا وعلى آله وصحبه
الفائزين فوزا مبينا واوليائه
المتصرفين فى العالم باذنه
تمكينا وعلينا بهم و لهم
اجمعينا ويرحم الله من قال
آمينا اما بعد فجاء الكتاب
و سر به قلوب الاحباب
لما فيه افصاح بقبول الصواب
واقتراح فى مسئلة اخرى
لكشف الحجاب وهكذا دين اولى
الالباب يودون ناهلين مناهل
الصواب ليرتووا ويرووا من يروه
فى تباب۔

فاهمت وحق لى من فورى
الجواب وان كان للحمى بجسمى
اقتراب ووجع فى الخاصرة قد
طال وطاب كفارة للذنوب ان
شاء الوهاب والى الآن منه بقية
للذهاب فانبئت ان الآتى بالكتاب
آب وغاب ولم ادر من هو والى اين
ثاب حتى جاء اخى وانسى وسرور

خلقت سب پر والی وحاکم ہیں اور ان کے
آل واصحاب پر کہ روشن کامیابی سے
کامیاب ہیں اور ان کے اولیاء پر کہ ان کے
حکم سے قابو پاکر عالم میں تصرف کرتے ہیں
اور ان سب کے صدقے ہیں ان کی برکت
سے ہم پر اور اللہ کی مہر آمین کہنے والے پر
بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو، خط آیا اور دلِ دوستاں
نے سرور پایا کہ اس سے قبولِ حق صاف
پیدا تھا اور ایک اور مسئلے سے پردہ کشائی
کی درخواست تھی اور خردمندوں کا یہی دستور
ہے کہ پیاسے ہوں تو دریائے عظیم کے
گھاٹ پر آتے ہیں کہ آپ سیراب ہوں اور
جسے ہلاک ہوتا ہوا دیکھیں اسے سیراب کریں۔
میں نے چاہا اور خود یہی مجھے سزاوار تھا کہ
فوراً جواب دوں اگرچہ تپ کو میرے بدن
سے قرب تھا اور کمر میں درد کہ مدتوں رہا
اور اچھا ہوا اللہ چاہے تو گناہوں کا کفارہ
تھا اور ابھی اس کا بقیہ جانے کو باقی ہے۔
اتنے میں خبر ملی کہ خط آرندہ پلٹ گیا اور
غائب ہوا اور مجھے نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھا
اور کہاں واپس گیا یہاں تک کہ میرے

نفسي الحكيم المولوي خليل الله خان
حفظه الله الى يوم الحساب فاحببت
ان ارسل على يديه الجواب
لان مثل الكتاب لا احب ان يكون
الا باصطحاب وبربنا نستعين
في كل باب نعم قد قلت واقول
ان مقولي الذي كان عنه السوال
انما كان في التقليد من دون تقيد
لكن يا اخي هل يشعر الحكم على
مرسل بنفيه عن شيئ في حوزة
دخل فمع قطع النظر عن ان
سوالك هذا السجد دعسى ان
لا يرى له منشوٴ مسددا ان اشعر
اشعر بنفي الفرضية اية فرضية
للقطع مرضية فما ذا الوثوب
الى الوجوب وما انت ذا د وقريحة
سليمة فدا بان ابن اخت خالتك

برادر مونس و سرورِ قلب حکیم خلیل اللہ خاں[1]
صاحب کہ اللہ تعالےٰ قیامت تک ان کا
نگہبان ہو، آئے تو میں نے ان کی معرفت
جواب بھیجنا چاہا کہ ایسے خطوط میں مجھے یہی
پسند ہے کہ کسی کے ہاتھ ہی مرسل ہوں اور ہم
ہر معاملے میں اپنے رب ہی کی مدد چاہتے ہیں،
ہاں بیشک میں نے کہا اور اب کہتا ہوں کہ میرا
وہ کلام جس سے سوال ہوا بے کسی تحقیق کے
محض تقلید میں تھا مگر برادرم! کیا کسی مطلق
پر حکم الیسی کسی شئے سے نفی بتاتا ہے جو اس
کے احاطہ میں داخل ہے تو قطع نظر اس سے
کہ آپ کے اس سوال تازہ کا شاید کوئی صحیح
منشا نظر ہی نہ آئے وہ کلام اگر بالغرض مشعر ہوگا
تو خاص لغی فرضیت کا کسی فرضیت جو یقین کے
لئے پسندیدہ ہے تو یہ وجوب کی طرف کودجانا
کیسا اور ہاں یہ ہیں آپ سلیم طبیعت والے
خود آپ کی خالہ کریمہ کا بھانجہ[2] ظاہر کرچکا کہ وا جب

---

[1] مولانا حکیم خلیل الرحمٰن سابق ریاست رام پور کے ایک باکمال عالم و طبیب اور متقی و متورع بزرگ تھے مکتوب نگار قدس سرہٗ ان کے اوصاف کی وجہ سے ان سے خصوصی سلوک فرماتے تھے۔

[2] علی ملاحظہ ہو "آپ کی خالہ کریمہ کا بھانجہ" سے مولانا طیب عرب ہی کی ذات مراد ہے۔

الکریم ان الفرق بین الواجب و
الفرض کمثلہ بین السماء والارض
بل قد اظہرت الفرض علمی
وعملی وان الکلام ھنا فی العلمی فما لی
اراک تعرف وتنکر وتخبر وتذھل
عما تخبر ان ادلتہ بالافتراض القطعی
فلم یقل بہ احد فی الخصوص النوعی۔
نعم اذا اتضح لک الحق فی
مبحث قد سبق فاعلن بافتراض
التقلید المطلق فمثلک بالاعتراف
للحق احق ثم ان اردت ان تصدر
بالحق عما وردت فاجبنی اولا
عما سالتک وطویت الجواب ان
کیف عملک وعلمک بمحلک
ومحالک فی ھذا الباب الی غیر ذلک
مما فصلتہ فی اول کتاب ثم اذا انت
من اخوان العلم وقد قلت
اخذ منہ منذ ثلثین
سنۃ فلا یظن بک انک
لا تعمل او تعمل وانت
عن حکم سبیلہ فی غفلۃ

فرض میں زمین آسمان کا فرق ہے بلکہ یہ
روشن کر چکا کہ فرض دو قسم ہے علمی و عملی اور
یہاں گفتگو علمی میں ہے تو اب کیا وجہ ہے
کہ میں اسے پاتا ہوں کہ پہچان کر ناشناسا
ہوتا ہے اور خود خبر دے کر بھولا جاتا ہے
اور اگر آپ اسے فرضیت قطعیہ سے تاویل
کریں تو خاص نوع میں ہوگا۔
ہاں گذشتہ بحث میں آپ پر حق واضح
ہوگیا ہے کہ تو تقلید مطلق کی فرضیت کا اعلان
دیجئے کہ آپ جیسے کو حق کا اقرار زیادہ قرار
ہے۔ پھر اگر آپ چاہیں کہ جہاں آئے وہاں
سے حق کے ساتھ پلٹے تو اولاً ان امور
کا جواب دیجئے جو میں نے سوال کئے اور
آپ نے جواب نہ دئے، اس میں آپ کا عمل
کیوں کر رہا اور آپ اس میں اپنا مزید افتراء
کہاں تک جانتے ہیں اور اس کے سوا اور
سوالات جو نامہ اول میں میں نے بتفصیل
لکھے پھر جبکہ آپ برادران علم سے ہیں اور
خود اپنے منہ سے تیس سال سے اس کے
خادم رہے ہیں تو یہ تو آپ پر گمان نہ ہوگا کہ
آپ عمل ہی نہیں کرتے یا عمل کرتے ہیں تو

و سننہ وقد علمت ان ابناء
الزمان فی ذا المنهج لیسوا علیٰ
شان بل هم بین مکفر ومحرم
ومجوز وملزم ومخیر ومتخیر
ومطلق وخاص فی الاربعۃ الاکابر
وقائل بالتلفیق ومائل فیہ الی
التفسیق ومبیح فی الاعمال لا
فی عمل ومرخص وناہ بعد العمل
فهذہ عدۃ مواضع ولهم فی کلها
منازع ومنازع ومن طلب الحق
وجانب النزاع فلیس الکلام معهم
علیٰ حد سواء فحین لی۔

ثانیا فی جمیعها ما انت
سالکہ لنخاطب علی مسلک انت
سالکہ ثم ات اخاک سائلا مستفیدا
لا صائلا عنیدا ولن فی یدہ واتقد
بقودہ فمهما سألک عن شیئ
فاجب وایما سار بک فاقصد
ذا قنزب فیعون اللہ لیسلکن بک
صراطا سوی ویسند جنبک حتی
یوقفک علی منزل الهدیٰ و

اس طرح کہ اس کی راہ کے حکم سے غفلت و
خواب میں ہیں۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ
ابنائے زمان اس مسلک میں ایک حال پر
نہیں بلکہ کوئی کفر کہتا ہے کوئی حرام کوئی جائز
کوئی واجب کوئی تخییر کی راہ چلتا ہے کوئی تخیر
کی، کوئی مطلق کہتا ہے کوئی چار اکابر میں محصور
کرتا ہے، کوئی تلفیق مانتا ہے کوئی اسے
فسق بتانے کی طرف جھکتا ہے کوئی کہتا ہے
مختلف اعمال میں جائز ہے نہ ایک میں کوئی
عمل کے بعد رخصت دیتا کوئی منع کرتا ہے
تو یہ متعدد مواضع ہیں اور لوگوں کے لئے ان سب
میں مختلف راہیں مختلف ماخذ ہیں اور جو حق کا
طالب اور جدال سے مجتنب ہو تو ظاہر ہے کہ
ان سب کے ساتھ گفتگو ایک روش پر نہیں۔

ثانیاً ان تمام مواضع میں اپنا مسلک معین
کیجئے کہ آپ سے اسی روش پر کلام ہو اس کے
بعد اپنے بھائی کے پاس طلب فائدہ کیلئے آئیے نہ
حملہ آور ہٹ دھرم بن کر اور اس کے ہاتھ میں رام
ہو جائیے اور جدھر وہ کھینچے کھنچ جائیے جو کچھ
پوچھے بتائیے جہاں لے چلے قصد کیجئے اور
قریب ہو جائیے تو قسم ہے کہ وہ اپنے رب کی مدد

وربما لا يعرف بدأ بعض
مقاصده ثم يحمل
آخر احسن مواردہ
فمن طلب الحق فهذه
السبيل وحسبنا الله و
نعم الوكيل۔

سے آپ کو سیدھا لے جائے گا اور آپ
کو آہستہ آہستہ چلائے گا یہاں تک کہ
منزلِ ہدایت پر کھڑا کر دے گا اور بیشک
بارہا ابتدا میں اس کے بعض مقصد
پہچان میں نہ آئیں گے، پھر انجام کار
اس کی خوبی موارد کی حمد ہوگی تو جو طالبِ
حق ہو تو راہ یہ ہے کہ اور اللہ ہمیں کافی
ہے اور اچھا کام بنانے والا۔

اما سؤلك عن تصرف
الاولياء في العالم واعترافك
انك لا نستطيع من معانيه الا
ما تعلم فان كان مرادك بتفويض
امر ما يوجب معاذ الله تعطيل
ذي الامر كملك في الدنيا ولى
امرا الى بعض الامراء فتنفذ
احكامه فيه غنية عن احكام
الملك في خصوص ما جرى بل
من دون علمه بما حدث
وا عترى وكذلك بالعون
والوزير من هو للملك معين و
نصير يتحمل عنه بعض

رہا عالم میں تصرفِ اولیاء سے
آپ کا سوال اور آپ کا اقرار کہ اس کے
معانی سے آپ وہی ناخوش سمجھتے ہیں جو
آپ کے علم میں ہے اگر سپرد کر دینے سے
آپ کی وہ مراد ہے جو مالکِ امر کو معطل
کر دینے کی موجب ہو جیسے دنیا کا کوئی بادشاہ
کسی کام کی باگیں ایک امیر کے سپرد کر دے
تو اس میں اس امیر کے احکام نافذ رہیں گے
اور خاص خاص وقائع میں احکامِ شاہی کے
محتاج نہ ہوں گے بلکہ جو واقع نیا پیدا ہوا
اور جو پیش آیا بادشاہ کو اس کی خبر بھی
نہ ہوگی اور ایسے ہی سپاہی و وزیر سے
وہ مراد ہو جو بادشاہ کی اعانت و یاوری

ما علیہ من الاوزار والاثقال و
یفیدہ عونا فیما یھمہ من
الاعمال والاشغال فھذا لاشك
شنع شنیع لا محض شنیع بل
کفر فظیع وحاش للہ ان
یتوھمہ احد من المسلمین بل
کافر ایضا اذا کان من الموحدین
فاستشناعك اذن انما یرجع
الی معنی باطل اخترعہ توھم
عاطل مالہ فی المسلمین اصل
ولا اثر ومن ساء بھم ظنا فقد
کذب و فجر وان کان
معناك و اجیرك باللہ ان
یکون مرمالك ان الشنع ان
یکون المولی سبحنہ وتعالی
شرف جمعا من عبادہ المکرمین
بان اذن لھم فی التصرف فی
العلمین من دون ان یجری
فی ملکہ الا ما شاء او یکون لغیرہ
ذرۃ من ملك فی ارض او سماء
او یتوھم ھناك شیئ من تعطیل

کرے اس پر سے بعض بوجھ اور بار اٹھالے
بعض کاروشغل میں جن کی بادشاہ کو
فکر تھی اسے مدد دے کر فائدہ پہنچائے
تو بے شک ناخوش وقبیح ہے نہ صرف
ناخوش بلکہ سخت ہولناک کفر ہے اور
خدا کی پناہ کہ اس کا وہم گزرے مسلمان
بلکہ کسی کافر کو بھی جب کہ خدا کو ایک جانتا
ہو۔ اس تقدیر پر آپ کا ناخوش جاننا ایک
ایسے معنی باطل کی طرف راجع ہے جسے
بے اصل وہم نے گڑھ لیا، مسلمانوں میں
نہ اس کا وجود نہ نشان اور جو مسلمانوں
پہ بدگمانی کرے وہ جھوٹا اور بدکار ہے
اور اگر آپ کی مراد یہ ہو (میں آپ کو
خدا کی پناہ میں دیتا ہو کہ یہ آپ کی مراد
ہو) کہ ناخوش یہ ہے اللہ عزوجل اپنے
گرامی بندوں سے ایک گروہ کو شرف
بخشے انہیں عالم میں تصرف کا اذن دے۔
بغیر اس کے کہ لوگ اس کے ملک میں
بے اس کے چاہے کچھ ہو سکے یا اس کے
غیر کے لئے زمین یا آسمان میں کوئی ذرہ بھر
ملک ہو یا کسی قدر معطل ہونے یا بوجھ اٹھانے

او تحصل وزن او تخفيف ثقيل
كما اذن سبحنه لجبريل وميكائيل
وغيرهم من مقربي حضرة الجليل
عليهم الصلوة والسلام بالتبجيل
في تدبير القطر والمطر والزرع
والنبات والرياح والجنود و
الحياة والممات وتصوير الاجنة
في بطون الامهات وتيسير الرزق
وقضاء الحاجات الى غير ذلك
من الحوادث والكائنات وهم
فيما بينهم على منازل شتى كما انزلهم
حتما وبتا سلاطين ووزراء واعوان
وامراء فهذا ما يقول المسلم وامراء
فهذا ما يقول المسلم ولامراء
وهذا كلام الله قولا وفعلا و
حكما عدلا قائلا۔

فالمدبرات امرا توفته رسلنا
قل يتوفكم ملك الموت الذي
وكل بكم وهو القاهر فوق عباده و
يرسل عليكم حفظة له معقبات من
بين يديه ومن خلفه يحفظونه۔

یا بار ہلکا کرنے کا وہم گزرے جیسے اس
پاک بے نیاز نے جبریل میکائیل وعزرائیل
وغیرہم مقربان بارگاہِ عزت علیہم الصلوٰۃ والسلام
والتحیۃ کو بوندوں اور بارش اور کھیتی اور
روئیدگی اور ہواؤں اور لشکروں اور
زندگی اور موت کی تدبیر اور ماؤں کے پیٹ
میں بچوں کی تصویر اور خلق کے لئے روزی
آسان اور حاجتیں روا کرنے اور ان کے
سوا اور حوادث وکائنات کا اذن دیا ہے
اور وہ قطعاً یقیناً اپنے آپس میں مختلف
مرتبوں پر ہیں جیسے اس کے رب نے
جو مرتبہ بخشا ہے بادشاہ وزیر وسپاہی
وامیر تو یہ بات بے شک مسلمان کے کہنے
کی ہے اور یہ ہے اللہ کا کلام فیصلہ
کرنے والا ارشاد اور عدالت والا حکم
کہ فرما رہا ہے۔

قسم ان کی جو کاموں کی تدبیریں کرتے
ہیں اسے ہمارے رسولوں نے وفات دی
تو فرما تمہیں ملک الموت وفات دیتا ہے
جو تم پر مقرر فرمایا گیا ہے اور وہی غالب ہے
اپنے بندوں پر اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان،

من امر الله اذ يوحی ربك الى
الملائكة انی معكم فثبتوا الذين
امنوا انه لقول رسول كريم ذی
قوة عند ذی العرش
مكين ه مطاع ثم امين ه
انما انا رسول ربك
لاهب لك غلاما زكيا ه
انی جاعل فی الارض
خليفة ه يا داؤد انا جعلنك
خليفة فی الارض ه انا
سخرنا الجبال معه
يسبحن بالعشی والابكار ه
والطير محشورة كل له
اواب ه فسخرنا له الريح
تجری بامره رخاء حيث
اصاب ه والشيطين كل
بناء وغواص واخرين
مقرنين فی الاصفاد ه
هذا عطاؤنا فامنن
او امسك بغير حساب ه
ابرئ الاكمه والابرص

آدمی کے بدلی والے ہیں اس کے
آگے اور پیچھے کہ اس کی حفاظت کرتے
ہیں خدا کے حکم سے جب وحی بھیجتا ہے
تیرا رب فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ
ہوں تو تم ثابت قدمی بخشو ایمان والوں کو
بیشک وہ ایک عزت والے زبردست
رسول کی بات ہے کہ مالک عرش کے جس کی
عزت ہے وہاں اس کا حکم چلتا ہے امانت
والا ہے۔ میں تو ہی تیرے رب کا رسول
ہوں کہ میں تجھے ستھرا بیٹا عطا کروں، بیشک
میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں اے
داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین نائب کیا،
بے شک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو
قابو میں کر دیا، پاکی بولتے ہیں پچھلے دن اور
سورج چمکتے اور پرندوں کو مسخر کر دیا
گروہ کے گروہ جمع کئے ہوئے سب اس
کی طرف رجوع لاتے ہیں، تو ہم نے سلیمان
کے قابو میں ہوا کو کر دیا کہ سلیمان کے حکم
سے نرم نرم چلتی ہے جہاں وہ چاہتا اور
مسخر کر دیے ہر راج اور غوطہ خور اور
بندھنوں میں جکڑے ہوئے۔ یہ ہماری دین

واحی الموتی باذن الله
ولکن الله یسلط رسله
علی من یشاء اغنٰهم
الله و رسله من فضله
حسبنا الله سیؤتینا
الله من فضله و رسوله
یایها الذین آمنوا
اطیعوا الله و اطیعوا
الرسول و اولی الامر
منکم و لو ردوه الی
الرسول و الی اولی الامر
منهم لعلمه الذین
یستنبطونه منهم۔

ہے تو چاہیے روک رکھے بے حساب
میں مادرزاد اندھے اور سپید داغ والے
کو اچھا کرتا ہوں اور میں مردے جلا دیتا
ہوں خدا کے حکم سے لیکن اللہ اپنے
رسولوں کو قابو دیتا ہے جس پر چاہے،
انہیں غنی کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول
نے اپنے فضل سے، ہمیں خدا بس ہے
اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے
اور اللہ کا رسول، اے ایمان والو حکم مانو
اللہ کا اور حکم مانو رسول اللہ کا اور ان کا
جو تم میں کاموں کے اختیار والے ہیں اور
اگر اسے لاتے رسول کے حضور اور اپنے
ذی اختیاروں کے سامنے تو ضرور اس کی
حقیقت جان لیتے وہ جو ان میں بات کی تہ
کو پہنچ جانے والے ہیں۔

فنبئنی بعلم ماذا
تستشنع فیه انما رایتك
عقولا غیر سفیه والله الهادی
ولی الایادی وللعبد الضعیف
فی هذا الباب کتاب جامع
نافع مستطاب یهدی المستهدی

تو اب علمی راہ سے کہئے اس میں آپ
کو کیا برا لگتا ہے اور میں نے آپ کو جب
دیکھا تھا عاقل غیر سفیہ ہی پایا تھا اور اللہ
ہادی اور نعمتوں کا مالک ہے اور بندۂ
ضعیف کی اس باب میں ایک کتاب جامع
نافع مستطاب ہے کہ ہدایت چاہنے والے

الی الصواب و یردی المستھوی
الی السّتباب جار طبعہ باذن الوھاب
سمیتہ الامن والعلیٰ لناعتی
المصطفیٰ بدافع البلاء و لقبتہ
بالکمال الطامۃ علی شرک سوی
بالامور العامۃ تجد فیہ ستین
اٰیۃ وثلٰثمائۃ احادیث تمیز الطیب
من الخبیث وفیما تلوتہ کفایۃ لاولی
الدرایۃ وباللہ الھدایۃ والحفظ
والرعایۃ والحمد للہ فی البدایۃ
والنہایۃ وصلی اللہ تعالیٰ علی
الولی الاعظم والمولی الاکرم
والولی الاقدم واٰلہ وصحبہ قادۃ الامم
واولیائہ المتصرفین باذنہ العالم
و علینا بہم وبارک وسلم اٰمین۔

کو راہِ حق دکھاتی ہے اور تباہی میں گرنے
والے کو ہلاک کرتی ہے بحکمِ الٰہی زیرِ طبع
ہے۔ میں نے الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ
بدافع البلاء، اس کا نام اور الکمال الطامۃ علی
شرک سوی بالامور العامۃ لقب رکھا ہے
اس میں ساٹھ آیتیں اور تین سو حدیثیں[1] پائیے
گا کہ طیب کو خبیث سے جدا کرتی ہیں
اور جو آیتیں اس وقت میں نے تلاوت کیں
عاقلوں کو وہی کافی ہیں اور اللہ ہی کی طرف
سے ہدایت اور حفظ و نگہبانی ہے اور سب
تعریفیں اللہ کو آغاز و انجام میں اور اللہ کی
درودیں والیِ اعظم و مولائے اکرم و حاکمِ اقدم
اور ان کے آل و اصحاب پیشوایانِ امت
اور ان کے اولیا پر ان کے حکم سے عالم میں
تصرف کرتے ہیں اور ان کے صدقے میں ہم

---

[1] اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت قدس سرہ کی تصانیف کا یہ عام انداز ہے کہ وہ پہلے قرآنی آیات اور احادیث استدلالاً پیش فرماتے ہیں پھر اقوالِ ائمہ کبار، یہ کسی معمولی عالم کا کام نہیں۔ ایسے جلیل القدر محدث و مفسر کے بارے میں دیوبندی جماعت کے مشہور مبلغ اور اہلِ قلم مولانا ابوالحسن علی ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا یہ اندازِ فکر بھی ملاحظہ ہو : وقلیل البضاعۃ فی الحدیث والتفسیر (نزہۃ الخواطر جلد ششم) جب ندوی صاحب جیسے عالم داعی الی اللہ کی علمی دیانت کا یہ عالم ہے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللیلتین خلتا من شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ

پر اور اللہ کی برکت اور سلام۔ آمین۔
فقیر احمد رضا البریلوی عفی عنہ

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وبعد فھذا سابع شھر مذ امھلت الکتاب ولم تحر الجواب وقد کان کصاحب السابق الماضی علیہ خمسۃ شھور مشتملا علی

بعد حمد وصلاۃ یہ جو تھا مہینہ ہے کہ میں نے خط بھیجا اور آپ نے جواب نہ دیا اور یہ خط بھی پہلے کی طرح جسے پانچ مہینے گزرے ہیں روشن و تاباں سوالات دینیہ پر مشتمل

نوٹ: یہ تیسرا نامہ گرامی حضرت مولانا سلطان احمد خاں بریلوی قادری رضوی علیہ الرحمہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ذریعہ ۵ ذی القعدہ کو بھیجا گیا جس کا جواب مولانا طیب کی طرف سے یہ آیا:

وصلنی خطک المؤرخ ۵ ذوالقعدۃ ۱۱ ذوالقعدۃ کیف اجیبک یوم التاسع ولکن امتثالا لامرک سیأتیک الجواب الذی تعلم بہ انی ما سکت عن الجواب الا صیانۃ لاغلاطک ان تظھر ولجھلک ان یشتھر ؎

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت وای غریم فی التقاضی غریمہا محمد طیب

مجھے تمہارا خط پانچویں ذی القعدہ کا لکھا ہوا گیارہویں ذوالقعدہ کو پہنچا تو میں نویں تاریخ کو کیسے تمہیں جواب دوں مگر حکم ماننے حق قریب تمہارے پاس وہ جواب آتا ہے جس سے تمہیں معلوم ہوگا کہ میں جواب سے صرف اس لئے خاموش رہا کہ تمہاری غلطیوں کو ظاہر ہونے اور تمہاری جہالت کو تشہیر سے بچاؤں۔" اب جاننا چاہتی ہے لیلیٰ کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرض خواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرضخواہ ہے ۱۲

اسئلتہ دینیۃ لامعۃ النور
فلم تجب عن ھذا ولا عن ذاک
مع انک انت البادیٔ فیما
ھنالک وانا امھلک عدۃ ایام اخر
لتجیب مفصلا عن کل مستطر
فان مضی یوم الخمیس تاسع
ھذا الشھر النفیس ولم یأت منک
الجواب تبین انک غلقت الباب
وطویت الصحف وجف القلم بما
سیجف وللہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ
والصلوٰۃ الزاھرۃ والتحیات الفاخرۃ
علی سیدنا وصحبہ وعترتہ الطاھرۃ
امین۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لخمس خلون من
ذی القعدۃ یوم السبت سنہ ۱۳۱۹ھ

تھا۔ آپ نے نہ اس کا جواب دیا نہ اس کا
حالانکہ یہ سلسلہ آپ نے شروع کیا تھا۔ میں
آپ کو چند دن کی اور مہلت دیتا ہوں کہ
جتنے سوالات ہیں سب کے مفصل جواب دیجئے
اگر روز پنجشنبہ کہ اس نفیس مہینے کی ۹ ہو گی،
گزر گیا اور آپ کی طرف سے سوالات کا
جواب نہ آیا تو ظاہر ہو گا کہ آپ نے دروازہ
بند کر لیا اور دفتر لپیٹ دیا اور قلم خشک
ہو جائے گا جس بات پر عنقریب خشک
ہونے والا ہے اور اللہ ہی کے لئے اول و
آخر میں حمد ہے اور چمکتی درودیں اور
گرامی تحسین ہمارے مولیٰ اور ان کے
اصحاب و آل طاہرین آمین۔

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
و بعد فجاء الکتاب ولم یأت
الجواب ولیست متفرغا للجھل و

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور جواب
نہ آیا اور جہالت کی باتوں اور گالی گلوچ کی

السباب ووصوله قبل وجوده بيومين
عجب عجاب وبعد قد بقي
عليك من اليوم الى الغد الوقت
الموعود فان مضى ولم يأت
الجواب علم ان بابك مسدود و
صلى الله تعالى وسلم وبارك على
صاحب المقام المحمود واله وصحبه
النور السعود والحمد لله الغفور الودود-
كتبه عبده المذنب احمد رضا
البريلوي عفي عنه بمحمد المصطفى
النبي الامي صلى الله تعالى عليه وسلم
لتسع خلون من ذي القعدة سنة ۱۳۱۹ھ

مجھے فرصت نہیں اور اس خط کا عالم ایجاد
میں آنے سے دو دن پہلے یہاں پہنچ جانا
سخت تعجب کا اچنبا ہے اور ہنوز آج
سے کل تک آپ کے لئے روزِ موعود کا
وقت باقی ہے اگر وہ گزر گیا اور جواب نہ
آیا تو معلوم ہوگا کہ آپ کا دروازہ بند ہے
اور اللہ تعالےٰ کے درود و سلام و برکات
صاحبِ مقامِ محمود اور ان کے آل و اصحاب
نور و سعادت والوں پر اور سب خوبیاں
اللہ کو جو گناہ بخشنے اور اپنے بندوں سے
محبت فرمائے۔ فقط
فقیر احمد رضا عفی عنہ

(۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبعد فقد مضى امس يومك
الموعود بل زاد علينا اليوم الموجود
يوم الجمعة المبارك المسعود ولم يأت
منك شيء من فانجلى الحجاب
وانتهى الخطاب والحمد لله الكريم
الوهاب ولن يقبل منك بعد هذا
الا الانقياد لما ارشدناك اليه من

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم
بعد حمد و صلوٰۃ بلا شبہ کل آپ کا روزِ
موعود گزر گیا بلکہ آج روز مبارک و ہمایوں
جمعہ اور زائد ہوا اور آپ کی طرف سے
کچھ جواب نہ آیا تو پردہ کھل گیا اور مخاطبہ
تمام ہوا اور سب خوبیاں اللہ کریم بہت
عطا فرمانے والے کو اور آپ سے آپ
کچھ پذیرا نہ ہوگا مگر اس حق و صواب کے لئے

الحق والرشاد والحمد للہ العلی
الجواد والصلوٰۃ والسلام علی سید
الاسیاد محمد واٰلہ وصحبہ
الامجاد امین۔
کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لاحدی عشرۃ
مضین من ذی القعدۃ سنہ ۱۳۱۲ھ

مطیع ہو جس کی طرف ہم نے آپ کو ہدایت
کی اور سب تعریفیں اللہ بالا و بے غرض
بخشندہ کو اور درود و سلام سب سرداروں
کے سردار محمد اور ان کے آل و اصحاب
معززین پر آمین۔ فقط

فقیر احمد رضا بریلوی عفی عنہ

نوٹ: یہ خطوط " الطائب الصیب علی ارض الطیب " مرتبہ حضرت مولٰنا قاری
سید عبدالکریم قادری مجیدی قدس سرہ مطبوعہ مطبع اہل سنت بریلی سے ماخوذ ہیں۔

اضافات

حضرت مولانا ظفرالدین قادری البہاری رحمۃ اللہ علیہ

و

مولانا عرفان علی قدس سرہٗ کے نام

مزید

مکتوبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حبیبی و ولدی وقرۃ عینی مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری جعلہ اللہ کاسمہ ظفر الدین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پہلے ایک پلندہ ابانۃ المتواری وغیرہ کا آپ کو گیا تھا وہ نہ
پہنچا اب مدت ہوئی وقایۃ اہل السنۃ وغیرہ اشتہارات کا پلندہ بھیجا اوس کی رسید اب تک نہ
آئی اوس کی تفتیش کیجئے کہ پلندے کہاں ضائع ہوتے ہیں ایک خط آپ کو جواب مسائل میں
بھیجا تھا وہ آپ کو نہ ملا رجسٹری مرسل ہو تو وہ بھی ہر شخص لے سکتا ہے لہذا یہ پلندہ بیرنگ مرسل
ہے وہابیہ نے اس مسئلہ کو طول دیا ہے مدت سے اون کی امید تھی کہ اصول دین چھوڑ
کر کسی فرعی مسئلہ میں بحث آپڑے اپنے موافق اپنا تصدیقی خط دبدبہ سکندری میں چھپ چکا ہے
مگر اس قدر کافی نہیں رسائل و مسائل بھیجتا ہوں ایک مختصر فتوی اگرچہ دو ہی سطر کا ہو اپنی مہر سے
اور جتنے لوگوں کی مہریں وہاں مل سکیں فوراً فوراً ارسال کیجئے پھر ایک پرچہ پر اوس کے ہزار نسخے
چھپوا کر دو سو یہاں اور دو سو مولانا محدث سورتی کو بھیجئے طبع کے خرچ سے مطلع کیجئے کہ مرسل
ہو طبع سے پہلے اصل مہروں کا فتوی فوراً بھیجدیجئے والسلام فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۳ جمادی الاولیٰ
جاں افروز روز دوشنبہ ۱۳۲۲ھ علی صاحبہا والہ افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب جعل کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج ۲۴ دن کامل ہوئے ایک ڈبیا پارسل آپ
کے نام بھیج چکا ہوں اس وقت تک رسید کا منتظر ہوں اس سال ۹ اپریل کو عجیب
اوضاع فلکی جمع تھیں جن سے متعدد نقوش عظیمہ کی تواریخ اوسی دن جمع ہو گئیں آفتاب
خاص درجہ شرف میں زہرہ شرف میں مشتری بیت میں جو شرف سے بھی افضل ہے
زہرہ و مشتری کا قران السعدین زہرہ و قمر کا قران قمر سعد الاخبیہ میں اور سب سے
اعظم یہ کہ دن جمعہ مبارکہ کا ان ساعات میں دو نقش عظیم و جلیل آپ کے لیے لکھے جن
میں آپ کے نام کے اعداد بھی داخل تھے ایک کی ساعت وقت صبح کی تھی۔ اور
دوسرے کی افضل الساعات ساعت اخیرہ جمعہ اور بعد نماز جمعہ ایک نقش آپ
کے لیے چاندی پر کندہ کرایا یہ تینوں نقوش معظم ایک ڈبیہ میں مع پرچہ ترکیب رکھکر
پارسل کر دیئے ڈاکخانہ کی رسید میرے پاس موجود ہے جس میں ۲۱ اپریل کی مہر ہے
رسید کا انتظار کرتے کرتے آج خط لکھا کہ پارسل پہنچا ہو تو مطلع کیجیے ورنہ وہاں تحقیقات
کیجیے کس کے ہاتھ لگا ہے اوس پر محصول کے ٹکٹ لگا دیئے تھے رجسٹری البتہ نہ
کی تھی والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۹ رجمادی الاخری ۳۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب جعلہ اللہ کاسمہٖ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دھوتی اگر ہر پنجشنبہ کو نہ ہو سکے تو ہر مہینہ ہی سہی نیاز تصدق ہر ہفتہ ضرور ہے آیہ کریمہ والٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم میں پانچ اسما آئے ہیں اللہ واحد ھو رحمٰن رحیم ان میں ہر ایک کی ساعات جدا ہیں حسن اتفاق سے ھو اللہ اور رحیم کے نقوش کی ساعتیں اسی دن مجتمع ہو گئی ہیں آپ آیہ کریمہ ہی کا ورد رکھیے بشمار اعداد والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۵ شعبان المعظم یوم الاحد ۳۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - طریقہ استخراج عصر میں جس قدر تسہیلیں ممکن تھیں کرکے بھیجتا ہوں جداول اوقات ایسے کاغذ پر چھپا ہے کہ چند روز میں پرزے ہوجاتا ہے پانچ بار منگا چکا ہوں ایکبار کی تو بالکل فنا ہوگئی تین بار کی یہ ہیں ان سے ایک مکمل آئے گی پانچویں بار کی کہ وہ بھی پرزہ ہونے کے قریب ہے میرے پاس ہے والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۵ شعبان المعظم یوم الاحد ۱۳۲۳ھ

وقت عصر حنفی

(۱) وقت تخمینی درجہ مطلوبہ گیرند کہ برائے بریلی واکثر بلاد قریبہ العرض ازیں جدول کہ برائے روس البروج برآوردہ ایم حاصل توان کرد

برج	ج	دقت تقویمی عمد نصف النہار حقیقی	برج
سرطان	۶	نت	سرطان
اسد	۶	مط	جوزا
سنبلہ	۶	لط	ثور
میزان	۶	لم	حمل
عقرب	۶	۷	حوت
قوس	۷	مح	دلو
جدی	۷	لہ	جدی

(۲) بعدیکہ تقویم شمس در المینک نزدیک درجہ مطلوبہ بود تفاضل میل شمس در آنروز با میل سوز سابق گیرند وتعدیل مابین السطرین دانند کہ دراں وقت تخمینی جس قدر تفاضل خواہد بود اگر کاستی ست از میل درجہ تامہ مطلوبہ کاہند ورنہ فزایند تا میل تخمینی نصف النہار حقیقی آں روز شود۔

(۳) ایں میل اگر مخالف جہت عرض البلد ست با عرض جمع کنند ورنہ تفاضل گیرند کہ آں سوز بعد سمتی مرکزی حقیقی شمس وقت نصف النہار حقیقی شد نیم قطر شمس کہ آں روز ماسہ

ازاں حاصل جمع یا حاصل تفریق را کا ہند کہ بعد سمتی حقیقی حاجبی آں وقت شد این را بجذل ماسوے بعد سمتی مرئی محول کنند۔

(۴) مابین بعد سمتی مرئی حاجبی نصف النہار حقیقی سایہ اصلی یعنی فی الزوال آں روز بگیرند یعنی بعد مذکور را از جدول ظل اول اصلی لوگارثمی ظل بر دارند وبران دو مرفوع افزایند کہ سایہ وقت عصر شد (۵) سایہ مذکور را در جدول ظل اول اصلی مقوس کنند قوس حاصل را در جدول مابہ بعد سمتی حقیقی رد کنند وبراں نیم قطر آں وقت افزایند بعد سمتی حقیقی مرکزی شمس وقت عصر باشد بتقدیر بودن شمس وقت عصر در درجہ مطلوبہ تکمیل در وے اعمال توقیت اجرا کنند یعنی میل درجہ مطلوبہ اگر باعرض را با بعد سمتی حقیقی مرکزی عصری مذکور جمع کردہ تنصیف کنند وجیب لوگارثمی این نصف گیرند باز این نصف را از بعد سمتی مذکور کاستہ باقی را جیب لوگارثمی برآرند ہر دو جیب با دو قاطع لوگارثمی میل درجہ مطلوبہ وعرض البلد جمع کردہ در جدول اوقات مقوس کنند تنبیہ اگر جدول اوقات موجود نباشد بر حاصل جمع مذکور دہ افزایند مثلاً اگر حاصل ۹،۶۸۲۰۰۰۰۰ بود ۱۹،۶۸۲۰۰۰۰ تصور کنند اورا تنصیف نمایند چنانچہ نصف عدد مذکور ۹،۹۱۰۰۰۰۰ شد اورا در جدول جیب لوگارثمی مقوس کنند قوس حاصل را در رخ زنند کہ وقت حقیقی ست بعد نصف النہار حقیقی در غربیات اعنی عصر وغروب وشفق اما در شرقیات اعنی صبح وطلوع تمامش تا ۱۲ گیرند بہر حال بعد تعدیل بتقویم وقت عصر مطلوب بتعدیل الایام بلد معدل کنند

مثال ما وقت عصر حنفی می خواہم در بریلی آں روز مفروض را کہ تقویم شمس وقت آغاز راس الاسد باشد۔

(۱) وقت تقریبش تو مط در المنک تقویم نزدیک راس الاسد ۲۴ جولائی ست تفاضل میل شمسی ۲۳ و ۲۴ جولائی در المنک $\frac{۲۲}{۱۲}$ $\frac{۱۵}{۳}$ $\frac{۲۰}{۲۰}$ اورا برائے بخشیدیم حاصل آں ہم اورا در ... مط زدیم حاصل ... ہو کا جو ... اتیل متناقص ست یعنی میل ۲۴ جولائی

نرمہ براستیم باقی غ ـ رر و بلکہ ـ زرح لہ نیل نصف النہار حقیقی آن لوز ست -

(۲) اما چون میل و عرض ہر دو شمالی است میل از ـ کاستیم باقی ح ۶ ن نیم قطر آں بعد

لہ سہ مو باشد از و کاستیم باقی زرح و تحویلش بہ بعد سمتی مرئی ز زنط -

(۳) ز زنط از جدول ظل اول اصلی ظل گرفتیم بر صـ ۳۰۹ بازاء ز زنط ۰۱ ۳۹۶۵۱ ار یافتیم

و تفاضلش با ظل زرح ۲۹۶۶ پس بتعدیل ظل مطلوب ۷،۴۲ ۱۳۹۹ ار - دو مرنوع نزدیم

ظل عصر ۲۶،۱۳۹۹۴۲۷

(۴) ایں سایہ را در ہمیں جدول معکوس کردیم بر صـ ۳۱۷ بازاء شدنز یافتیم ۱،۳۹۶۳۰ ار ۲

تفاضل مطلوب ۳،۴۲ و تفاضل جدول کہ کافران نوشتہ اند ۶۲۲۶ پس مطلوب را در ۶۰

زدہ بر جدولی بخشیدیم و حاصل بر شدنز فزودیم شد قوس ۴۲ ۳ ر ۱۱ ۷ ۵ ۴ یعنی شدنز

ارح تحویلش بہ بعد حقیقی سدنطہ کا × نیم قطر ۔ مو مد = شہ مدف

(۵) بوجہ اتفاق جہت ـ کا ـ ط لد ح ما لو + سہ مدف = عحر لوح نصفہ

لو محر لہ جیبہ ۷۷۶۶۲۳۸ ر ۹ بازسہ مدف - لو محر ط = ـ لا محر جیبش ۹،۷۸۹،۱۲۲

مجموعہ دو قاطع میل راس الاسد و عرض بریلی

۰،۰۸۲۹۴۲۱ بازاء تر ع پس وقت تر ع ہانہ و بالرفع تر ع ۱

۹،۵۳۸۴۷۸۱ مجموعہ کل کہ از وقت تخمینی ما بقدر ۹ ث تفاوت دارد

۳۸

۵۹۴) ۰۰،۰۰۴۲۲۴ یا بوجہ دوم ۵۳۸۴۷۸۱ و ۱۹ را نصف

۳۹۰۶ ۹،۷۶۹۲۳۹۱

۹۴۰

۸۶۸ تقویس او کتبیہ بازاء لو ا ا ۱۸۷

۷۲ پس قوس لو ا ر × ح ۲۰۴

۶

۱۲۳۸) ۱۲۲۴۰ (۷ ح

۱۲۱۴۶ مرح ا لو کہ بالرفع

۷۴ ہماں تر ع ا شود

بایں طریق درجات نامہ را اوقات برآرند و روز حاجت را تعدیل مابین السطرین

فائده

اگر مثل اول خواهند بجاے اوقات تقریبیہ مذکوره در جدول طلوع و غروب برادهٔ ماہر چه درجه مطلوب را وقت غروب بود نصف او را وقت تخمینی دانند و تبدیل میل ودیمن مقدار زمان از المنک گرفته عمل مذکور کنند بجاے دو مرفوع یک مرفوع افزایند

فائده جلیله

اگر اوقات تقریبیه در عصر حنفی خواه شافعی نداشته باشند تخمین ہر چه خواهند وقت فرض کنند و اعمال مذکوره با آخر رسانند انچه جواب برآید بار دگر او را وقت تقریبی فرض کرده از سر تجدید عمل گیرند اگر جواب ہماں آید ہماں تقریب تحقیق ست ورنه تجدید کرده باشند تا آنکه مطابق آید در مثال اول طریقے ست که بنصف مقدار غروب گفتیم نیز محتاج تجدید با نطابق ست زیرا که ایں نصف مقدار تقریب قریب نیست

تحقیق تعلیق

در جمله اوقات چوں شمس او در درجات تامه می گیریم استخراج وقت روز معین را ناگزیر ست از ادراک تقویم شمس در وقت مطلوب و او خود موقوف ست بر ادراک آں وقت و ایں دور صریح ست دفع او را طرق عدیده داشته ایم احسن و اجود از ہمه ہمیں طریق ست که از فائده جلیله توان گرفت یعنی در روز مطلوب بوقت مطلوب تقویم شمس تخمین قریب خواه بعید ہر چه توانند فرض کنند و از جدول اوقات درجات تامه ایں تقویم را وقت بتعدیل ما بین السطرین گیرند ایں وقت حقیقی را بذریعه ہیئت بومی آں روز که تفاضل تقویمین در نصف النہار مرصدی ملتقف بوقت مطلوب ست تقویم شمس بوقت مطلوب دانند اگر مطابق مفروض آید ہماں تخمینی تحقیقی شود ورنه حالا ایں تقویم از جدول اوقات تامه وقت گیرند آں وقت از ہیئت مذکوره ملتقی تقویم و ہکذا تا تطابق به یک بار تطبیق می شود آں تقویم حقیقی شمس بوقت مطلوب ست و وقت حقیقی را و تعدیل ما بین السطرین [illegible]

بدستی مرکّ	معدل	بدحقیقی
ءَلْ	أ	ءَلْ أ
ال	ا	ال ا
ـبل	ب	ـبل ب
حل	ح	حل ح
ءل	ء	ءل ء
ہل	ہ	ہل ہ
دل	د	دل د
رل	ر	رل ر
حل	ح	حل ح
طل	ط	طل ط

ئل	ط	ئل ط
ال	ی	ال ی
ـل	ا	ـل ا
کل	ـ	کل ـ
مل	ک	مل ک
مل	م	مل م
سل	م	سل م
مرل	ه	مرل ه
عل	و	کل و

ابدائی مرکّ	معدل	بدحقیقی
ھل	ط	ھل سط
کال	ھ	کال ھ
ـسل	ھ	السل ھ
الحل	کا	الحل کا
الدل	الـ	الدل الـ
الہ مہ	الحہ	الہ مہ الحہ
الول	الہ	الول الہ
الرل	الو	الرل الو

الحہ مہ	الـ	الحہ مہ الـ
الحہ مہ	الحہ	الحہ مہ الحہ
الطل	الط	الطل الط
لل	ل	لل ل
لال	لا	لال لا
لسہ	لا	لسہ لا
لسمہ	ٹ	لسمہ س
لحل	لح	لحل لح
للہ مہ	لہ	للہ مہ لہ
للہ مہ	لہ	للہ مہ لہ

لومه	لج	لومه لج
لرسه	لط	لومه دلطلام
لج صه	م	لج مه م
لج مه	ما	لج مهما
لظ مد	مب	لظ مدمب
لط مه	مج	امه مج
م مه	مج	م مه مج
مانه	مد	مانه مد

مامه	مه	مامه مه
مس مه	مو	مس مه مو
مس مه	مز	مس مه مز
مح مه	مح	مح مه مح
مح مه	مط	مح مه مط
مد مه	مى	مد مه مى
مد مه	نا	مد مه نا
مه مه	نب	مه مه نب
مد مه	نج	مه مه نج
مو مه	ند	مو مه ند

مو مه	نه	مو مه نه
مو مه	نو	مو مه نو

مح مه	نج	مح مه نج
[illegible]	نط	مح مه نط
مطادل	نط	مط الط
مط الدل	اه	مط الحل
مطمه	ا	
نرمه	اب	
نرمه	اج	

ناسه	اد	
نالل	اه	
ناسل	او	
نسمه	از	
نسلل	اح	
نسسل	اط	نسخ لط
نجمه	اى	
نجمه	اما	
ندلى	اب	
ندل	اج	

ندك	اد	
ندى	اه	نه ما سه
نهل	او	

نزى	اع	
نزل	اجط	
نزمه	اعه	
نزنه	اكا	
نرى	الب	
نرل	الج	
نره	الد	

نخ ى	الد	
نخ ل	اله	
نخ مه	الو	
نخ نه	الز	
نطى	الح	
نطل	الط	
نطه	ال	
سه ه	الا	
سه مه	الب	سه مرك
سهه	الد	

ساحرمه	اله	ساه ع
سابانه	الو	
سالسل	الز	

مانسل	الط	
سسرل	ام	
سسالسل	اما	
سسلرل	امب	
سسنسل	امج	
سح ه	امد	
سح نه	امه	
سح اله	امو	
سح له	امز	
سح نه	امح	
سده	امط	
سدمه	اى	
سد اله	انا	
سد له	انب	
سدمه	انج	
سد نه	اند	
سه ه	انه	
سه مه	انو	
سه الد	انز	سه الوسر
سه له	انح	
سه مه	انط	
سه نه	ىا	

سواله	س ج
سوله	س ء
سومه	س ه
سونه	س و
سره	س ر
سرنه	س ح
سااله	ب ط
سرله	س ی
سرمه	س ا
سرنه	س س
سحه	س ف
سحسال	س ن
سحرل	س ه
سح له	س لو
سح نه	س م
سح مه	س ع
سح نه	س ط
سطه	س ع سطرع
سطمه	س کا سطرکا
سطالسل	ب الف
سطالرل	س الح
سطله	س الل

سطمسل	س الا
سطمرل	س الو
سطنه	ب الی
ع بل	س الح
ع رل	س الط
ع نه	س ل
ع الرل	س ال
ع له	س لح
ع مسل	س لل
ع مرل	س له
ع نه	س لو
عاسل	س ر
عال	س لر
عامه	س لح
عالسل	س لط
عالرل	س م
عالبل	س ما
عالرل	س مص
عامه	س مع
عانسل	س مد
عانرل	س مه
عبه	س مو
عبسل	[illegible]

عـلرل	ـمح	عجمعـ	حو	
عـالـل	ـمط	عج نـل	حر	
عـالرل	ـن	عج نرل	حح	
عـلـل	ـنا	عد ـل	حط	
عـلرل	ـنب	عدل	حى	
عـسـل	ـنج	عد سـل	حا	
عـمرل	ـند	عد لرل	حب	
عـنه	ـنه	عد كام	حج	
عج ـل	ـنو	عد اله	حد	
عج رل	ـنز	عد الع ك	حه	
عج سـل	ـنح	عد لـل	حو	
عج لرل	ـنط	عد لرل	حر	
عج الـل	حا	عد مـل	حع	
عج الرل	حا	عد مرل	حط	عد ن مط
عج لـل	حب	عد نـل	حك	
عج لرل	حح	عد نرل	حكا	
عج مام	حع	عه ما	حكا	عه حكا
عج مه	حه			

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولدی الاعز جعلک اللہ تعالیٰ کاسمک ظفر الدین۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عبارات تفاسیر آئیں مابقی بھی درکار ہیں
جمل وجلالین یہاں ہیں یہ روح المعانی کیا ہے یہ آلوسی بغدادی کون ہے بظاہر کوئی
نیا شخص ہے اور آزادی زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے ہے مصنف کا ترجمہ یا کتاب کا سال تالیف
لکھا ہو تو اطلاع دیجیے مدارک کا کوئی حاشیہ ہو تو اس کی عبارت کی زیادہ ضرورت ہے۔
رئیسہ خاتون کے عدد ۱۳۴۲ ہیں کہ کتابت میں دو (ی) ہیں ہمزہ کے لیے کوئی عدد نہیں
نہ اوس کے عدد کبھی لیے جائیں اگر مرکز یعنی دای پر ہے تو اس مرکز کے عدد لیں گے جیسے
رأس رؤس رئیس میں ۱-۶-۱۰ ورنہ کچھ نہیں جیسے علماء- نساء- خبء- قیوء- جمع
میرے خیال میں دل آرام (۱۳۳۳) خاتون آیا تھا اوسی زمانہ میں مگر کچھ پسند نہ تھا لہٰذا آپ کو نہ لکھا۔
طالع وہ نقطہ فلک البروج ہے جو کسی وقت مطلوب میں جانب شرق افق حقیقی بلدی
پر ہو یہی زائچہ ولادت میں لیا جاتا ہے اور یہی زائچہ سال میں بھی۔ یہی جملہ اعمال میں۔ اور یہ
معنی کہ وہ برج طالع فی الحال باقی الاستقبال جس میں وقت مطلوب کوئی سیارہ ہو ہرگز
ہیأت زیج تنجیم تکسیر جفر وغیرہا کسی علم یا کسی ذی علم کی اصطلاح نہیں یوں ہر شخص
کو اختیار ہے کہ اپنی اصطلاح جو چاہے مقرر کرے مگر وہ اسی تک محدود رہے گی کسی علم یا
فن میں ملحوظ نہیں ہو سکتی۔ طالع اگرچہ غیر متجزی ہے جیسا کہ اوس کی تعریف سے ظاہر ہوا
مگر اہل تنجیم و من معہم اوس سے وہ درجہ مراد لیتے ہیں جو وقت مطلوب افق شرقی بلدی پر ہو
اس کا باعث یہ ہے کہ اون کے نزدیک احکام زائچہ متبدل نہیں ہوتے جب تک درجہ
طالع نہ بدلے اور اس میں تین چار منٹ تک کی غلطی کا تحمل بھی ہے کہ منٹ سکنڈ سے صحیح وقت
ولادت معلوم ہونا دشوار ہے بہر حال ایک میں چار منٹ کی تخمین کے اندازے سے محاسبہ

جو نقطہ ولادت، خاص جائے ولادت کے افق مشرق پر ہو اوس درجہ کو طالع کہتے ہیں پھر
مرتب قواعد مقررہ اوس سے مراکز دیگر بیوت معلوم کرتے ہیں پھر تسویۃ البیوت کے
تین قاعدوں سے (جنمیں بحسب مرکز طالع فلک البروج یا معدل النہار یا اول السموت
کے بارہ حصے مساوی کیے جاتے ہیں اور فقیر کے نزدیک بحسب دلائل مختار تقسیم اول السموت
ہے) بیوت دوازدہ گانہ کے مبادی ومقاطع معلوم کرکے زائچہ ولادت درست کرتے
ہیں اب وقت مطلوب پر جو کچھ تقویم سیارات سبعہ وراس و ذنب ہو استخراج کرکے
ہرایک کو ان کے بیت میں رکھتے ہیں اس کے بعد استخراج سہام ہے جن میں سہم السعادہ
وسہم الغیب ضروری سمجھے جاتے ہیں اوس کے بعد احکام لکھنے کا وقت آتا ہے جو محض
مہمل وجزاف ہے قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ آپ کی خوشی
کے لیے استخراج طالع ومراکز بیوت وتسویۃ البیوت کرکے میں بھیج سکتا ہوں انشاء اللہ
تعالیٰ مگر وقت ولادت کا دقیقہ ساعت اور موضع ولادت کے طول عرض کا علم ضروری
ہے اس سے اطلاع دیجیے اور جب تک آپ تقویم کواکب سبعہ اس وقت خاص
کے لیے استخراج کرکے مجھے بھیج دیجیے کہ اوس کی جانچ کرلوں تقویمات نکالنے کے
متعدد برہانی طریقے میرے رسالہ مسفر المطالع فی التقویم والطالع میں ہیں سہل ترین
طریقہ یہ ہے کہ (۱) المنک میں ہر مہینہ کے صفحہ چہارم خانہ اول سے اوس تاریخ آفتاب
کی تقویم اور خانہ سوم سے اوس کا لوگارثم بعد اوٹھائیے پھر ختم جداول سال للنیرین کے
بعد جو خمسہ متحیرہ کی جدولیں دیتا ہے (المنک حال میں ص ۱۴۶ سے جداول عطارد ہے
ص ۱۵۴ سے جداول زہرہ وعلیٰ ہذا) اوس میں تاریخ مطلوب تین اخیر خانوں سے طول بمرکزیت
شمس وعرض کوکب بمرکزیت شمس ولوگارثم بعد کوکب اوٹھائیے یہ اسی ترتیب پر لکھے
ہیں پھر تقویم شمس پر ۶ برج بڑھا کر تقویم کوکب بمرکزیت شمس سے تفریق کیجیے باقی کا نام
زاویۃ الشمس رکھیے مفروق منہ کم ہو تو اس پر دورہ بڑھا لیجیے زاویۃ الشمس کے نصف
کا ... بعد دو ... تو اضلاع ... کا ... رکا نام محفوظ رکھیے محفوظ کا ظل لوگارثمی لیجیے

مشتری مریخ میں اس لوجم کو بعد کوکب میں جمع کرکے لو بعد شمس اوس سے تفریق کیجیے اور
سفلیات یعنی زہرہ و عطارد میں لو بعد شمس سے اوس مجموعہ لوجم و لو بعد کوکب کو تفریق
کیجیے بہرحال جو بچے اوسے جدول ظل لوگارثمی میں منقوس کرکے قوس حاصل سے ۴۵ درجے
گھٹا کر باقی کا ظل لوگارثمی لیجیے۔

(۳) اس ظل لوگارثمی میں لو ظل محفوظ کو جمع کرکے جدول ظل لوگارثمی میں منقوس کیجیے قوس
حاصل کو علویات میں محفوظ سے جمع کیجیے اور سفلیین میں محفوظ سے تفریق اس حاصل
یا باقی کا نام زاویۃ الارض رکھیے۔ پس اگر زاویۃ الشمس نصف دور واقف ا سے کم
ہے تقویم شمس سے زاویۃ الارض کم کر لیجیئے ورنہ تقویم شمس و زاویۃ الارض کو جمع
کر لیجیے یہ باقی یا حاصل تقویم کوکب اوس نصف النہار مرصدی کے لیے ہوگی اسی لیے
دوسرے نصف النہار مرصدی کی تقویم لیجیے جب دو نصف النہار مرصدی مکتنف
بوقت مطلوب کی تقویم معلوم ہوگئی تعدیل مابین السطرین سے تقویم کوکب وقت مطلوب
معلوم ہو جائے گی تنبیہ یہ جو ہم نے دو نصف النہار مکتنف بوقت مطلوب کی
تقویم نکالنے کو کہا اور ابتداء وقت مطلوب کی تقویم لنہارنہ کہا اسے تطویل نہ سمجھا جائے
بلکہ بہت تخفیف مؤنت اور تین فائدوں پر مشتمل ہے:۔

(۱) یوں تقویم شمس و لو بعد شمس و تقویم کوکب بمرکزیت شمس و عرض کوکب بمرکزیت شمس،
دلو کوکب لعینہا لکھے ملیں گے ورنہ پانچوں میں تعدیل مابین السطرین کرنی ہوگی (۲) دو
نصف النہار مکتنف کی تقویمیں لینے سے کوکب کا راجع واقف مستقیم ہونا معلوم ہو
جائے گا۔ (۳) اوس دن کے ہر منٹ کی تقویم اس سے معلوم ہوسکے گی اگر بعد کو تحقیق
ہو کہ وقت ولادت اتنے منٹ آگے یا پیچھے تھا تو ادراک تقویمات کے لیے تجدید اعمال
کی حاجت نہ ہوگی ۲ نسخے جداول ضرب کے مرسل ہیں آج خاص شب عرس مبارک ہے
فاتحہ خوانی کیجیے والسلام

نقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ ۱۷ ذی الحجہ یوم الخمیس ۳۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ندی الاعز مولانا المکرم جعل المولی تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - ضرورت تکثیر عبارات علی باب المسجد مطلوب ہے میرے پاس اس قدر کتب میں نکلیں حامی سنت حاجی لعل خانصاحب کو دوبارہ جواب اشتہار انتظار ہوگا سد الفرار کی تکمیل ضروری تھی پھر اجلی الانوار کی بحمدہ تعالیٰ اس سے فراغ ہوا طبع فتاوی باذنہٖ تعالیٰ پھر شروع ہے اوس زمانہ میں ایک ناتمام رسالہ النمیقۃ الانقی فی فرق الملاقی والملتقی زیر طبع تھا اب وہی چھپ رہا ہے اوس کی تکمیل اہم ہے ورنہ مطبع معطل رہے یہ بھی بفضلہ تعالیٰ دو ثلث سے زائد ہوگیا بعونہٖ عزوجل اس سے فارغ ہوکر جواب مذکور ہی کی طرف توجہ ہوگی آپ نے پہلے ایک خط میں کچھ عبارات تفاسیر جس میں نسخ کریمہ مذکور تھا بھیجی تھیں وہ خط ہرچند تلاش کیا نہ ملا۔ یہ عبارات پھر بھیجد یجئے عبارات علی الباب سے پہلے یہ تصدیق طلب رسالہ مولوی سید دیانت حسین صاحب کے نام بھیجا گیا تھا پہنچا یا نہیں آپ کو فہرست علما بھیجنے کو لکھا تھا اب بھیجئے ذی الحجہ میں آپ نے عزیزہ زرینہ اور اس کی بہن کا صحیح وقت ولادت مع طول وعرض موضع ولادت بھیجنے کو لکھا تھا - اب تک نہ آیا مولی عزوجل آپ کو جزاء وافر عظیم عطا فرمائے آپ کی رضائی بہت محل پر رضائی کام آئی اس جاڑے میں جو رضائی یہاں بنی بھاری اور بہت روئی کی تھی ایک ولایتی صاحب فالج کو سخت ضرورت تھی وہ ان کے نذر ہوئی اور آپ کی مرسلہ رضائی میں نے اوڑھی جزاکم خیر جزاء او کثیر والسلام

[illegible] ربیع الآخر ۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز حامی السنۃ ماحی الفتنۃ جعلہ المولیٰ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت ہوئی ہے تبرک سلام و کلام کو میں جن احوال میں ہوں الحمد
لربی علی کل حال واعوذ بہ من حال اھل النار و عمن اگر قوی ست
نگہبان قوی ترست۔ وحسبنا ربنا ونعم الوکیل آج درد کرب و تپ
کی زیادت شدت رہی اور حمد اس کے وجہ کریم کو کہ بیشمار عافیتیں ہیں مجھے
کافی شرح وافی اور غایۃ البیان اتقانی اور مبسوط شمس الائمہ سرخسی سے بحث
ماء مطلق وماء مقید تمام و کمال کی ضرورت ہے بعجلت تام ان کی تعریفیں
اور ضوابط وجزئیات اور مطبوخ و مخلوط کے احکام بالتفصیل درکار کسی
صحیح نویس کاتب سے باجرت نقل کرائیے اور مقابلہ خود کیجئے کہ مجھے بہت
تعجیل ہے جو اجرت قرار پائے گی بعونہ تعالیٰ حاضر کی جائے گی۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۱ رجب المرجب ۳۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولدی الاعز جعلہ المولیٰ سبحٰنہٗ وتعالیٰ کاسمہٖ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ کل کے کارڈ میں اتنا لکھنا رہ گیا کہ نبیذ تمر سے وضو کے بارے میں جتنی بحث مبسوط سرخسی وغایۃ البیان میں ہو وہ بھی بتمامہ درکار ہے کافی سے اس بحث کی حاجت نہیں کہ وہ یہاں موجود ہے ماء مطلق کی بحث سے چند اوراق میرے نسخہ میں نہیں ہیں اور ایک بات پہلے بھی شاید آپکو لکھی تھی اور ممکن کہ آپ نے جواب دیا ہو جو مجھے یاد نہیں وہ یہ کہ فتاویٰ امام قاضی خاں فصل مالا یجوز بہ التیمم اس مسئلہ میں جنب تیمم للطہر وصلی ثم احدث (الی قولہ) معہ ماء یکفی الاغتسال تیمم جتنے نسخے مطبوعہ ہیں سب میں عبارت ناقص و مختل ہے مصر کلکتہ لکھنو تینوں کے چھاپے کے علاوہ اگر وہاں کوئی قلمی نسخہ یا اور کسی مطبع کا ہو اوس سے پوری عبارت نقل کرکے بھیجیے ۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۲ رجب ۳۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا المکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ آج کئی روز ہوئے سند بھیج چکا ہوں مبسوطین بحث ماء معتصر من شجر و ثمر او ماء غلب علیہ غیرہ طبخا او اجزاء ضرور ہوگی خیال رہے اگر نظر پڑے والسلام فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۱ شعبان معظم ۳۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، شب برات قریب ہے اس رات تمام بندوں کے اعمال حضرت عزت میں پیش ہوتے ہیں مولی عزوجل بطفیل حضور پر نور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب معاف فرماتا ہے۔ مگر چند ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے ان کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح نہ کرلیں لہٰذا اہلسنت کو چاہئے کہ حتی الوسع قبل غروب آفتاب ۱۴ شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کردیں یا معاف کرالیں کہ باذنہ تعالیٰ حقوق العباد سے صحائف اعمال خالی ہوکر بارگاہ عزت میں پیش ہوں حقوق مولی تعالیٰ کے لئے توبہ صادقہ کافی ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ایسی حالت میں باذنہ تعالیٰ ضرور اس شب میں امید مغفرت تامہ ہے بشرط صحت عقیدہ وھو الغفور الرحیم ۔ یہ سب مصالحت اخوان ومعافی حقوق بحمدہ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے امید کہ آپ بھی وہاں مسلمانوں میں اس کا اجرا کرکے من سنّ فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا الی یوم القیمۃ لا ینقص من اجورھم شیئا کے مصداق ہوں یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اوس کے لیے اوس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں اون سب کا ثواب ہمیشہ اوس کے لیے اوس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں اون سب کا ثواب ہمیشہ اوس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ اون کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے اور اس فقیر ناکارہ کے لیے عفو عافیت دارین کی دعا فرمائیں فقیر آپ کے لیے دعا کرے گا اور کرتا ہے سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے ۔ نہ نفاق پسند ہے صلح و معافی سب سچے دل سے ہو۔

فقیر احمد رضا عفی عنہ

از بریلی مطبع اہلسنت وجماعت بریلی میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز مولانا المکرم جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فتح مبارک ہو پہلے ہی معلوم تھا مگر ہمارے حاجی صاحب کا استعجاب جس کا حاصل یہ ہوا کہ آپ یہاں سے چلے گئے دیوبندیوں کے پیچھے نماز درست نہ ہونے کا یہ اشتہار جس میں مولوی برکات احمد صاحب کی تحریر ہے۔ غنیمت ہے امید کی جاتی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ آملیں۔ واقعی ایسی حالت میں ہمرکانا نہیں چاہئے مگر وہ حاشیہ جو حاجی صاحب کی کتاب میں لدن کے خط پر چھپا ہے ایک صاحب کی زبانی روایت ہے جو لدن کی طبع شدہ تحریر کے مقابل مقبول نہ ہوگی پھر اس میں عذر بھی نہایت بیہودہ ہے جیسے کوئی اپنے آپ کو زید بن عمرو لکھ کر بکر بن خالد بتلائے اور عذر کرے کہ میں اپنا اور اپنے باپ کا نام بھول گیا تھا نہیں بلکہ ایسا کہ زید اپنے کو گمراہ بددین لکھے پھر عذر کرے کہ مجھے یاد نہ رہا تھا کہ میں سنی ہوں یہاں بعینہ یہی صورت ہے بدگویان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدگو جان کر سنی بتانا خود اپنے کو گمراہ بددین بتانا ہے بھول کا عذر وہی ہوگا۔ کہ مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ میں سنی ہوں یہاں بعینہ یہی صورت ہے بدگویان مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدگو جان کر سنی بتانا خود اپنے کو گمراہ بددین بتانا ہے بھول کا عذر وہی ہوگا۔ کہ مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ میں سنی ہوں بہر حال۔ چونکہ آدمی یا جرلطم اس اشتہار کا مع لدن کی مہر کے کتاب میں طبع ہونا ضرور ہے کاغذ کے نمونے آگئے۔ واقعی بہت گراں ہیں حاجی عیسیٰ صاحب گئے۔ مولوی امجد علی صاحب کے آنے پر رائے معلوم ہوگی کلکتہ میں بھی ایک عالم سنی کی بہت ضرورت ہے حاجی صاحب کو اللہ تعالیٰ برکات دے تنہا اپنی ذات سے وہ کیا کیا کریں سنیوں کی عام حالت یہی ہو رہی ہے کہ جن کے پاس مال ہے انہیں دین کا کم خیال ہے اور جنھیں دین سے غرض ہے افلاس کا

مرض ہے ورنہ کلکتہ میں حمایت دین کے لیے دو ہزار روپے ماہوار بھی کوئی چیز تھا مدرسہ
مدرسہ شمس الہدی جس کی نسبت میں نے سنا کہ سولہ ہزار روپے سالانہ کی جائداد اس کے لئے
وقف ہے اس کا بھی ہاتھ میں رکھنا ضرور ہے مبادا کہ کوئی وہابی ندوی قابض ہو جائے والعیاذ باللہ
تعالی۔ افسوس کہ ادھر نہ مدرس نہ واعظ نہ ہمت والے مالدار ایک ظفر الدین کدھر کدھر جائیں اور ایک
لعل خاں کیا کیا بنائیں وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حاجی
صاحب نے چٹائیوں کی نسبت پھر کچھ نہ لکھا اگر یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے بطور خود
یہ کام بہ نیت لوجہ اللہ کیا لہذا اس کا معاوضہ نہیں تو بیشک نہیں۔ وجزاہ اللہ تعالی خیرا اور
اگر میرے لکھنے کی بنا پر میری وجہ سے ہے تو حاشا نہ یہ میرا مقصود تھا نہ اب منظور۔ لہذا بات
صاف ہونا ضرور کتاب کے دس ورق حافظ یقین الدین صاحب کے پاس رہ گئے تھے کہ وہ
ان سے چھوٹی کتاب میں بنا رہے تھے۔ اب سے کرر سمجھاتا ہوں بات وہی ہے جو آپ کی سمجھ
میں آئی واقعی ص ۳۳ پر رقم لا اقسمۃ ی سے شروع ہوگا رقم یمین کر سوادسے ہے آخر کتاب تک مکرر بھی
رقم اخیر آئی ہوگی رقم یسار کہ محرر ہے ۳۶ پر ختم ہو جائے گی رقم اخیر خالی ہوگی اس کا ضابطہ یہ ہے کہ ہر سطر
میں جو عدد لکھا ہے جس کے مقابل لا و لیس ہے ان ہی جداول کے اعداد جو صفحات کاملہ خواہ انصاف صفحات
پر ہیں اعداد ان میں محض اعداد بغیر لا و ک و لیس ہیں کہ وہ خارج جداول ہیں اعداد جدول کے
تفاضلات اور ان کے عشر کی لوگ تضاعیف ہیں) اسے ۶۰ پر تقسیم کریں جو مرفوع ہو
دقیقہ اور اس کے بعد بھی ۶۰ پر منقسم ہو سکے تو درجہ اور جو بچے ثوانی ہیں یہ رقم یمین ہے نیز
اسی عدد کو ۱۰ میں ضرب دیں وہ روابع ہیں ان کے رفع سے ثوانی و ثوالث حاصل ہوں
گے جو بچے روابع ہے والسلام بحاجی صاحب حامی سنت وسائر احباب اہلسنت علیہم اللہ
تعالی سلام مسنون

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۶ ر ماہ مبارک ذی الحجہ ۳۳ھ

(۲۸۶) ولدی الاعز اکرمک المولیٰ تکرم وتعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ مولوی رحم الٰہی
صاحب علیل ہیں دوسرے آدمی کی فکر میں ہوں لمعۃ الضحیٰ کے لیے مولوی امجد علی صاحب سے کہدونگا
وہ جن جو کچھ اوس عورت کو دے جاتا ہے اوس کا لینا حرام ہے کہ وہ زنا کی رشوت ہے درمختار میں
ہے ما یاخذہ المتعاشقان رشوۃ اگر وہ لینے پر مجبور کرے لیکر فقراء پر تصدق کر دیا جائے۔ اپنے
صرف میں لانا حرام ہے آپ اور مولانا حامی سنت ماحی بدعت حاجی محمد لعل خانصاحب سلمکما جو کچھ
خدمات دین کر رہے ہیں۔ مولیٰ عزوجل برحمتہ قبول فرمائے اور دونوں جہان میں اوس پر اجر
جزیل دے اور ہمیشہ اعلاء دین پر مظفر و منصور رکھے آمین۔ یہاں سے بھی دو تار گئے ایک از جانب
دارالافتا ایک از جانب مدرسہ اہلسنت وجماعت، دو مدرسین دارالکین اور دو بعونہ تعالیٰ اور دیے
جائیں گے۔ ایک از جانب فقیر اور ایک کے لیے آج جلسہ کیا گیا مجلس اہلسنت کی طرف سے
جائے گا۔ پچاس خط متفرق بلاد کو بھیجے گئے کہ اپنے یہاں کی انجمنوں مدرسوں یا جلسہ کرکے
اون مجلسوں کی طرف سے تار دیں۔ تکبیر کی نسبت سے کل کاغذات کہ اس کے متعلق تھے
خود نکال کر مصطفےٰ رضا کو دے دیئے کہ آج ہی بصیغہ رجسٹری آپ کو بھیجدیں وہ ۲۳ پرچے
اور ۵ رسالے ہیں ایک مطبوعہ اور ایک دہی ۵۲ ۱۱ مرلبات اور تین اوراق کاغذات میں
جو مسودہ یا مبیضہ یا منتشر ہے مجتمع ہونے کے قابل ہوں یہ محنت گوارا فرمائیے اور مع اوس
پہلی کتاب کے کہ آپ کے پاس ہے بصیغہ رجسٹری بھیجیے کہ اس کی بھی یہاں نقل لے لی جائے۔
ملاحظہ حاجی صاحب حامی سنت سلام سنت والسلام جو خط آپ نے میاں جان جناں
مرادآبادی کے نام بھیجا وہ اب تک امانت رکھا ہے۔ اس وقت تک وہ تشریف نہ
لائے یہاں چہارشنبہ کی عید ہوئی بعض مجہول شہادتیں رویت کی گزری تھیں وہ شرعاً
قابل اعتماد نہ تھیں وہاں رویت ہوئی یا ثبوت شرعی ہوا یا کیا والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۳ ار شوال روز سہ شنبہ ۱۳۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جان پدر بلکہ از جاں بہتر ولدی الاعز مولانا ظفر جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

قریب تین مہینے ہوئے کہ مکان سے جدا ہوں ہفتوں میں ڈاک جمع ہو کر مجھے ملتی ہے آپ کے تین خط ایک ساتھ پائے رسالہ نور الفرقان بین جند الالہ وحزب الشیطان صاف شدہ تھا۔ مصطفیٰ رضا نے دو دن تلاش کیا نہ ملا ناچار ادس کا اور اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والال والاصحاب کا مسودہ بھیجتا ہوں بعد فراغ باحتیاط واپس کیجئے۔ رجسٹری کا وقت بہت کم رہا اس لیے اسی قدر پر اقتصار اور دعاء برکات دارین لبسیار از بسیار والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۲ صفر المظفر روز جاں افروز دوشنبہ ۳۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولانا المکرم ذی المجد والکرم ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ نے تین جگہ شور مچا رکھا تھا۔ بھاگلپور۔ فیروز آباد راندیر۔ بھاگلپور کا نتیجہ تو یہ ہوا کہ آپ کو اس اشتہار اور مولانا مولوی نعیم الدین صاحب کے خط سے واضح ہو گا یہ خط اصل ہے بعد ملاحظہ واپس ہو فیروز آباد میں ایک صاحب مورچہ لیے ہوئے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہاں حاجت نہ ہو گی راندیر میں ابھی کوئی آدمی کام کا نہ گیا وہاں ضرورت پڑتی معلوم ہوتی ہے میں نے خانصاحب بھاگلپور کو آج ہی لکھ دیا ہے کہ طیار رہیں مگر انہوں نے وہاں سے کلکتہ جانے کو لکھا تھا اور شاید ابھی انہیں اطراف میں ان کا قیام مناسب ہو لہذا آپ راندیر جانے کے لیے طیار رہیں میرے تار کا انتظار کریں والسلام مع الاکرام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۸ رجب المرجب ۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولدی الاعز جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین المتین آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - مولوی عبداللہ صاحب کا کوئی تختہ اوقات مدراس یہاں نہیں آیا صرف ایک چھوٹے رسالے تحفۃ المصلی کے کہ سمت قبلہ میں ہے دو نسخے ایک پلندے میں آئے تھے وقت کا قاعدہ یقیناً وہی ہے - کہ جب عرض و میل متفق الجہتہ ہوں تفاضل لیا جائے گا - یعنی ان میں جو اصغر ہو اکبر سے تفریق کیا جائے گا - عرض ہو خواہ میل تو مدراس جس کا عرض ۱۳ ہے اس میں راس السرطان کا بعد اقل .... جس کا میل کلی ۲۳ ہے ۱۰ ہوا نیز وہ شہر جس کا عرض شمالی ۱۳ ہو اس میں بھی راس السرطان کا بعد اقل وہی ۱۰ ہو گا غایت یہ کہ مدراس میں یہ بعد سمت الراس سے شمالی ہو گا اور اس شہر میں جنوبی دونوں نصف اور ان کی جیبیں اور قاطع میل سب بدستور رہیں گے اور فرق وقت بوجہ قاطع عرض ہو گا مثلاً صبح و عشاء راس السرطان یہ مدراس کا حساب بھیجتا ہوں یہاں مجموعہ اربعہ ۹٫۸۵۹۲۷۸۶ ہوا اور وقت عشاء ۱ - ۵۰ - ۷ آیا اور اس شہر میں مجموعہ ۹٫۹۲۸۴۷۱۹ ہوا اور وقت عشاء ۱ - ۵۶ - ۸ آیا ایک گھنٹے دس منٹ سے زیادہ فرق ہو گیا طلوع و غروب کہ آپ نے نکالے یہی صحیح ہیں جن کی صحت اس پرچہ موامرہ مرسلہ سے ظاہر یہ حقیقی وقت میں اور راس السرطان کی تعدیل الایام مزید ۳۴٫۲۴ ۱ اور وسط ہند سے فصل غربی مدراس ۹ تو مجموعہ ۳۴٫۲۴ ۱۰ بڑھانے سے مدراس کا وقت ریلوے حاصل ہو گا غروب ۲۱٫۴۰ ۲۶ ۶ طلوع ۹٫۵۰ ۳۳ ۵

+ ۱۰ - ۲۴٫۳۴ ۱۰ ۳۴٫۲۴
---
۵ ۴۴ ۲۰٫۱۳ ۶ ۳۷ ۲۸٫۵۵

یہ وقت غروب وہی ہے جو آپ نے نکالا تین سکنڈ کا تفاوت ان فرقوں سے ہوا

آپ نے میل الکل الوغ۔ جو ۲۲ ۔ جون سنہ حال کو گرینچ کے نصف النہار کا تھا اور میں نے ۳۴ ر ۲۳ کو باستعمال خفیف ثوانی میل کی ہے۔ پھر آپ نے بعد سمتی افقی مطلق حسب دستور سابق کہ میرے یہاں معمول تھا صرف نالی ہوگا اور اب میں ... سمجھتا ہوں البتہ طلوع تک ۳۹ سکنڈ کا تفاوت آنا اس بنا پر ہے کہ آپ نے تعدیل الایام ۲۰ ۲۵ آلی جو ۲۳ جون کی تعدیل مرصدی ہے۔ اور ۹ منٹ فصل طول ل کر ۲۰ ۱۰ دونوں وقت حقیقی غروب و طلوع پر زائد کیے دلیل یہ کہ آپ کے یہاں معدل بتعدیل ریلوے وقت غروب ۲۵ ۳۷ ۶ اس کا تمام ۵ ۳۴ ۲۲ ۵ اور طلوع ۱۹ ۴۴ ۵ ۔ تمام غروب ۵ ۳۵ ۲۲ ۵ = ۴۴ ۱۲ نصفہ ۲ ۵۲ ۱۰ وہی منٹ وہی سکنڈ آگئے جو تعدیل مرصدی ۲۳ جون میں تھے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے یہاں وقت حقیقی غروب ۲۳ ۲۶ ۶ آیا اور طلوع ۲۷ ۳۲ ۵ تو آپ کے یہاں اور یہاں کے محسوب میں ۱۲ سکنڈ کا تفاوت ہے خیر ایسا کثیر نہیں۔ مدراسی صاحب کا حساب یقیناً وجہ صحت نہیں رکھتا کہ غروب ساڑھے تین منٹ کم ہے اور طلوع سوا چار منٹ زیادہ۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے طلوع و غروب نکالنے کا قاعدہ ہی استعمال نہ کیا بلکہ معمول عوام بے علم کی طرح طلوع و غروب نجومی لے کر اون میں تعدیل ریلوے ملادی ظل میل راس السرطان ۳۶ ۲۶ ۲۴۷ ۹ اس جیب کی قوس تقریباً + ظل عرض مدراس $\frac{9\ 136\ 0771}{9\ ...\ 29186}$ ہے ۸ میں ہے جس کا وقت الکل ح ... غروب نجومی و الکل ح اور دقائق تعدیل بھی انہوں نے ظاہراً طلوع نجومی ۵ لو ... وہی عائد کیے ہیں۔

$\frac{\text{... الکل ح}}{\text{...}}$ + $\frac{\text{ی تک}}{\text{۵ معدل}}$ یہ اون کا منشاء غلط ہے۔ رہا وقت عشاء وہ انھوں نے صحیح دیا ہے پرچہ حساب ملاحظہ ہو وقت حقیقی ۹ ۴۶ ۴۴ ... ہوا سکنڈوں میں فرق ہے دلس میں لے آپنے ردالمعکو کے تعدیل ریلوے $\frac{۲۴}{۳۸}$ $\frac{۱۰}{۷۵۷}$ دریافت کرنے کو کہا تھا جن کا ذکر مسئلہ جناب شاہ بدر الدین صاحب میں تھا اس کا جواب آپ نے کچھ نہ دیا اب ان مولوی عبداللہ صاحب احقر کے رسالہ تحفۃ المصلی میں انڈیا سروے رپورٹ کا حوالہ اور اوس سے انھوں نے بلاد سیدآباد دکن و دیگر بلاد حافظہ بمبئی

سے آپ کی ملاقات ہے اس انڈیا سروے رپورٹ کا حال دریافت کیجئے اس میں کیا کیا ہے اور
کہاں سے ملتی ہے جلد اول ابھی قدرے باقی ہے بعد ماہ مبارک شاید پوری طبع ہو جائے ان شاء
اللہ تعالیٰ والسلام

عمر رضا [signature] ۹ ماہ مبارک ۱۳۳۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا المکرم اکرمکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کاشف الاستار شریف کی نسبت خیال تھا کہ رضا حسین کے پاس ہے وہ گاؤں میں رہے بدایوں رہے پریشانیاں رہیں اب ان سے پوچھا کہا میرے پاس نہیں اب مکان میں دیکھی گئی تو نکلی اس کے تین نسخے مجرب ارشاد ہوئے ہیں ایک جس میں زعفران سنبل خار اور بابچی ہے یہ نسخہ مع ترکیب اس چھوٹی بیاض میں بھی ہے ۔ جو آپ یہاں سے نقل کے لیے گئے تھے مزدہ آپ کے پاس ہوگا فرق اتنا ہے کہ اس میں ہر دو ماشہ ہے اور کاشف الاستار شریف میں زعفران اسی قدر ہے اور باقی دونوں دوائیں تین تین ماشہ دوسرا جس میں اجوائن تخم میتھی تخم لنواڑ کلونجی ہے یہ بھی اس بیاض میں ہے اس میں خود اک تین تولہ لکھی ہے ۔ اور کاشف شریف میں ۹ ماشہ پھر ارشاد فرمایا ہے مجرب یقینی دست محمد خاں را ایں مرض در ہر دو دست رسیدہ بود و در بدن نیز جا بجا نمایاں شدہ بود ایں ہر چہار ادویہ مسلم آنچہ در چہار انگشت وقت برداشتن می گنجید میخوردید درین عرصہ عزیزے گفت کہ دریں ادویہ بابچی وا جمود نیز داخل بکنند ہمچناں شد داغہا برطرف شدند پرہیز از شیر و ماہی بود " تیسرا نسخہ یہ ارشاد فرمایا جو اس بیاض میں نہیں اور فرمایا ہے بامتحاں رسیدہ صندل سفید ا ماشہ سم الفار سنکھیا ا ماشہ ہر دو را خوب سحق کردہ قدرے بر داغ سفید خوب بمالند تا آنکہ آب ازاں داغ بر آمد ... وقت بمالند جوشش خواہد کرد روغن بر آتش داشتہ ٹکیہ برگ نیم دراں اندازد وقتیکہ سوختہ شود

بر دارد روغن صاف کردہ بر جراحت رساند بہ خواہد شد بدن برنگ اصلی میر سید پسر خدا بخش مرحوم ازیں ادویہ صحت یافتہ تجربہ رسیدہ ست" امید ہے کہ بہ برکت انفاس کریمہ یہ نسخے ضرور نفع دیں گے مولی عزوجل شفا عطا فرمائے لڑکی کا تاریخی نام ولیدہ خاتون سمجھ میں آیا ہے۔ یہ تاریخ زبر و بینات میں ہے نقشہ ماہ مبارک پہنچا جزاکم اللہ تعالیٰ

د ۱۲ خیرا کثیرا اس بار وقت عصر بھی نکالا اور بہت صحت کے ساتھ نکالا مگر یہاں

ل ۳۰ دونوں سید صاحب مدت سے کام کر رہے تھے اور آپ کے یہاں سے

ی ۱۱ نقشہ آنے کے پہلے کاپی ہو چکی تھی بے پروا ہوں نے چھاپا بہت برا جس

ہ ۲ کے سبب دوبارہ کاپی کرائی ہوئی جس کا پروف اس وقت سامنے رکھا

خ ۶۰۱ ہے آج یا کل ان شاء اللہ تعالیٰ بھیجوں گا۔ طبیعت اچھی نہیں رہتی ہے ایک

ا ۱۰۱ ہفتہ میں بخار کے تین دورے ہو چکے ہیں دعا کا طالب ہوں اب کی بار ختم

ت ۴۰۱ سحری و افطار میں ایک ایک منٹ احتیاطی کم کھا اور عصر کا وقت کہ ہر روز

د ۱۲ مواہر سے نکالا ہے کم و بیش پورا واقعی سکنڈ دل تک رکھا ہے بلکہ ہر وقت

ن ۱۰۶ ثوانی تک لیا ہے

۱۳۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

دلدی الاعز مولانا المکرم جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ ظفر الدین آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ، حسب وعدہ کل روز یکشنبہ باوصف درد سر رسالہ لکھ کر مع نقل فتویٰ ہلال مرسل ہے مجھے در بارہ خضاب ان چند کتابوں کی پوری عبارات درکار ہیں آپ کے پاس ہوں تو فبہا ورنہ ایک دن کے لئے پٹنہ جا کر لائیے۔ تاتارخانیہ۔ زاد المعاد ابن القیم عقد الفرید لابن عبد ربہ نزہۃ المجالس ان کے سوا اگر اور کتب سے کہ میرے پاس نہیں عبارات مستوعبہ ہو تو احسن کتم اور وسمہ کی تفسیر دیا وراہ صراح وقاموس و تاج العروس و فائق زمخشری و مغرب مطرزی و مصباح المنیر و مختار الصحاح و نہایہ ابن اثیر و مجمع البحار و تحفہ و مخزن الادویہ و تذکرہ انطاکی و جامع ابن بیطار و انوار الاسرار بغدادی و مرقات و اشعۃ اللمعات و فتح الباری و عمدۃ القاری و ارشاد الساری و شرح مسلم للنووی و شرح شمائل ترمذی للقاری و شرح شرعۃ الاسلام علی زادہ و شرح مشارق الانوار لابن الملک و تیسیر و سراج المنیر شرح جامع صغیر) اور کتابوں سے جو کچھ ملے تو اور عنایت ہو پہلے آپ نے بہت کتابوں کی عبارتیں اس بارے میں کہ اذان جمعہ زمانہ اقدس میں دروازہ پر ہوتی تھی اور تفاسیر سے کہ میرے پاس نہیں نقل کر کے بھیجی تھیں وہ پرچہ باحتیاط رکھ دیا تھا اب تلاش کیا نہ ملا بچیوں کو دعا۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۵ شوال المکرم روز جانفروز دوشنبہ ۱۳۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دلدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

آج ۲ر شوال روز شنبہ وقت دوپہر آپ کا خط بطلب فتوائے تار آیا خط میں تاریخ تحریر ۲۹ ماہ مبارک لکھی ہے کہ ۹ جولائی تھی - اور ڈاک کی مہر روانگی میں ۱۱ر جولائی اور مہر وصول میں ۱۲ر جولائی ہے نیز آپ خط ۲۹ ر رمضان میں لکھ رہے ہیں کہ رسالہ بھیجے ہوئے ۴-۵ روز ہوئے حالانکہ رسالہ ۲۰ ر رمضان کو یہاں آیا تو ۲۸ کو وہاں سے چلا دوسرے دن روز پنجشنبہ یہاں عید تیسرا دن جمعہ مبارکہ کی عید جمعہ کے دن مجھ سے کام نہیں ہوتا ہر سال روز عید یا ایک روز بعد تک درد سر رہتا ہے اس سال آج ۲ عید تک ہے کل بعد یکشنبہ انشاء اللہ تعالیٰ دیکھوں گا - فتوائے تار کا کوئی نسخہ نہ رہا - مصطفےٰ میاں سلمہ سے اسی وقت اوس کی نقل کو کہہ دیا ہے - کل یکشنبہ ہے ایک ہی وقت ڈاک جاتی ہے اگر ڈاک کے وقت تک نقل ہوگیا - تو بعونہ تعالیٰ کل روانہ ہو جائے گا - دردہی کی حالت میں رسالہ کچھ دیکھا بعونہ تعالیٰ بہت اچھا لکھا ہے - جزاکم خیرا کثیرا فی الدنیا والآخرہ کاش یہ قوت دفع خباثات جنمی زیور میں صرف ہو - والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولدی الاعز مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب جعل کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عبارات تینوں بار کی آئیں جزاکم المولیٰ بعجنہ وتعا
خیرا کثیرا شاید وہ کتابیں جن کو میں دیکھ چکا اور ان کی فہرست میں نے لکھدی تھی اور
میں فتح الباری وجامع ابن بیطار کا نام لکھنا میں بھول گیا کہ آپ کو ان کی نقل کرنی ہوئی شاید
عقد فرید لابن عبدربہ وہاں نہ ملی کہ اوس کی عبارت نہ آئی تاتارخانیہ سے ایک عبارت
علامہ طحطاوی نے حاشیہ مدرمیں بالواسطہ نقل فرمائی ہے کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ک
نام پاک کے ساتھ علیہ السلام کا انحصار ع م لکھنا کفر ہے کہ تخفیف خان نبوت ہے ای
کبھی بالکل پورجاتا ہو تو اس عبارت کو ضرور تلاش کیجئے۔ اگر ملے تو بحوالہ الکتاب وباب فصل
مع نقل عبارت اطلاع دیجئے میں اس وقت اس کا تذکرہ بھول گیا
نیز عبارات خضاب میں مضمرات شرح قدوری کا نا
لکھنا بھول گیا۔ اس کی زیادہ ضرورت تھی والسلام فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

---

۷۸۶ مولانا المکرم اکرمکم السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ
خط آیا اس کا جواب تو لید کو ہو پہلے یہ گزارش کہ ۱۲ ذیقعدہ روز جمعہ کو آپ کا شعار شدہ ولادت
صاحبزادہ وطلب نام تاریخی میں آیا میں نے اوسی دن تہنیت کا تار دیا اور اس میں تاریخی نام
مختار الدین ۱۳۲۴ لکھا اس کی کوئی رسید نہ آئی میں نے سمجھا کہ غیر ضروری جان کر آپ نے نہ لکھی اب کہ خط
آیا اس میں بھی اس کا کوئی تذکرہ نہیں تو ظن ہوتا ہے کہ تار پہنچا ہی نہیں جسنے بھیجے ہوئے آج
۱۹ دن ہوئے اگر ایسا ہے اطلاع دیجئے کہ تار گھر سے مطالبہ ہو۔ فقیر قادری عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) ... اب تک آپ کو نہ پہنچی کیا عجب جبکہ مجھے بعد تقاضائے بسیار ملی اب میں نے کہہ دیا ہے کہ ہدیۃً بھیجیں قیمت مجھ سے لیں۔

(۲) تحقیق میں تقصیر سے الزام ہوا مگر بے تحقیق محض افواہ پر عید و قربانی صحیح نہ ہوئی اگرچہ واقع میں وہم تھی کہ جس طرح صحت نماز کے لیے دخول وقت شرط ہے یوہیں اعتقاد دخول بھی اگر اسے شک ہے کہ ثبوت نہیں اور جزافاً نماز پڑھ لی فاسد ہوئی اگرچہ وقت حقیقۃً ہو گیا ہو یوہیں نماز عید بھی کہ مفسد خمس مفسد عیدین بھی ہے امداد الفتاح و مراقی الفلاح و رد المحتار میں ہے یشترط اعتقاد دخوله لتکون عبادته بنیة جازمة لان الشاك لیس بجازم حتی لو صلی و عنده ان الوقت لم یدخل فظهر انه کان قد دخل لا تجزئه رد المحتار میں امداد کے لفظ یہ ہیں و کذا اشتراط اعتقاد دخوله فلو شک لم تصح صلاۃ وان ظهر انه قد دخل بدائع امام ملک العلماء میں ہے کل ما یفسد سائر الصلوات وما یفسد الجمعة یفسد صلاة العیدین اور جب نماز نہ ہوئی قربانی بھی نہ ہوئی کہ شہر میں تقدم صلاۃ شرط صحت اضحیہ ہے والا فهو لحم قدمه لاهله کما نص علیه حدیثا و فقها۔ (۳) یہ گواہی کہ فلاں شہر والوں نے چاند دیکھا مقبول نہیں اگرچہ شاہد ایک جماعت ہو کہ یہ نہ شہادت علی الرؤیۃ ہے نہ شہادت علی الشہادت فتح القدیر و عالمگیریہ و بحر الرائق وغیرہا میں ہے لو شهد جماعة ان اهل بلدة کذا رأوا هلال رمضان قبلکم بیوم فصاموا و هذا الیوم ثلثون بحسابهم ولم یر هؤلاء الهلال لا یباح فطر غد ولا ترک التراویح فی هذه اللیلة لانهم لم یشهدوا بالرؤیة ولا علی شهادة غیرهم وانما حکوا رؤیة غیرهم استفاضہ کہ بعد تحقیق معتبر ہے۔ خاص اوس شہر کا جہاں حاکم شرعی ہو کہ اب یہ شہادت علی الحکم ہوگی تنبیہ الغافل والوسنان میں ہے لما کانت الاستفاضة بمنزلة الخبر المتواتر وقد ثبت بها ان اهل

تلک البلدة صادرا لزوم العمل بولات المراد بها البلدة فیها حاکم شرعی روایتہا
میں ہے نجانت تلک الاستفاضة بمعنی نقل
الحکم المذکور حاکم شرعی سلطان اسلام یا حتی من
من قبلہ یا امور دینیہ میں فقیہ بصیر افقہ اہل البلدة آج کل کے عام مولوی یہی جواب
سوال رہا ہے

درسی کتابیں پڑھنے پڑھانے سے آدمی فقہ کے دروازہ میں بھی داخل نہیں ہوتا نہ کہ واعظ جسے سوائے طلاقت لسانی کوئی لیاقت جناں درکار نہیں خصوصاً جبکہ خاص مسائل رویت ہلال میں جمیع ائمہ سے تفرد ہو والمسئلة فی الحدیقة الندیة عن فتاوی الامام العتابی۔

(۵) یہ مولیٰ علی سے نہ فرمایا بلکہ مولیٰ علی نے فرمایا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ یہ اثر کسی کتاب حدیث سے نظر میں نہیں فقہا نے ذکر کیا اور ساتھ ہی فرمایا یہ ادعی عام کو تھا نہ عام کو فتاوی کبریٰ و خزانۃ المفتین میں ہے ما یروی ان یوم نحرکم یوم صومکم کان وقع ذلک العام بعینه دون الابد وجیز امام کردری میں ہے ما نقل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه ان اول الصوم یوم النحر لیس بتشریع کل بل اخبار عن اتفاق فی هذه السنة واللہ اعلم۔

(۶) یہاں کاتب کوئی نہیں نقل کی دقت ہے آپ نے جہاں تک نقل کرلیا تھا اس کا آخر لکھ بھیجئے کہ اس کے بعد کا بقیہ لکھنا کل کے اعتبار سے کچھ تو آسان ہوگا۔ میں نے کل عصر کے بعد مولوی امجد علی صاحب کو قیمت فتاوی کے روپے دے دیے اور تاکید کردی کہ صبح ہی آپ کو بلندہ بھیج دیں ادھوں نے ایک روپیہ پھیر دیا کہ اس قدر کے اجزا ان کو پہلے بھیج چکا ہوں اور کل اتوار ہے میں نے کہا کہ کل ۹ بجے تک آپ بھیج سکتے ہیں انہوں نے وعدہ تو کیا ہے نعمت تازہ کی خیریت سے اطلاع دیجیے اور یہ کہ تہنیت کا تار مع تاریخی نام مختار الدین ۱۳۳۲ کہ آپ کے نام سے لکھا ہوا ابھی ہے جو میں نے ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۳۲ روز جمعہ کو بھیجا کیا آپ کو ملا والسلام ... ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا المکرم اکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ آپ نے فرمایا تھا وہ شنبہ کے دن بانکی پور سے عبارت ونام مصنف بھیجدیں گے جسے آج ۱۲ اردن ہوئے ظاہرا انہوں نے توجہ نہ کی جلد فتاوی کو بھیجے ہوئے مدت ہوئی اوس کی رسید بھی نہ آئی مولوی عبدالباری کو تین رجسٹریاں رسید طلب گئیں ڈاک کی رسیدیں آگئیں مگر اودھ سے شہر خموشاں ہے اور کیوں نہ ہو کہ کفر کو اسلام اسلام کو کفر بنالیا اور اخباروں نے کہ کفر چھاپنے ہی کے لیے ہیں چھاپ دیا اسلام کا قول کون چھاپے گا۔ اور اگر کوئی رسالہ چھپا تو کون دیکھے گا لہذا کفری دنیا میں اپنی ہی بات بالا رہتی سمجھ لی وس ع ج ل م ر ا ل ذ ی ن ظ ل م و ا الا یہ الحق حدیث حق ہے جب آیت اوتری کہ تم دیکھو گے لوگوں کو کہ دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔ فرمایا وسیخرجون منھا افواجا کما دخلوا فواجا یہ وہی وقت ہے ایک ملعون کفر بکتا ہے ہزار اوس کے پیچھے اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جاتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ نعمت تازہ اور بچوں کو دعا والسلام ۲۲ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

ہاں ایک جواب مولوی سلامت اللہ فرنگی محلی کے نام سے بھجوایا ہے کہ ہم نے خوب تحقیق کرلیا۔ ہم فضول باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتے ہم نے خود عبدالماجد سے دریافت کر لیا اس نے کہا کہ میں نے کوئی کفر نہ کیا بس ختم شد اور ایک دھمکی یہ دی کہ ہم سلطنت کفر ہٹانے کی فکر میں ہیں تم اس میں ساتھ نہیں دیتے جو جواب تم اس کا دوگے وہی ہم عدم تکفیر مرتد کا دے لیں گے اور چالاکی یہ کی کہ خط سلامت اللہ کی طرف سے اور اس کا کاتب بھی کوئی اور منجانب سلامت اللہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دلدی الاعز مولانا المکرم مولوی ظفر الدین صاحب جعلہ اللہ کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔ مولانا مولوی عبد الباری صاحب نے اون ایک سوایک اوران کے امثال سے توبہ چھاپ دی ملاحظہ ہو بعدم ۱۱ رمضان المبارک روز جمعہ ۲۰ مئی سنہ ۲۱ء تک۔

"میں نے بہت گناہ دانستہ کیے اور بہت سے نادانستہ سب کی توبہ کرتا ہوں اے اللہ میں نے امور قولاً و فعلاً و تقریراً و تحریراً بھی کیے ہیں جن کو میں گناہ نہیں سمجھتا تھا مولوی احمد رضا خانصاحب نے اون کو کفر یا ضلال یا معصیت ٹھہرایا اون سب سے اور اون کے مانند امور سے جن میں میرے مرشدین اور مشائخ سے میرے لیے کوئی قدوہ نہیں ہے محض مولوی صاحب موصوف پر اعتماد کر کے توبہ کرتا ہوں اے اللہ میری توبہ قبول کر فقیر محمد عبد الباری عفی عنہ"

فقیر کی رائے میں فوراً ایک جلسہ تہنیت توبہ مولانا مولوی عبد الباری صاحب لکھنوی چھاپ کر اوس کی تہنیت کا جلسہ وہاں بھی کیا جائے اور اوس میں وہ تحریر جو میں نے اونھیں توبہ کے لیے بھیجی تھی پڑھکر سنائی جائے اوس کی نقل انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب حاضر کرتا ہوں پھر اون کے یہ الفاظ توبہ پڑھکر سنائے جائیں اور جلسہ کی طرف سے اوسکی مبارکباد کا تار مولوی عبد الباری صاحب کو دیا جائے اور مسلمانوں کو سمجھایا جائے کہ اوس طرف عالم کہلانے کے مستحق ایک یہی تھے مولیٰ تعالیٰ نے اون کو ہدایت فرمائی کہ مشرکوں سے اتحاد اور وہابیہ وغیرہم بے دینوں کے میل سے توبہ فرما کر خالص سنی ہوگئے ہمارے سنی بھائی جو غلطی میں پڑے ہوئے تھے اونھیں فوراً واپس آنا چاہیئے ہنود و وہابیہ و جدیدیہ بدمذہبیان سے قطع کر کے خالص سنی جماعت انصار الاسلام میں کہ حمایت سلطنت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لا تیأسوا من روح اللہ

ذلدی الاعز مولانا المکرم جعل اللہ کاسمہ ظفر الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا خط ملا نام کے لیے کارڈ پہلے بھیج چکا ہوں مولوی عبد الباری صاحب نے میرا خط رجسٹری واپس کر دیا اون کی جو رجسٹری آئی تھی اوس کے لفافہ پر لکھا تھا مظفر علی محرر میں نے اس کے لفافہ پر لکھوا دیا عشمت علی لکھنوی محرر دار الافتادہ کل واپس آیا میں نے اسی وقت دوسرے لفافہ میں اوسے رجسٹری کرا دیا اور لفافہ پر مصطفےٰ رضا کا نام لکھوا دیا۔ شاید اسے بھی وہ واپس کریں کہ آج اون کا خط آیا ۔ گرامی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کر چکا ہوں غالباً اوسی کا جواب ہوگا۔ جو نام سے دوسرے شخص کے رجسٹری شدہ کل میرے پاس پہنچا اس وقت گزشتہ واقعات اور اشتہارات کا خیال کر کے مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں اسے واپس کر دوں اور نہایت ادب سے عرض کردوں کہ مجھے جناب کے نام سے جو اعتماد ہوگا وہ زید وعمرو کے نام سے نہیں ہو سکتا ہے اس کا افسوس ہے کہ جواب والا کو تاخیر سے حاصل کروں گا۔ مگر اوس کا منتظر ہوں" اب اگر وہ اُسے واپس کریں گے تو سہ بارہ میں اپنے نام سے رجسٹری کردوں گا۔ وہ اس خط پر پھر کچھ چھپے ہیں۔ عبارت مذکورہ کے بعد فرماتے ہیں فقیر یہ چاہتا ہے کہ جناب نے جو امور تحریر فرمائے ہیں جہاں تک تفصیلاً اون سے توبہ کر سکے توبہ کرلے " آگے اسلام بدلنے نام پر جو شبہ ہوا ہے کہ میری مراد کمال ایمان کی ندرت تھی اوس سے اس طرح توبہ کر سکتا ہوں کہ عبارت اپنی لکھوں اور اسکے بعد لکھوں اس کا مطلب

اگر یہ ہے جو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے تحریر فرمایا ہے تو اس سے بصدق دل توبہ کرتا ہوں"
حالانکہ اون کی عبارت کا قطعاً یہی مطلب ہے۔ صادق العباد مسلم کہاں ہیں جن میں سے کافروں کا امتیاز
کیا جائے کیا جو مسلمان کامل الایمان نہیں ہوتے کافروں سے امتیاز نہیں رکھتے کافروں سے ممتاز وہی
نہ ہوگا جو سرے سے اسلام ہی نہیں رکھتا اس کے بعد فرماتے ہیں "مولانا آپ اس کا احساس نہیں کر سکتے
کہ میری اس عبارت توبہ پر کس قدر مجھ پر ہر چہار طرف سے یورش ہے میں اس کو علامت قبولیت توبہ
سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے میں نے اسی وجہ سے ایک تحریر ہمدم میں اس تحریر کے واپس
کرنے پر بھی لکھدی ہے اس قدر التماس ہے کہ ہمارے اکابر نے اعیان علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں
کی ہے جو حقوق اسلام کے تھے اون سے اون کو کبھی محروم نہیں رکھا ہے مرزا محمد تقی تبرائی نہ تھے
ہمارے اکابر مجتہدین لکھنؤ سے جو تعلق رکھتے تھے اس کو ہم نے دیکھا ہے اور برتاؤ ہے اون
کی عیادت دعوت تعزیت میں برابر ہم لوگ شرکت کرتے رہے ہیں معاملات نصاریٰ سے
جس قدر تحرز تھا اس قدر ہنود کے ساتھ تحرز ہم نے نہیں دیکھا ہے اس واسطے نفس مدارات
ہنود کو ہم ممنوع نہیں فرما دے سکتے ہیں مگر غلو و تعظیم سے توبہ کر سکتے ہیں علاوہ اس کے جو
تحریک اس وقت مقابل انگریزوں کے جاری ہے ہم اس میں اعتدال کے ساتھ ہنود کو اپنے
ساتھ سے علیحدہ کن نہیں چاہتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے ہمارے مقاصد کا اس کے اندر رہ کر ہم
آپ کی ہر تعمیل ارشاد کو حاضر ہیں ہم چاہتے ہیں کہ جلد کسی عمدہ نتیجہ پہنچ جائیں ورنہ سخت کوشش
باہم رنجش ڈالنے کی ہوگی" اس خط کے بعد جلسہ تہنیت موقوف کرنے کی ضرورت میری
سمجھ میں نہیں آتی اگرچہ یہ اون کا چوتھا رنگ ہے اور معلوم نہیں کہ کل پانچواں کیا ہو والسلام

فقیر مصطفیٰ رضا عالم غفرلہ شب ۵ رمضان مبارک ۳۹ھ

بنارس سے ایک خط میرے نام آیا ہے جو بعینہٖ مرسل ہے وہ وعظ کے لیے آپ کو
بلاتے ہیں آپ ہی اوس کا جواب اونھیں لکھیں والسلام از ۔۔ والی ضلع نینی تال پیش فرمانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولدی الاعز جمیل کاسمہ ظفر الدین ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے خط متعلق بانکی پور کا جواب دے چکا ہوں آپ کا یہ خط آج ۶ بجے شام کو آیا
اور یہاں پانچ بجے شام سے تار نہیں لیا جاتا لہذا بریلی خط لکھ دیتا ہوں کہ وہ بھی غالباً کل آئندہ
کے تار کے برابر پہنچے ہماری طرف مدرسین و واعظین کم بلکہ معدوم ہیں منظر اسلام میں خود
مدرس کی کمی ہے ۔ مگر میں آپ کے خط کی دونوں صورتیں لکھ بھیجتا ہوں وہاں کے لوگ
جیسا مناسب سمجھیں گے عمل کریں گے مولیٰ تعالیٰ وہ کرے جس میں خیر ہو۔ ایک ضروری بات
آپ سے بہت دنوں سے پوچھنے کو ہوں۔ جب آپ شملہ میں تھے اور وہاں کا نقشہ رمضان
شریف یہاں سے بھیجا گیا اور آپ نے شاید ۲۰ اگست کی نسبت مجھے لکھا تھا کہ چار منٹ
احتیاطی بڑھانے سے بہت فائدہ ہوا یہاں آج غروب آفتاب اصل وقت سے چار منٹ بعد یعنی
وقت نقشہ کے مطابق ہوا اس میں یہ باتیں دریافت طلب ہیں (۱) وہ گھڑی جس سے آپ نے
دیکھا تھا صحیح تھی اور اسی دن تار سے ملائی گئی تھی یا کیا (۲) وہ جگہ جہاں غروب دیکھا وہاں
زمین نظر آتی تھی یا پہاڑ کے پیچھے چھپا اگر پہاڑ کے پیچھے چھپا تو اس کی بلندی کتنی تھی۔ (۳) آپ نے
جس جگہ دیکھا وہ شملہ کا غایت ارتفاع تھا یا اس کی چوٹی وہاں سے کس قدر بلند تھی۔ (۴)
بعض انگریزی کتب غالباً سروے کی کتابوں میں پہاڑوں کے ارتفاعی فٹ لکھے ہوئے ہیں
سید سلطان احمد صاحب نے نینی تال بھوالی مسوری وغیرہا دس بارہ پہاڑوں کی بلندیاں مجھے
لکھ کر دی تھیں ان میں شملہ نہ تھا اگر کہیں سے شملہ کے ارتفاعی فٹ معلوم ہو سکیں تو مزید اطلاع دیجئے
(۵) کیا ممکن ہے کہ آپ اگست کی اسی تاریخ یا جس تاریخ غروب افق زمین سے دکھائی دے سکے شملہ
جانے کی تکلیف فرمائیں اور اسی روز کی ملائی ہوئی صحیح گھڑی سے غروب دیکھیں اور مصارف
مجھ سے لیں یا اس جگہ کا صحیح پتہ بتائیں کہ دوسرے کو بھیج کر یہ کام لوں والسلام بچوں کو دعا

احمد رضا عفی عنہ

رہے دنیا جن مومن ہے کمت میں جتنا آرام مل رہا ہے کیا محض فضل نہیں دنیا فاحشہ ہے اپنے طالب سے بھاگتی اور ہارب کے پیچھے دوڑتی ہے دنیا میں مومن کا قوت کفاف بس ہے

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ ۱۳ – ۱۱ – ۳۹

جامع حالات فقیر ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ عرض کرتا ہے کہ یہ ۵۰ مکتوبات ہیں جن میں ۴۳ خاص فقیر کے نام سے ہیں اور ایک جناب خلیفہ تاج الدین صاحب دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور اور ایک بنام حامی دین وملت ماحی شرد بدعت جناب حاجی منشی محمد لعل خانصاحب قادری رضوی مدراسی رحمۃ اللہ علیہما ہے لیکن ان دونوں خطوں میں بھی میرا تذکرہ ہے ان دونوں خطوں کو بھی مجھ سے تعلق ہے اس لیے میں نے اپنے نام کے خطوط میں ان کو بھی درج کیا اب چند مکاتیب بنام مولوی عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری کا ہیں ان کو درج کرنا مناسب جانتا ہوں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر دینی ویقینی سنی مستقل مستقیم باذن المولی الکریم مولوی عرفان علی صاحب رضوی سلمہ بعد سلام مسنون سید ضمیر الحسن صاحب سلمہ کی زبانی حال پر ملال انتقال برخوردار معلوم ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ اللہ کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کے یہاں عمر مقرر ہے اس سے کمی بیشی نا متصور ہے بے صبری سے گئی چیز واپس نہیں آسکتی ہاں اللہ کا ثواب جاتا ہے جو ہر چیز سے

اعزو اعلیٰ ہے اور محروم تو وہی ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ صحیح حدیث میں ہے جب فرشتے مسلمان کے بچے کی روح قبض کرکے حاضر بارگاہ ہوتے ہیں مولیٰ عزوجل فرماتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی عرض کرتے ہیں ہاں اے رب ہمارے فرماتا ہے کیا تم نے دل کا پھل توڑ لیا عرض کرتے ہیں ہاں اے رب ہمارے فرماتا ہے پھر اُس نے کیا کہا عرض کرتے ہیں تیری حمد بجالایا اور الحمد للہ کہا فرماتا ہے گواہ رہو میں نے اوسے بخشدیا اور جنت میں اس کے لیے مکان تیار کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین بچے نابالغی میں مرجائیں گے آتش دوزخ سے اوس کے لئے حجاب ہوجائیں گے کسی نے عرض کی اگر دو مرے ہوں فرمایا دو بھی ام المومنین صدیقہ نے عرض کی اگر کسی کا ایک ہی ہوا ہو فرمایا ایک بھی اسے نیک سوالوں کی توفیق دی گئی۔ اس حکم میں ماں باپ دونوں شامل ہیں آپ اور آپ کے گھر میں دونوں صاحب یہ دعا پڑھیں انشاء اللہ العزیز اللہ عزوجل نعم البدل عطا فرمائے گا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۞ الحمد للہ عسیٰ ربنا ان یبدلنا خیرا منہا انا الی ربنا راغبون ۞ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا صحیح حدیث میں ہے جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اون کی زوجہ مقدسہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ دعا تعلیم فرمائی اور ارشاد ہوا کہ جو چیز فوت ہوتی ہے۔ اوس سے بہتر ملتی ہے۔ حضرت ام سلمہ نے دعا پڑھی مگر اپنے دل میں کہتی تھیں ابو سلمہ سے بہتر کون ملے گا۔ عدت کے دن گزرنے تھے کہ خود رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اون سے نکاح فرمایا اپنے والد ماجد اور سب اعزہ کو فقیر کا سلام پہنچا کر یہ خط سنائیے اور سب یہ دعا پڑھیں والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۲۶ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر دینی و یقینی مولوی عرفان علی سلمہ

بعد ہدیہ سنت مولی عزوجل مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور مدارج عالیہ بخشے اور آپ سب صاحبان کو صبر و اجر عطا کرے اور مدارج عالیہ بخشے ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کے یہاں ایک عمر مقرر ہے جس میں کمی بیشی نامتصور ہے اور محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا بے صبری سے جانے والی چیز واپس آئے گی ہرگز نہیں مگر مولیٰ تبارک و تعالےٰ کا ثواب جائے گا۔ وہ ثواب کہ لاکھوں جانوں کی قیمت سے اعلیٰ ہے تو کیا مقتضائے عقل ہے کہ کھوئی ہوئی چیز ملے بھی نہیں اور ایسی عظیم ملتی ہوئی دولت خود ہاتھ سے کھوئی جائے صابرین کو اجر حساب سے نہ دیا جائے گا۔ بلکہ بے حساب یہاں تک کہ جنھوں نے صبر نہ کیا تھا روز قیامت تمنا کریں گے۔ کاش ان کے گوشت قینچیوں سے کترے جاتے اور یہ ثواب پاتے۔ دوسرے کے جانے کی فکر اس وقت چاہئے کہ خود جانا نہ ہو اور جب اپنے سر پر بھی جانا رکھا ہے تو فکر اس کی چاہیئے کہ جانا اچھی طرح ہو کہ وہاں مسلمان عزیزوں سے نعمت کے گھر میں ایسا ملنا ہو کہ پھر کبھی جدائی نہیں لاحول شریف کی کثرت کیجئے اور ساٹھ بار پڑھکر پانی پر دم کرکے پی لیا کیجئے آپ بفضلہ تعالےٰ عاقل ہیں۔ اوروں کو ہدایت صبر کیجئے سب کو دعا و سلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

نور دیدہ وراحت روان من مولوی عرفان علی صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آدمی کو اس قدر گھبرانا نہ چاہیے اللہ عزوجل پر توکل چاہیے۔ بدمعاش لوگ ایسی دھمکیاں دیا کرتے ہیں وہ محض بے اصل باذن اللہ تعالیٰ ہوتی ہیں۔

(۱) صبح و عصر کے فرضوں کے بعد قبل کلام کرنے اور قبل پاؤں بدلنے کی اسی ہیأت التحیات پر بیٹھے ہوئے دس بار پڑھیے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد ط بیدہ الخیر ط یحیی ویمیت ط وھو علی کل شیٔ قدیر ط صبح کو پڑھیے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہیے اور شام کو پڑھیے تو صبح تک عصر کے بعد نہ ہو سکے تو مغرب کے فرضوں کے بعد پڑھیے۔

(۲) صبح یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج نکلنے تک اور شام یعنی دوپہر ڈھلے سے سورج ڈوبنے تک اس بیچ میں کسی وقت دس دس بار حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت ج وھو رب العرش العظیم ○ صبح کا پڑھنا شام تک ہر بلا سے امان ہے اور شام کا صبح تک۔

(۳) تین تین بار تینوں قل صبح و شام یہی فائدے رکھتے ہیں۔

(۴) صبح و شام تین تین بار بسم اللہ ط ما شاء اللہ ط لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ ط لا یصرف السوء الا اللہ ط ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ط ما شاء اللہ ط لا حول ولا قوۃ الا باللہ ط پڑھا کیجیے صبح کا پڑھنا شام تک جلنے ڈوبنے چوری سانپ۔ بچھو۔ شیطان۔ قہر حاکم سے امان ہے اور شام

کا صبح تک یہ تعویذ بھیجتا ہوں بازو پر رکھیے - اور اللہ تعالےٰ پر توکل کیجیے -

محمد صادق علی عفی عنہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم سلمہٗ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -

مولےٰ تعالیٰ آپ کے ایمان - آبرو - جان - مال کی حفاظت فرمائے بعد نماز عشا ایک سو گیارہ بار طفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر " پڑھ لیا کیجئے اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور آپ کے والد ماجد صاحب کو مولیٰ تعالےٰ سلامت باکرامت رکھے اُن سے فقیر کا سلام کہیے یہی عمل وہ بھی پڑھیں نیز آپ دونوں صاحب ہر نماز کے بعد ایک بار آیتالکرسی اور علاوہ نمازوں کے ایک ایک بار صبح شام سوتے وقت بعونہ تعالیٰ ہر بلا سے حفاظت رہے گی دوپہر ڈھلے سے سورج ڈوبنے تک شام ہے اور آدھی رات ڈھلے سے سورج چمکنے تک صبح اس بیچ میں ایک ایک بار علاوہ نمازوں کے ہو جایا کرے اور ایک بار سوتے وقت - آپ کے والد ماجد صاحب کو سلام -

محمد صادق علی عفی عنہ بھوالی بازار شب ۲۵ ذی الحجہ ۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم دینی و یقینی مولوی عرفان علی سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مولیٰ تعالیٰ مرض دفع فرمائے اور ہر جگہ اہلسنت کی حفاظت کرے شیخ عبداللطیف صاحب مرحوم بہت خوب آدمی اور فقیر کے نہایت مخلص تھے مولیٰ تعالیٰ مغفرت فرمائے ان کی تعزیت کسے اور کس پتہ پر لکھوں ہر مکان میں بعد مغرب سات سات بار اذان باآواز بلند ہوا کرے سورۂ تغابن شریف روز پانی پر دم کرکے سب اپنے اپنے گھر سب کو پلایا کریں۔ یہ نقش بھیجتا ہوں اس کی نقلیں کرکے بازو پر باندھیں ھ اور م کے چشمے بند نہوں اس صورت کے لکھے جائیں

(۸) ھ ھ ھ ھ ھ // ✱ ع ع ع ع ع ع ع ع ھ وص م

ہر گھر سے یہ تصدق ہو خوش حال دس سیر گیہوں اور پانچ آنے پیسے متوسط الحال پانچ سیر گیہوں اور ڈھائی آنے پیسے کم استطاعت والے سیر بھر گیہوں اور دو پیسے کسی سنی مسلمان کو دیں میرا یہ خط مولوی عبدالحق صاحب و مولوی عبدالحی صاحب اور مولوی عبدالاحد صاحب آگئے ہوں تو انہیں اور مولوی حکیم حبیب الرحمٰن خاں صاحب اور سب احباب کو دکھا دیجئے۔ ناول حصہ دوم پہنچا اس رسالہ میں میرا کیا ہے یہ تو لفضلہ تعالیٰ آپ کے ایمان کی قوت ہے کہ بعونہ تعالیٰ آپ کی زبان و قلم سے ظاہر ہوتی ہے وللہ الحمد مولیٰ تعالیٰ برکات زیادہ فرمائے دیوار پر کوئی تعویذ چسپاں کرنے کی اجازت نہیں۔

جبکہ یہ بیمہ صرف گورنمنٹ کرتی ہے اور اس میں اپنے نقصان کی کوئی صورت نہیں تو جائز ہے۔ حرج نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس کے سبب اس کے ذمہ کسی خلاف شرع احتیاط کی پابندی نہ عائد ہوتی ہو جیسے روزوں یا حج کی ممانعت۔

برادرم شیخ جمال الدین صاحب کو بھی بعد سلام تمام کارڈ کا مضمون واضح ہے گھر میں سب کو دعا و سلام رویت کب کی ہوئی اب طبیعت بحمدہ تعالیٰ پہلے سے اچھی ہے دعا فرمائیں۔

فقیر [illegible] عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راحت جانم سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مضمون دیکھکر اغلاط بنا کر بھیجدیا حدیث شریف صحیح کا ارشاد ہے۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا بے شک اللہ ہر صدی کے ختم پر اس امت کے لیے ایک مجدد بھیجے گا کہ امت کے لیے دین کو تازہ کرے تو پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز تھے دوسری صدی کے مجدد امام شافعی و امام محمد و امام علی رضا وعلیٰ ہذا القیاس یہ خیال کہ صرف مجدد الف ثانی مجدد ہوئے اور یہ کہ مجدد ہزار برس کے بعد ہوتا ہے سب جاہلانہ خیال ہیں میں کل سے بہت پریشان ہوں دعا فرمائیے۔

فقیر [illegible] عفی عنہ ۵ رجب ۱۳۳۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر دینی دیقینی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بھوالی شہر در کنار کوئی گاؤں بھی نہیں پہاڑ کی تلی میں چند دکانیں اور مسافروں کے ٹھہرنے کے معدود مکان اس میں جمعہ و عیدین نہیں ہو سکتے نینی تال شہر ہے۔ اس میں صرف دو مسجدیں ہیں ایک چھوٹے بازار اور دوسری بڑے بازار جہاں میرے احباب اہلسنت رہتے ہیں اور اس مسجد کا امام ایک دیوبندی ہے سنیوں نے مدتوں سے اس کے پیچھے نماز چھوڑ دی ہے۔ صوفی عنایت حسین صاحب کی دکان میں جمعہ و عید پڑھتے ہیں۔ مجھے انہیں احباب نے نماز پڑھنے کو بلایا تھا۔ اسی دکان میں جہاں مدت سے جمعہ ہوتا ہے۔ میں نے اس رمضان شریف میں ایک جمعہ ادا کیا اس کے بعد بھوالی چلا آیا اور اب جا کر نماز عید پڑھائی عید تو عید جمعہ کے لئے بھی مسجد شرط نہیں مکان دکان شہر کے میدان سب میں ہو سکتا ہے سب احباب کو سلام والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ شب ۱۵ شوال مکرم ۱۳۳۳ھ از بھوالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

راحت جانم برادر دینی مولوی عرفان علی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نفی العار کی کاپیاں ہو رہی ہیں سلامۃ اللہ لاہل السنۃ غالباً آج چھپ گیا ہوگا۔ ماہ مبارک میں مطبع والے بھی بہت سست کام کرتے ہیں قاضی عطا علی صاحب کا مضمون اب شاید بعد رمضان دیکھا جائے آپ کی شادی کب ہے۔ میرا ارادہ ضرور ہے کہ

یہ سر ہو اور وہ سنگ در وہ سنگ در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

وقت مرگ قریب ہے اور میرا دل ہند تو ہند مکہ معظمہ میں بھی مرنے کو نہیں چاہتا ہے اپنی خواہش یہی ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایمان کے ساتھ موت اور بقیع مبارک میں خیر کے ساتھ دفن نصیب ہو اور وہ قادر ہے بہرحال اپنا خیال ہے مگر جائداد کی جدائی یہ لوگ کسی طرح نہ کرنے دیں گے۔ خریدار کو مجھ تک پہنچنے بھی نہ دیں گے۔ کوئی منقول شی نہیں کہ بازار بیچ کر نیلام کر دی جائے۔ اور خالی ہاتھ بھیک پر گزر کرنے کے لیے جانا نہ شرعاً جائز نہ دل کو گوارا دعا کیجیے کہ ہر بات کا انجام بخیر ہو والسلام

[illegible] ۱۰ ماہ مبارک ۱۳۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادر دینی ویقینی مولوی عرفان علی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرنگی محلی نے مسلمانوں پر یہ افترا اوٹھایا کہ انھیں گائے کی قربانی سے خلافت کمیٹی کے کاروبار میں رکاوٹ اور نصاری کی خوشنودی مطلوب ہے حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ مسلمانوں کی قربانی اپنے رب عزوجل کے لیے ہے۔ اور پناہ واجب مذہبی ادا کرنے کے واسطے اسی بنا پر اپنے رسالہ قربانی گاؤ مطبوعہ شمس المطابع لکھنؤ صفحہ ۲۸ پر کہا تم پر گائے کا گوشت حرام ہے اس پر یہی میں حق بجانب ہوں فقہ کی کتب کا مطالعہ کرنے والے واقف ہیں کہ قدوم امیر کی غرض سے جو قربانی ہو اس کا کیا حکم ہے وہ قربانی مردار ہے اور قربانی کرنے والا گنہگار ہے۔ شیخ سدو کے بکرے کے متعلق علما کے فتوے موجود ہیں تو ظاہر ہے کہ جس قربانی گاؤ میں خوشنودی حکام کی مضمر ہو اس کے حرام ہونے میں اور اس کے گوشت کے مردار ہونے میں کیا وجہ تامل کی ہے اور اسی صفحہ پر اوس سے دو سطر اوپر لکھا" ان کو توبہ کرنا چاہیے ورنہ اصرار معصیت کبیرہ پر درپہ کفر تک پہنچا دیتا ہے" فرنگی محلی کے ان اقوال پر شرعی فتوی لگایا جا چکا ہے جسے ۱۸ جمادی الاخری ۱۳۳۹ھ کو علما کے ہاتھ فرنگی محلی کے پاس پہنچا دیا گیا۔ اور فرنگی محلی سے آج تک جواب نہ ہو سکا۔ پھر جب بعد ۱۱ رمضان المبارک ہیں جن امور سے بری توبہ شائع کی تھی اون میں یہ اقوال متعلقہ قربانی بھی داخل ہیں۔ پھر اوس توبہ کو بھی توڑ دیا اور اب پورا عناد آشکار ہے وہ نفل صدقہ کہ ہم نے لکھا تھا مساکین سادات کرام کی بھی نذر کر سکتے ہیں والسلام

فقیر قادری غفرلہ شب ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ از بھوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھادر دینی و یقینی مولوی عرفان علی بیسلپوری سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - یہ اعلیٰ درجہ کا مقوی روح مقوی قلب نسخہ بھیجتا ہوں میں نے بنایا تھا - تیس روپے میں قریب اٹھ سو گولیوں کے بنی تھیں - جن میں شائد آٹھ دس میرے کھانے میں آئی ہوں باقی تقسیم ہو گئیں جس نے کھائیں بہت مدح کی یہاں ایک بڑے حکیم صاحب ایک روپیہ فی گولی بیچتے ہیں اور وہ اس کے فائدہ کے نصف درجہ تک نہیں پہنچتیں ان میں حضرات مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی برکت شامل ہے

حب جواہر

یاقوت رمانی	عقیق یمنی	یشب سفید	زہر مہرہ اصیل	ورق طلا
۲ مثقال	ایک مثقال	یک دوم مثقال	۱ مثقال	یک مثقال

در گلاب سرمہ سا سائیدہ حب برابر نخود بندند خوراک یک تا سہ حب۔

آپ کا کارڈ آیا اس کے جواب میں یہ نسخہ حاضر ہے ایک مثقال ساڑھے چار ماشے ہوتا ہے۔ دوسرا نسخہ قہوہ کا لکھتا ہوں۔

قہوہ مقوی معدہ و جگر و دماغ و مشتہی

بادیان خشک	دارچینی	قرنفل	الائچی سفید جو کوب	انیسوں
۵ ماشہ	۱½ ماشہ	۵ عدد	۲ ماشہ	۲ ماشہ

گاؤزبان گیلانی	بادرنجبویہ	مویز منقی	عود غرقی	بنات سفید	مشک
۲ ماشہ	۲ ماشہ	۱۰ دانہ	۲ سرخ	۲ تولہ	۲ برنج

گلاب عمدہ تین تولہ مجموعہ ایک خوراک ہے چائے کی طرح جوش دے کر روزانہ پئیں حسب مزاج ان دواؤں میں کمی بیشی کر سکتے ہیں والسلام

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ

۲۵ شعبان المعظم روز جمعہ مبارکہ ۳۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر دینی و یقینی سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اتنا پریشان و مایوس ہو جانا ہرگز نہ چاہیئے دریائے رحمت کھلے ہوئے ہیں استغاثہ واستعانت حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے برابر جاری رہے حضور کا توشہ مان لیجئے بلکہ نصف توشہ پہلے کر دیجئے اور پورا بعد کے لیے مان لیجئے توشہ کی اشیاء حسب ذیل ہیں۔

میدہ گندم شکر روغن زرد مغز بادام پستہ کشمش

۵ سیر ۵ سیر ۵ سیر ۱ سیر ۱ سیر ۱ سیر ۱ سیر

ناریل قرنفل الائچی سفید دارچینی

۱ سیر ۲ چھٹانک ۲ چھٹانک ۱ چھٹانک

والسلام

[signature]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادر دینی و یقینی راحت جانم مولوی عرفان علی صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام و دعا مدعا آپ کے مسئلے گم ہو گئے تھے۔ ہجوم کاغذات میں ملے جواب حاضر کرتا ہوں دونوں نسخے نسخہ لبوب میں بعض دوائیں کمیاب ہیں مایہ شتر اعرابی یونہی دوسرے نسخہ میں مومیائے معدنی و روغن بلسان وغیرہ اور بعض نجس جیسے مرارۂ گاؤ پیہ شیر ایام استعمال کی نمازیں اعادہ کرنے کا حکم ہے اور بعض کا استعمال قطعی حرام ہے جیسے موئے آدمی معترض اس سے توبہ و استغفار لازم ہے میں اپنے مجموعہ میں دوائیں کم کرکے لکھنا چاہتا ہوں دریافت فرمالیجئے کہ بغیر ان کے نسخہ خراب تو نہ ہو جائے سب احباب کو سلام و دعا والسلام

[illegible] ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ

الحمد للہ والصلاۃ علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ کہ

۱۴ ۹ ۱۹ ۲۸

حیات اعلیٰحضرت ملقب بہ مظہر المناقب کا پہلا حصہ

مبیضہ ہوا الحمد للہ علی ذلک

فقیر قادری ظفر الدین رضوی غفرلہ

۱۲ شعبان المعظم

۱۳۶۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمّاز مشّاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک

یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم

یا ایها الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة

ولا تاخذکم بهما رأفة فی دین الله

